www.paksociety.com

اشاعت کا ۶۴ واں سال

یادگار: شہید پاکستان حکیم محمد سعید

ماہ نامہ

ہمدرد نونہال

رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی

شمارہ ۱۲ جلد ۶۴

دسمبر ۲۰۱۶ عیسوی

ربیع الاول ۱۴۳۸ ہجری

صدر مجلس
سعدیہ راشد

مدیر اعلا
مسعود احمد برکاتی

قیمت عام شمارہ
۳۵ رُپے

سالانہ (عام ڈاک سے)
۳۸۰ رُپے

سالانہ (رجسٹری سے)
[illegible] رُپے

سالانہ [illegible]
[illegible] رُپے

سالانہ (غیر ممالک سے)
۵۰ امریکی ڈالر

ٹیلے فون: 36620945 سے 36620949
36616001 سے 36616004
ایکسٹینشن: (052 و 066)
ٹیلی فیکس نمبر: (92-021) 36611755
ای میل: hfp@hamdardfoundation.org
ویب سائٹ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان: www.hamdardfoundation.org
ویب سائٹ ہمدرد لیبارٹریز (وقف): www.hamdardlabswaqf.org
ویب سائٹ ادارہ سعید: www.hakimsaid.info
فیس بک پیج: www.facebook.com/Hamdardfoundationpakistan

دفتر ہمدرد نونہال، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی ۷۴۶۰۰

"ڈاک خانے کے نئے قاعدوں کی وجہ سے آیندہ ہمدرد نونہال کی قیمت صرف بنک ڈرافٹ یا منی آرڈر کی صورت میں قابل قبول ہوگی، VPP بھیجنا ممکن نہیں ہے۔"

قرآنی آیات اور احادیث نبوی کا احترام ہم سب پر فرض ہے

سعدیہ راشد پبلشر نے ماس پرنٹرز کراچی سے چھپوا کر ادارہ مطبوعات ہمدرد ناظم آباد کراچی سے شائع کیا

سرورق کی تصویر: سید حقی الحسن، کراچی

ISSN 02 59-3734

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہمدرد نونہال دسمبر ۲۰۱۶ عیسوی

اس شمارے میں کیا کیا ہے؟

Downloaded From Paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مطلبی گدھا

ادیب سمیع چمن

۴۵

ایک اونٹ اور ایک گدھے کی دوستی کی دل چسپ کہانی۔ گدھے کا انجام کیا ہوا؟

بلاعنوان انعامی کہانی

شیخ عبدالحمید عابد

۶۹

اس خوب صورت معاشرتی کہانی کا عنوان بتا کر ایک کتاب حاصل کیجیے

اژدہے کا شکار

جاوید اقبال

۹۵

ایک خوف ناک اژدہا اس کے جسم سے لپٹا ہوا تھا اور دوست دور جا رہے تھے

Downloaded From Paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاگو جگاؤ

نونہالوں کے دوست اور ہمدرد

شہید حکیم محمد سعید کی یاد رہنے والی باتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی ہمارے لیے ہر لحاظ سے نمونہ ہے۔ اگر ہم اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کریں تو دین اور دنیا دونوں بھلائی کے دروازے ہمارے لیے کھل جائیں۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ تھے، اس کے محبوب تھے، لیکن آپؐ ایک انسان بھی تھے۔ خود اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے کہلوایا ہے کہ:

''میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔'' (سورۂ کہف، آیت ۱۱۰)

اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ حضورؐ کے سے اعمال ہر انسان کے لیے قابلِ عمل ہیں اور ہر انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ آپؐ کی پیروی کی کوشش کرے، آپؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چلے۔ یہ نہ سمجھے کہ حضورؐ تو رسول تھے۔ آپؐ کی سی بات مجھ میں کہاں! حقیقت یہ ہے کہ آپؐ نے انسانوں کو زندگی کا آسان اور سچا طریقہ سکھایا اور جو کچھ فرمایا اس پر عمل کر کے بھی بتایا، اس لیے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس طریقے کو اپنائیں۔ اسلام آسان دین ہے۔ اسلام ایسا طریقہ زندگی ہے، جس پر عمل کرنے سے انسان کو تکلیف نہیں ہو سکتی، جس پر عمل کرنے سے انسان کو سکون اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو ہر مسلمان کے لیے فرض قرار دیا ہے۔ سب سے بڑی دولت علم ہے۔ روپیا پیسا آنی جانی چیز ہے، لیکن علم ہمیشہ رہنے والی، ہمیشہ طاقت دینے والی، ہمیشہ مدد کرنے والی چیز ہے۔ ہم جتنا علم حاصل کریں گے، اتنے ہی خوش رہیں گے، لہٰذا ہمیں دولت حاصل کرنے یا بڑھانے کے بارے میں نہیں، اپنا علم بڑھانے کے بارے میں سوچنا چاہیے۔

(ہمدرد نونہال نومبر ۱۹۹۶ء سے لیا گیا)

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

پہلی بات

اس مہینے کا خیال:

محبت اور محنت دونوں کام یاب زندگی کا حصہ ہیں

مسعود احمد برکاتی

ہمدرد نونہال کے ۶۴ ویں سال کا بارھواں شمارہ حاضر ہے۔ ہجری سال کے لحاظ سے یہ ربیع الاول کا مہینا ہے۔ اسی مبارک مہینے میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔ آپؐ کی ساری زندگی قرآن پاک کا عملی نمونہ تھی۔ آپؐ نہایت مہربان، رحم دل اور ملنسار تھے۔ اپنے گھر کا کام خود ہی کر لیتے۔ اپنے کپڑے سی لیتے، جوتے گانٹھ لیتے۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر ہو رہی ہو یا حفاظت کے لیے خندق کھودی جا رہی ہو، آپؐ بھی عام مزدوروں کے ساتھ شامل ہو جاتے۔ غلاموں کو اپنے بچوں کی طرح عزیز رکھتے۔ یتیم بچوں کا بہت خیال رکھتے۔ آپؐ ساری دنیا کے لیے رحمت بن کر آئے تھے، اس لیے کسی کے ساتھ ہونے والی زیادتی اور ناانصافی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آپؐ مظلوموں کی فریاد سنتے اور انصاف کے ساتھ ان کا حق دلاتے۔ وعدہ کر کے ضرور پورا کرتے، کبھی بدعہدی نہ فرمائی۔ مزاج مبارک میں سادگی بہت تھی۔ جو سامنے آتا، کھا لیتے اور جو مل جاتا، پہن لیتے۔ جہاں جگہ ملتی، بیٹھ جاتے، لیکن صفائی کا خاص خیال رکھتے۔ آپؐ کے حسنِ اخلاق کی برکت سے جلد ہی ایک مثالی معاشرہ قائم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اکرمؐ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شاعر مسرور کیفی نے کیا خوب کہا ہے:

مسرور، حضوری کا یہ رتبہ بھی بڑا ہے
پہلی نہ سہی آخری صف میں تو کھڑا ہوں

دسمبر کی ۲۵ تاریخ کو ہمیں ایک آزاد وطن بنا کر دینے والے عظیم رہنما قائداعظم محمد علی جناح پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے ۱۹۳۹ء ہی سے ہر سال عید کے موقع پر قوم کے نام پیغام دینے کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ ۱۹۴۵ء میں عید کے ایک پیغام میں انھوں نے کہا تھا: ''ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآنِ کریم انسانوں کے لیے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو مذہب سے لے کر روزمرہ زندگی کے معاملات تک، روح کی نجات سے جسم کی صحت تک، پورے معاشرے سے لے کر ایک ایک فرد کے حقوق تک، اخلاقیات سے لے کر جرائم تک اور اس دنیا سے لے کر آخرت کی جزا و سزا تک سب امور کی وضاحت کرتا ہے۔ ہمارے رسول پاکؐ نے لازم قرار دیا ہے کہ ہر مسلمان قرآن پاک کو اپنے پاس رکھے اور اپنا راہبر خود بن جائے۔ ہمیں اس لافانی کتاب کے پیغام کو سمجھ کر اس کے مطابق چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سلیم فرخی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سونے سے لکھنے کے قابل زندگی آموز باتیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مسلمان کا، دوسرے مسلمان کے لیے سلام کرنے سے بہتر کوئی تحفہ نہیں۔

مرسلہ : سیدہ مبین فاطمہ عابدی، کوٹ سلطان

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ

عالم مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے، لیکن جاہل زندگی میں ہی مر جاتا ہے۔

مرسلہ : راحم فرخ خان، لیاقت آباد

حضرت سلمان فارسیؓ

بانٹنے سے خوشی اس طرح بڑھتی ہے، جس طرح زمین میں بویا ہوا بیج فصل بنا تا ہے۔

مرسلہ : نام پتا نامعلوم

حضرت معروف کرخیؒ

اگر تم دوسروں سے دولت میں نہیں بڑھ سکتے تو حسنِ اخلاق میں ہی بڑھ جاؤ۔

مرسلہ : تحریم محمد ابراہیم احمدانی، سانگھڑ

شیخ سعدیؒ

دوست سے اس وقت ہوشیار ہو جاؤ، جب وہ تم سے تمھاری تعریف کرنے لگے۔

مرسلہ : ناعمہ ذوالفقار، کراچی

عبدالستار ایدھی

انسان بنو، انسان کہلاؤ۔

مرسلہ : عبدالجبار رومی انصاری، لاہور

واصف علی واصف

لوگ فرعون کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور حضرت موسیٰؑ کی طرح عاقبت چاہتے ہیں۔

مرسلہ : آریان عباس، جگہ نامعلوم

سقراط

عقل مند انسان وہ ہے، جو خود اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مرسلہ : مہک اکرم، لیاقت آباد

ایڈیسن

ورزش سے جسم مضبوط ہوتا ہے اور مطالعے سے دماغ۔

مرسلہ : محمد ارسلان صدیقی، کراچی

اطالوی کہاوت

کاہل شخص کے پاس وقت نہیں ہوتا، کیوں کہ وہ تمام وقت برباد کر دیتا ہے۔

مرسلہ: عائشہ محمد خالد قریشی، سکھر

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شریف شیوہ

جانِ رحمت پیارے پیارے مصطفیٰ
سب سے اچھے ہیں ہمارے مصطفیٰ

راہِ حق میں آئیں لاکھوں مشکلات
پر کبھی ہمت نہ ہارے مصطفیٰ

ہے انھی کاموں میں بس راہِ نجات
کر گئے جن کے اشارے مصطفیٰ

ہو نہیں سکتا کوئی ان کی مثال
منفرد ، یکتا ، نیارے مصطفیٰ

دیکھنا چاہتا ہے شیوہؔ وہ مزار
جس میں خوابیدہ ہیں پیارے مصطفیٰ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

رسولِ اکرم ﷺ کی بچوں سے محبت

ڈاکٹر سید فرحت حسین

انسانوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ زندگی بخشنے کے ساتھ ساتھ اس نے ہمیں اپنی نعمتوں سے بھی نوازا اور رحمتوں سے بھی۔ قرآن پاک ہمارے لیے اللہ کی نعمت ہے اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے اس کی رحمت ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ حضورؐ کی سیرتِ مبارک اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ آپؐ تمام انسانوں کے لیے شفیق اور مہربان تھے۔ حتیٰ کہ ان لوگوں سے بھی آپؐ رحم دلی اور شفقت کا برتاؤ فرماتے تھے جو آپؐ کی مخالفت کرتے تھے اور تکلیفیں پہنچاتے تھے۔ آپؐ ہر ایک کے ساتھ محبت اور رحم دلی کا ایک جیسا سلوک فرماتے تھے خواہ وہ سردار ہو یا غلام، امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، دوست ہو یا دشمن۔

بچوں کے لیے تو آپؐ کے دل میں محبت کا ایک سمندر تھا اور ان کے ساتھ خصوصی محبت کا برتاؤ فرماتے تھے۔ طرح طرح سے ان کا دل رکھنے اور انھیں خوش کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ آپؐ بچوں کے ساتھ خود بھی اس طرح کا سلوک فرماتے تھے اور بڑوں کو بھی اس کی تاکید فرماتے تھے کہ ان کے دل کو کوئی ٹھیس نہ پہنچے اور نہ انھیں کسی بے عزتی کا احساس ہو۔

ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں بچپن میں انصار کے کھجوروں کے باغ میں جا کر ڈھیلے مار کر کھجوریں گراتا اور کھاتا تھا۔ ایک بار مجھے پکڑ کر حضورؐ کے پاس لے جایا گیا اور میری شکایت کی۔ آپؐ نے پوچھا: ''ڈھیلے کیوں مارتے ہو؟''

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

میں نے عرض کیا: ''کھجوریں کھانے کے لیے۔''

فرمایا: ''جو کھجوریں ٹپک کر زمین پر گریں وہ اُٹھا کر کھالیا کرو، ڈھیلے نہ مارا کرو۔''

یہ فرما کر آپؐ نے میرے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔

حضورِ اکرمؐ کو بچوں سے جو محبت تھی، اس میں اپنے اور پرائے کا کوئی فرق نہیں تھا۔ آپؐ بچوں کو خود پہلے سلام کرتے۔ کہیں باہر جا رہے ہوتے یا باہر سے تشریف لا رہے ہوتے تو راستے میں جو بچے ملتے انھیں اپنی سواری پر آگے اور پیچھے بٹھا لیتے، انھیں پیار کرتے اور ان سے میٹھی میٹھی باتیں کرتے۔

ایک بار اسی طرح کسی بچے کو پیار کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: ''آپؐ بچوں کو پیار کر رہے ہیں، میرے تو دس بچے ہیں، لیکن میں نے کبھی کسی بچے کو پیار نہیں کیا۔''

آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمھارے دل سے محبت چھین لی ہے تو میں کیا کروں۔''

آپؐ اپنے نواسوں سے بے حد محبت کرتے تھے۔ ان کے ساتھ کھیلتے تھے۔ انھیں اپنی پیٹھ مبارک پر بٹھا کر سواری کراتے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو اپنے بچوں سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جتنی حضورِ اکرمؐ کرتے تھے۔

ایک بار آپؐ نماز ادا فرما رہے تھے۔ سجدے میں گئے تو آپؐ کے نواسے آپؐ کی پیٹھ مبارک پر سوار ہو گئے۔ آپؐ نے سجدہ لمبا کر دیا۔ یہ دیکھ کر ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ آپؐ نے ایسا کیوں کیا؟

آپؐ نے فرمایا: ''میرا بچہ پُشت پر سوار تھا۔ میں نے گوارا نہیں کیا کہ اس کے کھیل میں خلل پڑے۔ اس لیے سجدہ لمبا کر دیا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

پیارے نبیؐ کو بچوں سے اتنی محبت تھی کہ جب فصل کا کوئی نیا میوہ آپؐ کی خدمت میں لایا جاتا تو حاضرین میں سب سے کم عمر بچے کو سب سے پہلے دیا جاتا۔

حضرت انسؓ نے دس سال حضورِ اکرمؐ کی خدمت میں گزارے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس پوری مدت میں کبھی میں نے نہیں دیکھا کہ حضورِ اکرمؐ نے کسی بچے کو جھڑکا تک ہو۔

حضرت جابر ابن سمرہؓ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نماز سے فارغ ہو کر آپؐ گھر کی طرف چلے تو میں بھی پیچھے پیچھے ساتھ ہولیا۔ ادھر سے چند بچے اور نکل آئے۔ آپؐ نے سب کو پیار کیا اور مجھے بھی پیار کیا۔

حضرت زیدؓ کے بیٹے اُسامہ پر آپؐ اس قدر شفقت فرماتے تھے کہ اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کی ناک بھی صاف کر دیتے تھے۔

ایک بار آپؐ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ آپؐ نے دیکھا کہ ایک بچہ دوسروں سے الگ غم زدہ بیٹھا ہے۔ آپؐ نے پوچھا: ''بیٹے! کیا بات ہے، تم کیوں اُداس ہو۔ تمھارے ساتھی کھیل رہے ہیں۔ تم کیوں نہیں کھیل رہے ہو؟''

بچے نے عرض کیا: ''میرا باپ مر چکا ہے۔ ماں نے دوسری شادی کر لی ہے۔ اب میرا کوئی سرپرست نہیں۔''

آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ محمدؐ تمھارے باپ، عائشہؓ تمھاری ماں اور فاطمہؓ تمھاری بہن ہوں؟''

بچہ یہ سن کر بہت خوش ہوا اور رحمتِ عالمؐ نے اس بچے کو اپنی شفقت میں لے لیا۔

مکہ سے ہجرت کر کے جب حضورِ اکرمؐ مدینے میں داخل ہوئے تو انصار کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

چھوٹی چھوٹی بچیاں آپؐ کے استقبال کے لیے گھروں سے نکل آئیں اور خوشی کے گیت گانے لگیں۔ جب آپؐ وہاں پہنچے تو انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور محبت سے پوچھا: ''اے لڑکیو! کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟''

سب نے ایک ساتھ کہا: ''ہاں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔''

فرمایا: ''میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔''

حضور اکرمؐ سارے جہانوں کے لیے رحمت تھے، اس لیے آپؐ کی رحمت اور محبت و شفقت صرف مسلمان بچوں کے لیے ہی نہیں تھی، بلکہ مخالفین اور کافروں کے بچوں کے ساتھ بھی آپؐ ایسی ہی شفقت و محبت کا برتاؤ کرتے تھے۔

ایک بار جنگ کی زد میں آ کر کافروں کے چند لڑکے مارے گئے۔ آپؐ کو خبر ہوئی تو بہت رنجیدہ ہوئے اور افسوس کا اظہار فرمایا۔

ایک صحابیؓ نے عرض کیا: ''وہ تو کفار کے بچے تھے۔''

آپؐ نے فرمایا: ''بچے تو کافروں کے بھی تم سے بہتر ہیں۔''

اور دوبارہ تاکید سے فرمایا: ''خبردار بچوں کو قتل نہ کرنا، خبردار بچوں کو قتل نہ کرنا۔ ہر جان اللہ کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔''

بچوں کے ساتھ محبت اور رحم دلی کے برتاؤ کی ایسی مثالیں کہیں نہیں مل سکتیں۔ آپؐ بچوں کے لیے خصوصی محبت اور رحمت کا پیکر تھے۔ آپؐ جیسا بچوں کا دوست اور مہربان کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ ایسے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقوں پر عمل کرنا ہم سب مسلمانوں کا فرض ہے۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

پاکستان اور قائداعظم

مسعود احمد برکاتی

انسان بڑا کیسے بنتا ہے؟ یا بڑا آدمی کس کو کہتے ہیں؟ سب مانتے ہیں کہ دنیا میں بڑے آدمی بہت کم ہوتے ہیں، کیوں کہ بڑا بننا آسان نہیں ہے۔ بڑی مشکل سے کوئی بڑائی کے مرتبے تک پہنچتا ہے۔ بڑا بننے کے لیے بہت سی خوبیوں یا خصوصیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ بڑے آدمی بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کے پاس دولت بہت زیادہ ہو وہ بھی بڑے آدمی کہلاتے ہیں۔ جن کے پاس حکومت ہو ان کو بھی دنیا بڑا مانتی ہے۔ جو بہت زیادہ علم والے ہوتے ہیں یا کسی فن میں کمال رکھتے ہیں وہ بھی بڑے آدمی ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ دولت یا حکومت سے بھی ان کو خاص دل چسپی نہیں ہوتی، مگر وہ خلقِ خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ اپنے فائدے کے لیے نہیں، دوسرے انسانوں کی بھلائی کے لیے کام کرتے ہیں۔ وہ اپنے فائدے کے لیے نہیں سوچتے، بلکہ عوام کے فائدے کی فکر میں رہتے ہیں۔ کسی کو تکلیف میں دیکھتے ہیں تو اس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عوام کو غلط راستے پر چلتا ہوا دیکھتے ہیں تو ان کو صحیح راستے بتانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی کو راہ نمائی (رہ نمائی یا رہنمائی) کرنا کہتے ہیں۔ جو انسان اپنی قوم کو صحیح راستہ بتاتے ہیں وہ قوم کے رہنما ہوتے ہیں۔ کسی قوم کی صحیح رہنمائی کرنا آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لیے بڑے علم اور بڑی قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے رہنماؤں کو اکثر بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ قائداعظم بڑے اور سچے رہنما تھے۔ انھوں نے ہمیں صحیح راستہ دکھایا۔

ہمارے پڑوس میں جو ایک بڑا ملک ہے، اس کا نام بھارت ہے۔ پہلے وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہندستان کہلاتا تھا۔ اس وقت ہندستان اتنا بڑا تھا کہ اس میں ہمارا پاکستان بھی شامل تھا، یعنی جو صوبے (پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان) اب پاکستان میں ہیں پہلے وہ بھی ہندستان میں شام تھے۔ بنگال نام کا ایک بڑا صوبہ بھی پاکستان کا حصہ بن گیا تھا۔ وہ بھی پہلے ہندستان میں ہی تھا۔ غرض ہندستان بہت ہی بڑا ملک تھا۔ اس ملک پر مسلمانوں نے ایک ہزار برس کے قریب حکومت کی تھی، لیکن رفتہ رفتہ انگریزوں نے حکومت پر قبضہ کر لیا۔ کوئی سو برس تک انگریزوں نے مزے سے حکومت کی اور خوب فائدہ اُٹھایا۔ اب ہندستان کے لوگوں کی آنکھیں کھلیں۔ ان کو احساس ہوا کہ ہمارے ملک پر ہماری حکومت کے بجائے سات سمندر پار سے آئے ہوئے غیر لوگوں یعنی انگریزوں کا حکم چلتا ہے اور ہم ان کے ماتحت، محکوم اور غلام ہیں۔ انگریزوں نے ہماری آزادی چھین لی ہے۔ غلامی لعنت ہے۔ آزادی نعمت ہے۔ آزاد قومیں اپنی قسمت آپ بناتی ہیں۔ ترقی کرتی ہیں۔ اس احساس نے ہندستان کے ہندو، مسلمان دونوں میں ایسے بڑے انسان پیدا کر دیے جنھوں نے غلامی سے نجات حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دیں اور انگریزوں سے مطالبہ کر دیا کہ وہ ہندستان سے واپس چلے جائیں اور حکومت ہمارے حوالے کر دیں۔ ظاہر ہے انگریز اس پر آسانی سے راضی نہیں ہو سکتے تھے۔ انھوں نے سختی شروع کر دی۔ ہندستان کے رہنماؤں کو گرفتار کر کے جیلوں میں ڈالا۔ مسلمان لیڈروں میں خاص طور پر مولانا حسرت موہانی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خاں نے نہایت استقلال اور بہادری سے انگریزوں کا مقابلہ کیا۔ تکلیفیں اُٹھائیں، جیلیں کاٹیں اور انگریز کو مجبور کیا کہ وہ حکومت ہندستان کے لوگوں کے حوالے کر دیں۔

۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ڈھاکا میں نواب محسن الملک کی رہنمائی میں مسلم لیگ کی بنیاد

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ڈالی گئی۔ ۱۹۳۰ء میں علامہ نے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں ان علاقوں میں مسلمانوں کی حکومت قائم کرنے کی تجویز پیش کی، جن میں مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں سے زیادہ ہے۔ ہندستان میں دو بڑی قومیں بستی تھیں ہندو اور مسلمان۔ مسلمانوں کا مذہب، تہذیب، زبان، تاریخ اور اخلاقی اصول دوسری قوموں سے الگ ہیں، اس لیے ان کو ایک ایسا آزاد وطن درکار تھا کہ جس میں وہ اپنے مذہب اور اپنی مرضی کے مطابق سکون سے زندگی گزار سکیں اور معاشی طور پر بھی آزاد ہوں۔

قائداعظم محمد علی جناح ۱۹۱۳ء میں مسلم لیگ میں شامل ہو چکے تھے۔ انھوں نے فرمایا: ''ہندستان نہ تو ملک ہے اور نہ اس کے باشندے ایک قوم ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک ذیلی براعظم ہے، جو کئی قوموں پر مشتمل ہے، جس میں ہندو اور مسلمان دو اہم قومیں ہیں۔''

قائداعظم کی صدارت میں ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو مسلم لیگ کے اجلاس لاہور میں وہ اہم قرارداد منظور ہوئی جو اب قراردادِ پاکستان کہلاتی ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کی جدوجہد بہت زور پکڑ گئی اور آخر ۱۴-اگست ۱۹۴۷ء (۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ ہجری) کو مسلمانوں کا وطن پاکستان کے نام سے قائم ہوگیا۔ قائداعظم نے پاکستان بنا کر جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کو نہ صرف غلامی سے نجات دلائی، بلکہ ان کو ایک ایسا ملک دیا، جہاں وہ اچھی اور باعزت زندگی گزار سکیں۔ جناح صاحب خود اپنی زندگی میں بھی اخلاقی اُصولوں کے سختی سے پابند تھے۔ ان کا یہ واقعہ سب ہی نے پڑھا ہوگا کہ ایک مقدمے میں ایک موکل اپنے کاغذات کے مطالعے کی فیس دس ہزار روپے دینے کو تیار تھا، لیکن قائداعظم نے کاغذات کم وقت میں پڑھ لیے اور اس کے مطابق موکل سے صرف ساڑھے تین ہزار روپے لیے۔

قائداعظم چاہتے تھے کہ نوجوان دل لگا کر پڑھیں اور اعلا تعلیم حاصل کریں، تاکہ پاکستان کو ترقی دے سکیں۔ وہ ہر شخص کو محنت سے کام کرنے کی ہدایت کرتے تھے۔ ''کام،

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

کام اور کام'' کے الفاظ سنتے یا پڑھتے ہی ذہن میں قائداعظم کی تصویر آ جاتی ہے۔
قائداعظم کے ذہن میں پاکستان کا تصور یہ تھا کہ مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا ملک، سب سے اچھا ملک بھی ہوگا اور تمام پاکستانی پیار محبت سے مل کر رہیں گے، ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور ملک کو ترقی دیں گے۔ ایمان، اتحاد اور تنظیم کے الفاظ میں قائداعظم نے پاکستان کی ترقی اور استحکام کا راستہ بتا دیا ہے۔ اپنے دین کے لیے سچا جذبہ اور دینی اُصولوں پر عمل ہی فلاح کا راستہ ہے۔ پاکستان کا ہر آدمی اپنے کو صرف پاکستانی سمجھے۔ ایک صوبے کا رہنے والا دوسرے صوبوں کے رہنے والوں کو غیر نہ سمجھے۔ ایک زبان بولنے والا دوسری زبان بولنے والوں کو بھی اپنا بھائی سمجھے۔ نفرت اور تعصب سے ملک کی جڑیں ہل جاتی ہیں۔ محبت، اعتماد اور تعاون سے ہر ایک کو فائدہ ہوتا ہے اور سب ہی آگے بڑھتے ہیں، سب کو سکون ملتا ہے اور ملک میں امن و آشتی کے چشمے اُبلنے لگتے ہیں۔

قائداعظم نے بڑی وضاحت سے بہت زور دے کر کئی بار فرمایا کہ پاکستان کی زبان اردو اور صرف اردو ہوگی، لیکن پاکستان کی عمر ۶۹ برس کی ہوگئی اردو آج تک سرکاری زبان نہیں بن سکی، بلکہ میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ ہم اردو سے روز بہ روز دور ہوتے جا رہے ہیں۔ انگریزی کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ گویا ہماری کوئی زبان نہیں، ہم گونگے ہیں۔ اگر ہم نے اپنی زبان کو چھوڑ دیا تو پھر ہمارے پاس کیا رہ گیا اور قائداعظم کا پاکستان کہاں رہا۔ اب کچھ اُمید ہے تو نونہالوں اور نوجوانوں سے ہے۔ قائداعظم نے طالب علموں سے کہا تھا:

''آپ مطالعہ کریں، غور و فکر کریں اور اپنی ذمے داریوں کو سمجھیں۔''

اگر نوجوانوں نے اس پر عمل کیا تو اب بھی ہماری قسمت بدل سکتی ہے۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جھوٹ سچ آدھا آدھا

سید فتح علی انوری

بہادر گڑھ نامی ایک شہر میں شیرو پہلوان نے اپنی جھوٹی دھاک بٹھا رکھی تھی۔ شیرو لمبا چوڑا، بھاری بھرکم آدمی تھا اور وہ اپنی ظاہری حالت کا فائدہ اُٹھا رہا تھا۔ شہر میں اس نے پہلوانی کے لیے بڑا عالی شان اکھاڑا بنایا، جہاں بہت سے لڑکے ورزش کیا کرتے تھے۔ شیرو پہلوان تھوڑی دیر کے لیے آتا تھا۔ اس کا چوڑا چکلا جسم، ریشمی لنگی، زریں دوشالہ اور ایک ہاتھ میں سونے کی زنجیر دیکھ کر لوگ اس کے رعب میں آجاتے اور اس کا ادب لحاظ کرتے۔ دکان دار بھی اسے بخوشی اُدھار دیتے اور اس کی آؤ بھگت کرتے۔ اس کے اکھاڑے میں ورزش کرنے والے اس کا پرچار کیا کرتے کہ ایسا پہلوان ہے جو صبح و شام ایک پورے بکرے کی یخنی پیتا ہے، ناشتے میں پچاس انڈے اور ایک سیر مکھن کھاتا ہے، جس نے ایک شیر کا جبڑا ہاتھوں سے مروڑ کر اس کی مونچھیں اُکھاڑ پھینکی تھیں وغیرہ وغیرہ۔ بڑے بڑے نامی گرامی پہلوان اس کا ادب کرتے اور اس سے ملاقات کے خواہش مند رہتے۔ اتنا بڑا پہلوان کسی نے دیکھا تھا نہ سنا۔

ایک دوسرا پہلوان بھی اسی شہر میں آبسا، مگر اس بچارے کو کسی نے گھاس ہی نہیں ڈالی۔ اس نے سوچا کہ اگر بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔ اس نے بڑے ادب اور احترام و اہتمام کے ساتھ شیرو پہلوان کو مقابلے کی دعوت بھیجی۔ شہر کے چوک میں اس مقابلے کا اعلان ہوا، جہاں نئے پہلوان نے کہا: ''بھائیو! آپ کے شہر کا شیرو پہلوان تو

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com
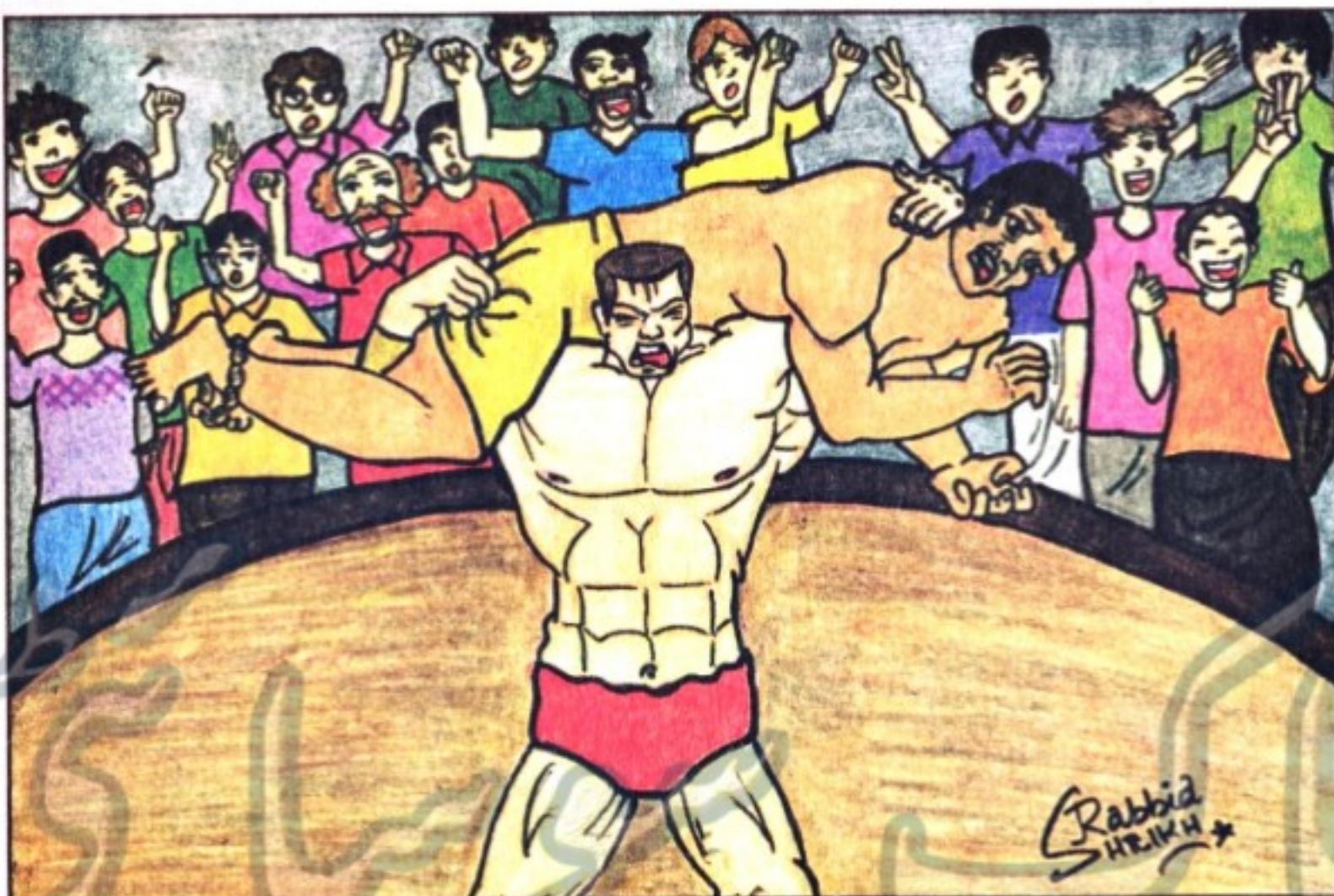
دور دور مشہور ہے۔ میں تو ایک گمنام پہلوان ہوں اور شیرو پہلوان کا شاگرد بننا چاہتا ہوں۔ شیرو پہلوان سے ہارنا بھی میرے لیے بڑی عزت کی بات ہے۔''

تمام شہریوں نے اتفاق کیا کہ ملاقات کے بعد مقابلہ ضرور ہونا چاہیے۔ ویسے بھی یہ دُبلا پتلا پہلوان ہمارے شیرو کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ شیرو پہلوان کو بھی یہ دعوت قبول کرنی پڑی۔

نئے پہلوان پر زبردست رُعب ڈالنے کے لیے شیرو پہلوان کے شاگردوں نے زبردست جلوس نکالا۔ شیرو کو زرق برق لباس پہنا کر ہاتھی پر بٹھایا۔ بینڈ باجے کے ساتھ جلوس گشت پر نکلا۔ دس پندرہ شاگرد آگے آگے بھنگڑا ڈال رہے تھے اور باقی پندرہ بیس

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

شاگرد لہک لہک کر گا نا گا رہے تھے:

ہمارا شیرو جیتے گا ، جیتے گا بھئی جیتے گا
سامنے جو بھی آئے گا ، اپنے منھ کی کھائے گا
ہمارا شیرو جیتے گا ، جیتے گا بھئی جیتے گا

بازاروں اور گلیوں کو سجایا گیا۔ یہ سب باتیں نئے پہلوان کی ہمت پست کرنے کے لیے کافی تھیں۔ نئے پہلوان نے اکھاڑے میں اُتر کر بڑے ادب سے شیرو کو سلام کیا۔ جھک کر ہاتھ ملایا۔ دونوں پہلوان ایک دوسرے کے گرد چکر کاٹنے لگے اور مناسب داؤ پیچ تلاش کرتے رہے۔ یکا یک نئے پہلوان نے شیرو کو اپنے کندھے پر اُٹھایا اور بوری کی طرح دھڑام سے فرش پر پھینک دیا۔ شیرو کی ساری شیخی دھری رہ گئی۔ تماشائیوں نے نعرہ لگایا: ''غرور کا سر نیچا۔''

شیرو دیر تک زمین پر پڑا رہا۔ اس کے شاگردوں نے اس کا زریں دوشالہ اوپر ڈال دیا۔ اگلے دن سے شیرو شہر میں کہیں نظر نہیں آیا۔ بے چارہ کس منھ سے نظر آیا۔ یہ ہوتا ہے جھوٹ، شیخی اور بڑے بول کا انجام۔

...... ☆ ......

اسی شہر میں ایک اور آدمی سکندر خاں نام کا رہتا تھا۔ جس کی بزدلی سارے شہر میں مشہور تھی۔ شہر میں اس کی عمارتی لکڑی کی دکان تھی اور جلانے والی لکڑی کی ٹال بھی تھی، مگر تھا وہ بڑا ڈرپوک، اس لیے لوگ اس کے ڈرپوک ہونے کا فائدہ اُٹھاتے تھے۔ اس کے اپنے بیوی بچے بھی اس کی عزت نہیں کرتے تھے۔ وہ بے چارہ اپنی فطرت سے مجبور تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ایک دن قریب ہی جنگل میں پرانے درختوں اور گھاس پھوس کا نیلام تھا۔ دوسرے ٹھیکے داروں کے ساتھ وہ بھی جنگل گیا۔ دوسرے ٹھیکے داروں نے بڑھ چڑھ کر بولیاں لگائیں اور جنگل کے کئی حصے اپنے نام چھڑا لیے۔ ایک چھوٹا سا حصہ سکندر خاں کو بھی مل گیا جو اس نے غنیمت جانا۔

جنگل کے اگلے سرے پر ایک گاؤں تھا، جہاں سکندر خاں کی بہن رہتی تھی۔ اس نے سوچا رات بہن کے گھر گزاری جائے۔ تھوڑا سا آرام مل جائے گا۔ چناں چہ رات گزار کر وہ اگلے دن پو پھٹتے ہی بہادر گڑھ کی طرف روانہ ہو گیا۔

آدھ گھنٹے کے بعد وہ ندی کے کنارے پہنچا تو گھاس پر ایک شیر کو لیٹا دیکھ کر

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN

www.paksociety.com

اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ وہ ایک جھاڑی کے پیچھے ڈبک کر بیٹھ گیا۔ دیر تک دم سادھے بیٹھا رہا، مگر شیر کے جسم میں کوئی جنبش نہیں ہوئی، بلکہ دن نکلتے ہی دو چار گدھ اس پر آن بیٹھے۔ سکندر خاں کو جب پکا یقین ہو گیا کہ شیر مر چکا ہے تو وہ اُٹھا۔ قریب جا کر دیکھا تو شیر کے گلے کے پاس دو گولیوں کے نشان تھے۔ اس نے سوچا ضرور کسی شکاری نے رات کو اسے نشانہ بنایا ہے۔ شیر جہاں تک بھاگ سکتا تھا، بھاگا ہو گا اور ندی کے قریب آ کر دم توڑ دیا۔ سکندر کے دماغ میں ایک ترکیب آئی۔ اس نے جیب سے چاقو نکالا اور شیر کی کھال اُتاری، کھال کو ندی کے پانی سے دھو کر صاف کیا اور اسے کندھے پر ڈال کر شہر کی طرف چل دیا۔

شہر پہنچتے پہنچتے دن پوری طرح نکل چکا تھا۔ بازاروں میں چہل پہل شروع ہو گئی تھی۔ لوگوں نے سکندر خاں کو کندھے پر شیر کی تازہ کھال ڈالے آتے دیکھا تو حیران رہ گئے۔ لوگ یہی سمجھے کہ انھوں نے سکندر خاں کو غلط سمجھا۔ بزدل لگتا تھا، مگر نکلا بہت بہادر۔ اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس نے رات بھر شیر کا مقابلہ کیا اور خالی ہاتھوں شیر کو مار ڈالا۔ لوگوں نے سکندر خاں کو گود میں اُٹھا لیا۔ پھولوں کے ہار پہنائے اور جلوس کی شکل میں اسے اس کے گھر لے گئے۔

اس دن سے سارے شہر میں سکندر خاں کی بہادری کے چرچے ہونے لگے۔ سکندر خاں کو کسی پرچار کی ضرورت ہی نہیں تھی، مگر اس بہادری کی حقیقت صرف اس ہی کو معلوم تھی۔ اگر وہ گولیوں کے نشان دکھا کر سچ سچ بتا تا کہ بھائیو! یہ شیر تو مرا پڑا تھا۔ میں نے مُردہ شیر کی کھال اُتار لی، تو اس کی بنی ہوئی عزت مٹی میں مل جاتی۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نیا قیدی

م۔ص۔ایمن

جیل میں ایک نیا قیدی آیا تھا۔ یہ عادی چور تھا۔ کئی بار پکڑا گیا، لیکن عدم ثبوت کی بنا پر اس کے خلاف مقدمہ نہیں بن پاتا تھا اور وہ پولیس کی گرفت سے، تھانے سے ہی رہا ہو جاتا۔ اس بار کسی پولیس افسر کے گھر چوری کرتے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا۔ یوں اسے جیل ہو گئی۔

پہلی بار جب نئے قیدی کی ملاقات مولوی صاحب سے ہوئی تو مولوی صاحب نے ہی سلام کرنے میں پہلی کی تھی۔

وہ بولا: ''بابا! تم تو اپنا لگتا ہے...... سنا ہے تم بھی غیر قانونی کام کرتا ہے؟''

مولوی صاحب کے چہرے کا رنگ یکا یک بدل گیا۔ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے، لیکن اس کی بات ان کے دل پر لگی اور وہ اس سے کترا کر چلے گئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نئے قیدی نے جیل میں مولوی صاحب کی عزت، ان کا رویہ، ان کے معمولات دیکھے تو جلد ہی سمجھ گیا کہ انھیں ناجائز طور پر کسی کیس میں پھنسایا گیا ہے۔ اس کا جو بھی دشمن ہے، مولوی اس سے بچنے کے لیے اس جیل میں خود کو محفوظ سمجھتا ہے۔

سب کو نماز با جماعت پڑھتا دیکھ کر وہ بھی نماز میں شامل ہو گیا۔ وہ پیش امام صاحب سے مختلف مسائل پوچھتا اور ان کی باتیں توجہ سے سنتا۔ اس طرح رفتہ رفتہ پیش امام صاحب کا مُرید جیسا بن گیا۔ تمام بُرے کاموں سے توبہ کر لی۔

ایک بار موقع دیکھ کر پیش امام صاحب سے پوچھ لیا: ''حضرت! مجھے یقین ہے کہ آپ کسی غلط فہمی کی وجہ سے پھنس گئے ہیں یا آپ کو پھنسایا گیا ہے۔ مجھے آپ اپنے دشمن کے بارے میں بتائیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کا دشمن جیل میں ہوگا اور آپ باہر عزت کی زندگی گزار رہے ہوں گے۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''مجھے جتنی سزا ہوئی ہے، اس میں سے کچھ کٹ گئی ہے، کچھ کٹ جائے گی۔ میں یہاں سکون سے ہوں۔ باہر رہ کر بھی اللہ اللہ کرتا، یہاں اس سے زیادہ بہتر طریقے پر اللہ کو یاد کر سکتا ہوں۔''

''اگر آپ سزا پوری کر کے جیل سے نکلے تو مجرم ہی کہلائیں گے۔ خود کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سزا پوری ہوئے بغیر باعزت بَری کر دیے جائیں۔ یہ جگہ شریف آدمیوں کے رہنے کے لیے نہیں ہے۔ اگر آپ کا کوئی دشمن ہے تو مجھے بتائیں، اس سے میں نمٹ لوں گا۔''

''میں کسی سے انتقام نہیں لینا چاہتا، نہ میرا کوئی دشمن ہے۔ بس میں اللہ کی رضا پر خوش ہوں۔ اس کی مرضی سے ہی حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں قیدی بن کر رہے، اسی کی مرضی سے یوسف علیہ السلام بے گناہ قید میں پڑے رہے۔ میں گناہ گار ہوں یا نہیں؟ گناہ گار ہوں تو کتنا ہوں؟ یہ سب اللہ کو معلوم ہے جب اللہ کو منظور ہوگا، میں بھی آزاد ہو جاؤں گا۔''

''ٹھیک ہے کہ آپ قید میں ہیں تو اس میں اللہ کی مرضی ہے، مگر یہ سوچیں کہ یہ آپ کا امتحان ہے، آپ نے اگر جرم کیا ہے، چوری کی ہے تو سزا بھگتنے کے حق دار ہیں۔ اگر جرم ہی نہیں کیا تو آپ ناجائز قید میں پڑے ہیں اور آپ کی خاموشی کی وجہ سے مجرم آزاد گھوم رہا ہے۔ میں نے کتنی ہی چوریاں کی ہیں، کبھی نہیں پکڑا گیا، لیکن مجھے یقین ہے کہ مجھے اللہ نے ہی یہاں بھیجا ہے کہ اس کا ایک نیک بندہ جیل میں سزا کاٹ رہا ہے اور جو مجرم ہے، وہ آزاد پھر رہا ہے جب تک وہ آزاد رہے گا، جرم کرتا رہے گا۔ اس کا گناہ آپ پر ہوگا، کیوں کہ اس کی آزادی میں آپ کا ہاتھ ہے۔ آپ مجھے حقیقت بتائیں، تاکہ وہ جیل میں ہو۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مولوی صاحب سوچ میں پڑ گئے۔ یہ بات ٹھیک ہی تھی کہ وہ در پردہ مجرم کی پُشت پناہی کر رہے ہیں۔

''مجھے بتائیں وہ کون ہے، جس نے آپ کو اس حال میں پہنچایا ہے؟ بتائیں کہ آپ کے قید میں رہنے سے کسے فائدہ پہنچ رہا ہے؟ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ باہر اور وہ اندر ہوگا۔''

''بات یہ ہے کہ میں ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرے والد بھی پیش امام تھے اور میں بھی الحمدللہ! اسی مسجد میں امامت کرتا رہا ہوں۔ ہم عام نمازیوں سے کہیں پہلے بیدار ہو کر اذان کے لیے مسجد میں ہوتے ہیں۔ اس طرح فجر سے کم و بیش ایک گھنٹہ پہلے بیدار ہونا ضروری ہوتا ہے۔''

''ایک صبح میرے موبائل فون کا الارم بجا میری آنکھ کھل گئی۔ میز پر ہاتھ مارا کہ الارم بند کر دوں۔ موبائل فون کی بجائے میرے ہاتھ میں کوئی اور چیز آ گئی۔ میں نے گھبرا کر دیکھا تو وہ پستول تھا۔ ایک سایہ میرے قریب آیا۔ میں نے دیکھا اس کی جیب میں پڑے موبائل فون کی اسکرین روشن تھی اور اسی سے الارم کی آواز آ رہی تھی۔ جانے وہ کون تھا؟ میرے ہاتھ میں پستول دیکھ کر وہ باہر کی جانب بھاگا اور دیوار پھاند کر باہر کود گیا۔''

ایک گہری سانس لے کر وہ دوبارہ بولے: ''وہ کوئی چور تھا۔ جو چوری کی نیت سے میرے گھر میں آیا تھا۔ میرے بیدار ہونے سے صرف میرا موبائل فون ہی لے جا سکا۔ وہ موبائل فون مجھے تحفے میں ملا تھا۔ اس کے چوری ہونے کا مجھے افسوس تو تھا، لیکن زیادہ نہیں۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے مجھے بڑے نقصان سے بچا لیا تھا۔ اگر چور کی جیب میں الارم بروقت نہ بجتا تو وہ جانے کیا کیا لے جاتا؟ میں نے وہ پستول گھر میں ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اونچی جگہ رکھا اور سوچا کہ صبح کسی سے مشورہ کروں گا کہ اس کا کیا کیا جائے؟''

''میں مسجد چلا گیا۔ اذان دی اور واپس گھر آیا۔ گھر والوں کو بیدار کیا کہ وہ بھی نماز پڑھ لیں۔ پھر خود دوبارہ مسجد چلا گیا اور حسبِ معمول نماز پڑھا کر واپس آ گیا۔

''ابھی ناشتے سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ پولیس آ گئی، میرے گھر کی تلاشی لی اور پستول برآمد کر لیا، جو میرا نہیں تھا۔ بس مجھ پر غیر قانونی ہتھیار، بغیر لائسنس کا پستول رکھنے پر فردِ جرم عائد کر دی گئی۔ مجھ سے کہا گیا کہ میں جو کچھ بھی کہوں گا، اسے جھوٹ ہی سمجھا جائے گا، اس لیے میں خاموش ہی رہا کہ میں مجرم ہوں یا نہیں؟ یہ تو اللہ کو پتا ہے۔ میں اپنی صفائی میں جو کچھ بھی کہوں گا، وہ ان کی نظر میں کھوٹ ہی ہوگا۔ میں ساری زندگی لوگوں کو سچ بولنے کا درس دیتا رہا، اب قید سے بچنے کے لیے جھوٹا کہلاؤں؟''

کچھ رک کر انھوں نے پھر کہا: ''تمام واقعات میرے خلاف جا رہے تھے۔ میں سزا سے بچنے کی خاطر کچھ بھی کہتا اسے جھوٹ ہی سمجھا جاتا اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی مجھے جھوٹا کہے یا سمجھے۔ واقعات جو عام آدمی کو دکھائی دے رہے تھے، وہ مجھے مجرم ثابت کر رہے تھے۔ سزا میرا مقدر تھی، لیکن میں کچھ بھی کہہ کر اپنے بارے میں صفائی پیش کر کے خود کو جھوٹا کہلوانا نہیں چاہتا تھا۔ مجھے خود نہیں معلوم کہ یہ سب کیسے ہوا؟ تو دوسروں کو کیا بتاؤں۔ اللہ کی رضا میں راضی تھا کہ اللہ ہی کوئی بہتر وسیلہ پیدا فرمائے گا۔''

''بس اب آپ یہ سمجھیں کہ اللہ نے مجھے آپ کی رہائی کے لیے وسیلہ بنا کر بھیجا ہے۔ بڑی بات نہیں کرتا، لیکن آپ ان شا اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر جیل سے باہر ہوں گے۔ میں کوئی دعوا نہیں کرتا، پھر بھی جو کہہ دیتا ہوں، کر کے دکھاتا ہوں۔'' نئے قیدی نے ایک عزم سے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

نیا قیدی داروغہ جی سے ملا اور بولا: ''مجھے یقین ہے کہ کسی چور نے اپنی جان بچانے کے لیے ایک نیک شخص کو پھنسا دیا ہے۔ مولوی صاحب واقعی بے قصور ہیں۔ آپ چور کو گرفتار کیجیے، وہ خود ہی سب کچھ قبول کر لے گا۔ پھر اس نے ایک گھر کا پتا سمجھاتے ہوئے ترکیب بتائی: ''آج رات دو بجے ایک گھر پر چھاپا ماریں اور گھر میں موجود اس نام کا ایک آدمی ہوگا، اسے گرفتار کرلیں۔ اس کے گھر میں جتنے بھی موبائل فون ملیں، وہ سب لے آئیں۔ باقی بات میں بعد میں بتاؤں گا اور ہاں، مجھے اس کے سامنے نہ لے کر جائیں۔''

جیلر کی سمجھ میں ساری بات آ گئی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ قیدی کا ساتھی کوئی عادی ڈکیت ہے، جس کے پاس جتنے بھی موبائل فون ہیں، سب حاصل کرنے ہیں۔

چناں چہ ایسا ہی ہوا۔ متعلقہ تھانے کو مطلع کیا گیا۔ سادہ لباس میں پولیس اہلکاروں نے دن میں اس گھر کو دیکھ لیا۔ رات ایک بجے چھاپا مار ٹیم روانہ ہوئی اور متعلقہ شخص کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے بے شمار موبائل فون برآمد کر لیے۔

دوسرے دن جیلر نے نئے قیدی کو بلوا کر بتایا: ''چھاپا کام یاب رہا ہے، علاقے کی پولیس نے مطلوبہ شخص کو گرفتار کرلیا ہے۔ اس کے پاس سے بہت سارے موبائل فون برآمد کیے ہیں۔''

نیا قیدی موبائل فون دیکھنا چاہتا تھا، اس کی خواہش پوری کر دی گئی۔

جیلر کی میز پر موبائل فون کا ڈھیر لگا ہوا تھا، جن میں سے سمیں نکال لی گئی تھیں۔

نئے قیدی نے کہا: ''اب مولوی صاحب کو بلوائیں۔''

جیلر نے اپنے ماتحتوں کو حکم دیا کہ وہ مولوی صاحب کو بُلا لائیں۔ مولوی صاحب جیلر کے دفتر پہنچے تو وہاں نیا قیدی بھی موجود تھا۔ سامنے میز پر موبائل فون کا ڈھیر پڑا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نیا قیدی بولا: ''امام صاحب! ان میں سے آپ اپنا موبائل فون پہچان سکتے ہیں؟''

مولوی صاحب نے میز پر پڑے ڈھیر کو دیکھا تو جلد ہی اپنا موبائل فون پہچان لیا۔ ایک موبائل فون اُٹھا کر کہا: ''یہ میرا ہے۔''

نئے قیدی نے جیلر سے درخواست کی: ''سر! اب وہ پستول لائیے، جو اِن سے برآمد ہوا ہے۔''

جیلر نے یہ کام کل پر ڈال دیا کہ وہ عدالت کی تحویل میں ہے۔ اس کے لیے عدالت کی اجازت اور منظوری درکار ہوگی۔

دوسرے دن نئے قیدی نے کہا: ''اس پستول کی شناخت اس شخص سے کروائی جائے جو رات کو گرفتار ہوا ہے، ثابت ہو جائے گا کہ یہ پستول اس کا ہے تو سمجھ لیا جائے کہ اس شخص نے چوری کر کے اسلحہ مولوی صاحب کے گھر رکھا ہے۔''

حالات ڈرامائی انداز میں بدلتے جا رہے تھے۔ نئے گرفتار شخص نے فوراً ہی اعتراف کر لیا کہ پیش امام صاحب کے گھر سے برآمد ہونے والا پستول میرا ہے اور میرے پاس اس کا لائسنس بھی ہے اور یہ کہ میں نے ہی عبدالغنی کے گھر چوری کی تھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ بے گناہ گرفتار ہونے والا شخص محلے کی مسجد کا پیش امام ہے تو مجھے بہت افسوس ہوا، لیکن میں خود کو قانون کے حوالے کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

اصل چور کی گرفتاری اور اعتراف کے بعد نئے سرے سے کارروائی ہوئی۔

دورانِ تفتیش اصل مجرم نے واقعے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا: ''میں ایک گھر سے چوری کر کے واپسی کے لیے دیوار پر چڑھا تو برابر کے گھر میں سوئے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر میری نیت بدل گئی۔ میں نے سوچا کہ لگے ہاتھوں اس گھر میں بھی کوئی کام کی چیز تلاش کر لی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN

www.paksociety.com

جائے۔ یہ سوچ کر میں اس گھر میں اُتر گیا۔ پہلے والے گھر سے چُرائے ہوئے سامان کی گٹھڑی میں نے باہر کے دروازے کے پیچھے رکھ دی تھی کہ جاتے ہوئے یہاں سے اُٹھالوں گا۔ پہلے کمرے میں موبائل فون رکھا دیکھا۔ میں نے اپنا پستول میز پر رکھا اور موبائل فون کو اندرونی جیب میں رکھ کر اندھیرے میں آنکھیں پھاڑے کمرے کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ عین اسی وقت اس موبائل فون کا الارم بج گیا جو میری جیب میں تھا، میں بُری طرح گھبرا گیا۔ یہ دھیان نہیں رہا کہ پستول میز پر ہی رکھا ہوا ہے۔ اِدھر آواز سُن کر سویا ہوا شخص بھی بیدار ہو گیا۔ اس نے میز پر ہاتھ رکھا تو موبائل فون کے بجائے پستول اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ پستول کا رُخ میری جانب ہوا تو میں اس ڈر سے بھاگ اُٹھا کہ کہیں گولی نہ چل جائے۔ کچھ دیر میں ان کے گھر کے باہر خالی ہاتھ کھڑا سوچتا رہا کہ زیادہ لالچ نہ کرتا اور پہلے گھر سے چوری کیا ہوا مال لے کر دوسرے گھر نہ اُترتا تو اچھا تھا، وہ بھی وہیں پڑا رہ گیا۔ نہ صرف یہ، بلکہ اپنے پستول سے بھی محروم ہو گیا۔ کیا کروں کیا نہ کروں؟ سوچتا رہ گیا۔ اسی وقت وہ شخص گھر سے نکلا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا۔ دیکھا کہ وہ مسجد جا رہا تھا۔ مجھے اُمید ہوئی کہ اب جا کر اپنا پستول اور اپنا مال اُٹھالوں، لیکن گھر میں روشنی دیکھ کر حوصلہ نہ ہوا۔ فجر کی اذان کی آواز سنائی دی۔ میں ایک تاریک گوشے میں کھڑا رہا۔ یہ بھی خدشہ تھا کہ ابھی نمازی حضرات گھروں سے نکلیں گے اور مجھے دیکھ لیا جائے گا۔ وقت تیزی سے کم ہوتا جا رہا تھا۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ وہ شخص واپس آ گیا۔ گھر میں داخل ہوا تو یہ دیکھ کر مجھے اپنی حماقت پر غصہ آیا کہ وہ تو جاتے ہوئے دروازہ بھی کھلا چھوڑ گیا تھا۔ میں نے سوچنے میں یہ موقع ضائع کر دیا۔ چند منٹ بعد وہ شخص پھر باہر نکلا۔ میں سمجھا کہ اب بھی اس کا دروازہ کھلا ہوا ہے، میں دروازے کی طرف بڑھا۔ اسی دوران اس کا پڑوسی جس کے گھر

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

www.paksociety.com
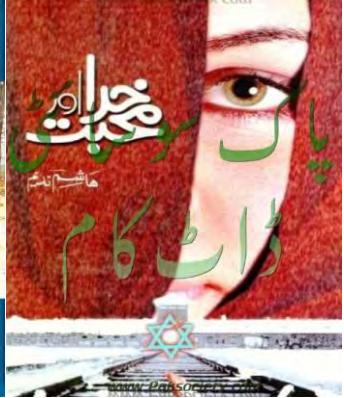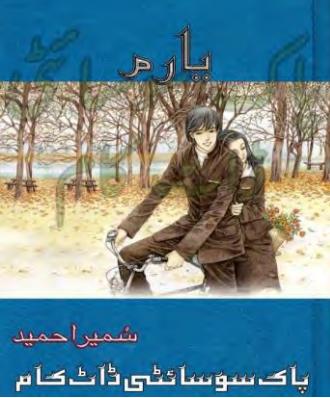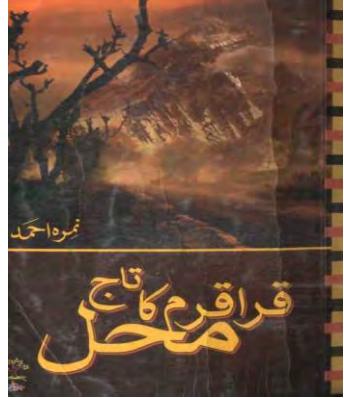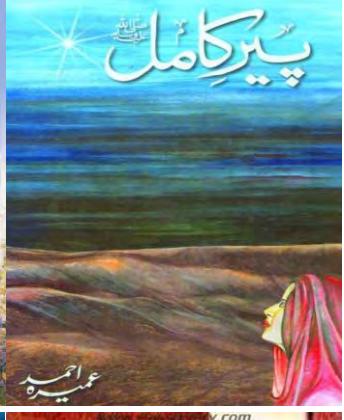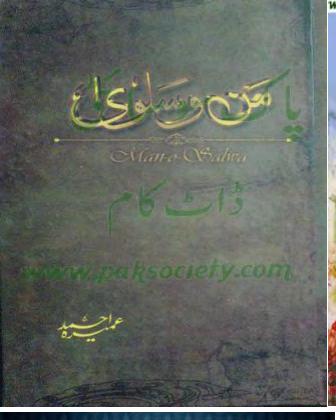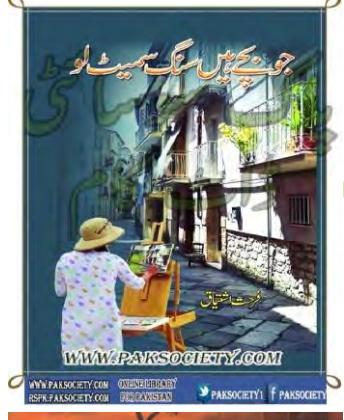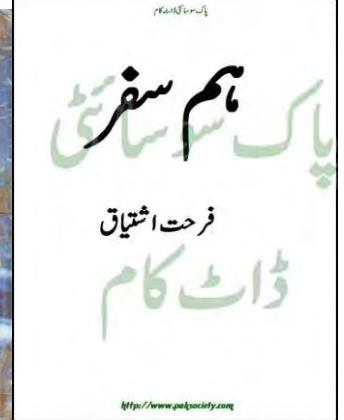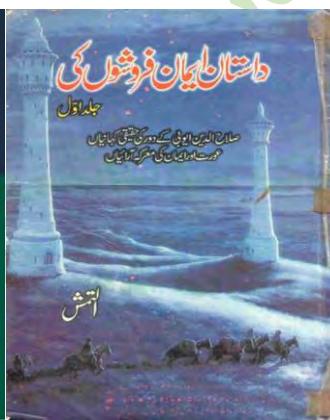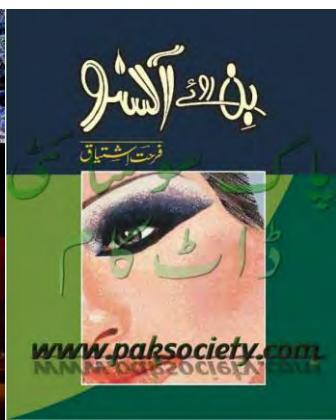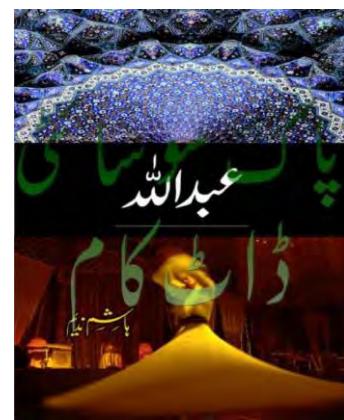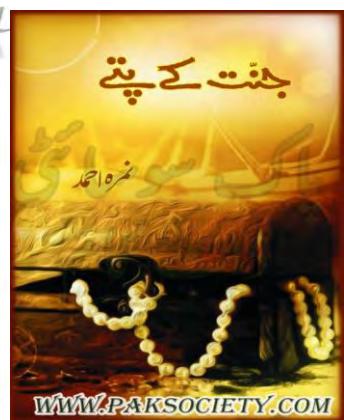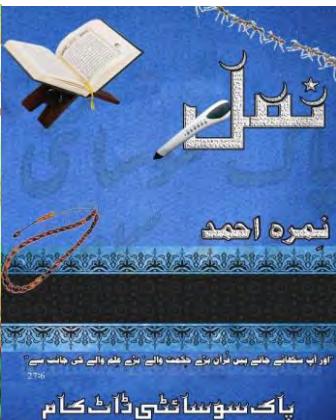
میں نے پہلے چوری کی تھی، اپنے گھر سے نکلا تو یہ سوچ کر میں ہمت نہ کر سکا کہ اب باقی لوگ بھی نماز کے لیے نکلیں گے، میرا پکڑا جانا یقینی ہے۔ میں نے سوچا کہ فوراً یہاں سے بھاگ جانا چاہیے۔ یوں پولیس نے مولوی صاحب کے گھر سے پستول برآمد کر کے انھیں گرفتار کر لیا جب کہ میں آزاد گھومتا رہا۔''

چور نے مزید بتایا: ''مجھے اس بات کا نہایت افسوس ہے کہ میں نے علاقے کی مسجد کے پیش امام کو بے گناہ قید کروا دی ہے۔ کئی بار میں نے سوچا کہ اپنی گرفتاری دے کر اقبالی بیان دے دوں اور مولوی صاحب سے معافی مانگ لوں، لیکن ہمت ہی نہ پڑی۔''

اِدھر مولوی صاحب کے گھر والوں نے بدنامی کے ڈر سے وہ علاقہ ہی چھوڑ دیا تھا۔

☆......☆......☆

مولوی صاحب باعزت بَری کر دیے گئے۔ انھیں بتایا گیا تھا کہ ان کی رہائی میں نئے قیدی نے اہم کردار ادا کیا تو وہ اس کے بے حد ممنون ہوئے۔

جیل سے رہا ہوتے ہوئے انھوں نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ وہ بھی جلد ہی آزاد ہو گا اور ان شاء اللہ آیندہ زندگی نیک کام کرنے میں گزارے گا۔

نیا قیدی، پھیکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر بولا: ''نیک کام تو میں ان شاء اللہ ضرور کروں گا، لیکن یہ کہنا درست نہیں ہے کہ میں جلد رہا ہو سکوں گا۔ یہ جیل ہم جیسے بُرے لوگوں کے لیے بنائی گئی ہے، آپ جیسے نیک لوگوں کا یہاں کیا کام؟ میرا آپ سے وعدہ تھا کہ جس نے آپ کو اس بُری جگہ پھنسایا ہے، اسے گرفتار کروا کر آپ کو آزاد کراؤں گا۔ میں نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ آپ جس کی وجہ سے یہاں قید تھے۔ میری قید کی وجہ بھی وہی شخص ہے، لیکن میں نے اپنی آزادی کے لیے نہیں، بلکہ آپ کی وجہ سے اسے گرفتار کروایا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آپ کو بے گناہ ثابت کروا دیا ہے اور آپ رہا ہو گئے ہیں۔ اگر وہ آپ جیسے فرشتہ صفت ہستی کے ساتھ اتنی گھٹیا حرکت نہ کرتا تو اسے گرفتار کروانے کی مجھے کوئی ضرورت نہ تھی۔''

''پھر بھی میں اللہ سے دعا کروں گا کہ اللہ تمھیں بھی اس قید سے جلد رہائی دے اور اپنے ماں باپ کے ساتھ باعزت زندگی گزار سکو۔'' مولوی صاحب نے کہا۔

''استاد جی!'' وہ زبردستی مسکرایا: ''ماں کے ساتھ تو نہیں، البتہ باپ کے ساتھ زندگی کے کچھ دن کٹ جائیں گے۔ ہمارا اصل مقام یہی ہے۔ میں اور میرا باپ یہیں کے لیے محنت کرتے ہیں، ہم یہیں رہیں گے۔''

''تمھارا باپ بھی یہیں ہے؟ تم نے پہلے تو ذکر نہیں کیا۔'' مولوی صاحب نے حیرت سے پوچھا۔

نیا قیدی طنزیہ انداز میں مسکرایا: ''وہ جس نے آپ کے پڑوسی کے گھر چوری کی اور اس جرم میں آپ کو پھنسا دیا...... کیا وہ اس قابل ہے کہ آزاد رہ کر مجھ جیسے لوگوں کو چوری کے گُر سکھائے؟ لوگ محنت سے کمائیں اور وہ چوری کر کے ان کا مال ہڑپ کر جائے؟ میرا تو خیال ہے کہ ایسے شخص کو سلاخوں کے پیچھے رہنا چاہیے، جہاں اس کے بجائے آپ جیسا شریف آدمی قید بھگت رہا تھا، آپ کا کیا خیال ہے؟''

''میں تمھاری بات سمجھا نہیں۔'' مولوی صاحب نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ شخص جس نے مجھے چوری کے گُر سکھائے ...... وہ جسے میں نے گرفتار کروایا...... وہ میرا سگا باپ ہے، مجھے اس کی گرفتاری کا افسوس نہیں، آپ کی رہائی کی خوشی ہے۔ خدا حافظ!''

نئے قیدی نے کہا اور دوسرے قیدیوں کی جانب چل پڑا۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

قائد اعظم

غنی دہلوی

قائداعظم کون ہے بچو!
اپنی تم کاپی میں لکھو

قومی پرچم جس نے اُٹھایا
جس نے پاکستان بنایا

کھارادر میں گھر ہے اُس کا
پاکستان نگر ہے اُس کا

قوم کا وہ ہے رہبر بچو!
نام ہے جس کا گھر گھر بچو!

اُس پہ کرو تقریریں بچو!
اُس پہ لکھو تحریریں بچو!

تم اپنے قائد پر بچو!
اچھے اچھے نغمے لکھو

پاکستان کا وہ ہے بانی
کوئی نہیں ہے جس کا ثانی

گلشن کا معمار ہے بچو!
قوم کا جو غمخوار ہے بچو!

بچو! لکھو اُس پہ کہانی
جس کی باتیں ہیں لافانی

بابائے ملت وہ ہے بچو!
سر پہ اُٹھایا قوم نے جس کو

نوٹوں پر تصویر ہے اُس کی
پاک وطن تدبیر ہے جس کی

نام ہے جس کا قائداعظم
عزم ہے بچو! جس کا محکم

تاج فضیلت اُس کے سر پر
آزادی کا جو ہے رہبر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

علم دریچے

زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیے اور اچھی اچھی مختصر تحریریں جو آپ پڑھیں، وہ صاف نقل کر کے یا اس تحریر کی فوٹو کاپی ہمیں بھیج دیں، مگر اپنے نام کے علاوہ اصل تحریر لکھنے والے کا نام بھی ضرور لکھیں۔

حکایت

مرسلہ : رشنا جمال الدین شیخ، جگہ نا معلوم

ایک دفعہ ایک شخص حضرت شیخ جنید بغدادیؒ کے ماموں اور مرشد شیخ ابوالحسن سرّی سقطیؒ کی بزرگی اور کمالات کی شہرت سن کر کسی دور دراز مقام سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ میرے وطن میں ایک بزرگ دنیا سے یکسر تعلق توڑ کر ایک پہاڑ کے دامن میں مصروف عبادت ہو گئے ہیں۔ انھوں نے آپ کو سلام بھیجا ہے۔

حضرت سرّی سقطیؒ نے فرمایا کہ دنیا سے تعلق ختم کر کے تنہائی میں گوشہ نشین ہو جانا کوئی خوبی نہیں ہے۔ کمال وہ ہے جو دنیا میں رہ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم رکھے اور دنیا میں گُم ہو کر بھی نہ رہ پائے۔

حیاتِ جاوداں

مرسلہ : نازیہ ابراہیم پھُل، پھُل شہر

یونان کی ایک عدالت نے ایک ستر سالہ بوڑھے عالم سقراط کو کفر پھیلانے اور غداری کے الزام میں سزائے موت دی۔ سقراط نے بڑے صبر سے زہر کا پیالہ پیا اور اس دنیا سے چلا گیا۔

تاریخ گواہ ہے کہ سقراط کو سزائے موت دینے والوں کا آج کہیں نام و نشاں نہیں ملتا، مگر سقراط کی تعلیمات کو لوگ آج بھی آنکھوں سے لگاتے ہیں۔

سقراط سے کسی نے پوچھا کہ تمھیں کبھی رنجیدہ اور غمگین نہیں دیکھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں اپنے پاس کوئی ایسی چیز نہیں رکھتا جس کے برباد ہونے کا مجھے غم ہو۔

دریچے

شاعر : علامہ اقبال

پسند : ارسلان نثار، روزی گوٹھ

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا

بلبل تھا کوئی اُداس بیٹھا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی
اُڑنے چگنے میں دن گزارا
پہنچوں کس طرح آشیاں تک
ہر چیز پہ چھا گیا اندھیرا
یہ سن کر بلبل کی آہ و زاری
جگنو کوئی پاس ہی سے بولا
حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے
کیڑا ہوں اگرچہ میں ذرا سا
کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری
میں راہ میں روشنی کروں گا
اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل
چمکا کے مجھے دیا بنایا
ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

رنجیت سنگھ کا انوکھا حکم

مرسلہ : تحریم خان، نارتھ کراچی

راجا رنجیت سنگھ کے زمانے میں پنجاب پر سکھوں کی حکومت تھی، رنجیت سنگھ جنگجو طبیعت کا مالک تھا۔ ایک دن بہت سارے سکھ اِکھٹے ہو کر رنجیت سنگھ کے دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مسلمان صبح کو جو اذان دیتے ہیں، اس سے ہمارے برتن ناپاک ہوتے ہیں، مسلمانوں کو ایسا کرنے سے روکا جائے۔

رنجیت سنگھ نے ایک انوکھا تاریخی حکم دیا: ''مسلمانوں کو ایسا کرنے سے روکا جاتا ہے اور جتنے سکھ یہ شکایت لے کر آئے ہیں ان کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے کہ وہ صبح جس وقت اذان ہوتی ہے، اس سے پہلے ہر مسلمان کے گھر جائیں اور اسے بتائیں کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔''

سکھوں پہ تو جیسے قیامت ٹوٹ پڑی روزانہ ان کو مشقت کرنی پڑتی، نمازیوں کی تعداد مساجد میں بہت زیادہ ہو گئی۔ کچھ دنوں بعد سکھوں نے ہاتھ جوڑ لیے اور رنجیت سنگھ سے کہا کہ آپ اپنا حکم واپس لیں، مسلمانوں کو اذان دینے دیں، اب برتن ناپاک نہیں ہوں گے۔

شاعر اور داد

مرسلہ : عائشہ فراز ایہ اقبال، عزیز آباد

میرے ایک دوست شاعری فرماتے ہیں۔ ایک دن انھوں نے بتایا کہ کوئی

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

صاحب بڑی گرم جوشی سے مجھ سے ملے۔ میں انھیں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کچھ یاد نہ آیا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ صاحب بولے: ''آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟''

میں نے کہا: ''نہیں تو۔''

وہ صاحب شکایتی لہجے میں بولے: ''آج سے پچیس سال پہلے کوٹ ادو میں ایک مشاعرہ ہوا تھا۔ آپ نے بھی اس میں شرکت کی تھی، وہیں میں نے آپ کو ایک شعر پر داد دی تھی۔''

یہ قصہ سنا کر میرے دوست نے معصومیت سے میری طرف دیکھا تو میں نے کہا: ''بھائی! وہ شخص شکایت کرنے میں حق بجانب ہے۔ پوری زندگی میں ایک ہی شخص نے تو تمھیں داد دی اور تم اسے بھی بھول گئے۔''

ظالم بادشاہ

مہک اکرم، لیاقت آباد

بخت نصر ساڑھے پانچ سو سال قبلِ مسیح بابل کا بادشاہ تھا۔ ایک رات اس نے ایک بھیانک خواب دیکھا۔ صبح اُٹھ کر اس نے ملک کے تمام نجومیوں اور جادوگروں کو بلوایا اور ان سے کہا: ''ہم نے ایک بھیانک خواب دیکھا ہے، اس کی تعبیر بتائی جائے۔''

سب نے کہا: ''حضور! خواب بیان فرمایئے، ہم ہمہ تن گوش ہیں۔''

بخت نصر نے کہا: ''نہیں، خواب بھی تمھیں بتانا ہوگا، تعبیر بھی، ورنہ تم سب قتل کر دیے جاؤ گے۔''

کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ بخت نصر نے انھیں خواب اور تعبیر نہ بتانے کے جرم میں موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

اچھی زندگی کے نکتے

مرسلہ: محمد مناص خان، چمن

☆ دوستی رکھو ...... اہلِ علم سے
☆ غریب کی بات سنو ...... ہمدردی سے
☆ خدا سے مانگو ...... عاجزی سے
☆ بڑوں سے بات کرو...... ادب واحترام سے
☆ دوستوں سے ملو ...... خلوص سے
☆ بات کرو ...... اعتماد سے
☆ کام یابی پاؤ ...... محنت سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com

بجلی اور تبرک

مرسلہ : انیسہ محمود، راولپنڈی

سنگا پور میں بارہ مہینے بارش ہونے کے باوجود دو منٹ بھی بجلی نہیں جاتی اور بھی کئی ممالک ایسے ہیں جہاں ایک سیکنڈ کے لیے بھی بجلی نہیں جاتی، لیکن ہمارے ہاں عوام کی اکثریت کو بجلی تبرک کے طور پر دی جاتی ہے۔ دو گھنٹے صبح، دو گھنٹے دو پہر، دو گھنٹے شام، دو گھنٹے رات۔

قانون پسند نونہال

مرسلہ : ریان طارق، نئی کراچی

امریکی ریاست ''میسا چوسٹس'' میں رابرٹ نامی چھے سالہ بچے نے والد کے سگنل توڑنے پر ایمرجنسی نمبر ۹۱۱ پر پولیس کو اطلاع دے دی۔ کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ میں ننھے میاں نے افسر سے کہا کہ میرے ڈیڈی نے سگنل کی ریڈ لائٹ کراس کی ہے۔ دوسری جانب اس اطلاع پر پہلے تو پولیس افسر حیران ہوا، پھر صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لیے ننھے میاں سے کہا کہ اپنے والد کو فون دو۔ پولیس افسر سے بات کرتے ہوئے رابرٹ کے والد نے پولیس افسر سے اپنی غلطی پر معذرت کرتے ہوئے سگنل کی خلاف ورزی کی تصدیق کر دی۔

چھپکلی

مرسلہ : سمیعہ توقیر، کراچی

گھروں میں پائی جانے والی چھپکلیوں میں دیوار پر چلنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ چھپکلی کے پیر کے تلوؤں میں باریک باریک بال ہوتے ہیں جو کسی بھی چیز کے ساتھ مل کر ایک کیمیائی مادہ بنا لیتے ہیں، جس کی مدد سے یہ شیشے یا چکنی دیواروں پر بھی ایک میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے چڑھ سکتی ہے اور صرف ایک پاؤں پر اپنے سارے وزن کے ساتھ کئی گھنٹوں تک لٹکی رہ سکتی ہے۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

پیام

محمد شفیق اعوان

ظلم و ستم کو مٹاتے جاؤ
پیار کے دِیے جلاتے جاؤ
خونِ جگر سے اپنے ، بھائیو!
تاریکی میں شمع جلاؤ
مٹ جائے جس سے نظامِ کُفر
ایسی تم تحریک چلاؤ
باغی ہیں جو اللہ کے
اُن کے سامنے تم ڈٹ جاؤ
امن و امان کا پرچم لے کر
اللہ کا پیغام سناؤ
اپنے نبیؐ کے جھنڈے تلے تم
میرے بھائیو! ایک ہوجاؤ
تم ہو مجاہد دینِ نبیؐ کے
دین کی حرمت پہ کٹ جاؤ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نیکی کا سفر

محمد حمزہ اشرفی

''امی! میں نے سلمان صاحب سے بات کر لی ہے۔ وہ مجھے ملازم رکھنے پر راضی ہو گئے ہیں۔'' پندرہ سالہ حسام خوشی خوشی اپنی امی کو بتا رہا تھا۔

حسام کی والدہ اس سے کام کروانا نہیں چاہتی تھیں، مگر مجبوری ہی کچھ ایسی تھی، وہ بے دلی سے مسکرا دیں۔ والد کے انتقال کے بعد حالات نے وقت سے پہلے ہی حسام کو سمجھ دار بنا دیا تھا۔ وہ میٹرک کا امتحان پاس کر چکا تھا۔

سلمان صاحب کی موٹر مکینک ورکشاپ تھی۔ چند مہینے میں ہی حسام نے اپنے کام پر اتنا عبور حاصل کر لیا تھا، جس کے لیے کئی سال درکار تھے۔ سلمان صاحب نے اس کی تنخواہ بڑھا دی تھی۔

ایک بار سلمان صاحب کے دوست ڈاکٹر صلاح الدین صاحب اپنی گاڑی ٹھیک کرانے ورکشاپ آئے۔ ڈاکٹر صاحب سے یہ اس کی پہلی ملاقات تھی۔ سلمان صاحب کہیں گئے ہوئے تھے۔ وہ حسبِ عادت پوری توجہ سے ڈاکٹر صاحب کی کار پر کام کر رہا تھا۔ کچھ دیر اسے توجہ سے کام کرتے دیکھتے رہے، پھر انھوں نے اس کا نام پوچھا: ''تمھارا کیا نام ہے بیٹے!'' لہجہ شائستہ تھا۔

''حسام الدین۔'' مختصر جواب دے کر وہ پھر کام میں لگ گیا تھا۔

''تمھارے والد کیا کرتے ہیں؟'' چند لمحے رک کر انھوں نے دوسرا سوال کیا۔

''جی وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔''

''تم پڑھتے نہیں ہو؟'' انھوں نے ہمدردی سے پوچھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''نہیں، مجھے پڑھنے کا شوق تو بہت ہے، لیکن حالات کی وجہ سے مجبور ہوں۔''

ڈاکٹر صاحب کچھ دیر اور اس سے باتیں کرتے رہے۔ اس دوران گاڑی کا کام مکمل ہو گیا تو اس نے کہا: ''لیجیے آپ کا کام ہو گیا۔''

''حسام بیٹا! کیا تم مجھ سے میرے کلینک میں مل سکتے ہو، کسی وقت؟'' کارڈ بڑھاتے ہوئے اس کی طرف انھوں نے کہا۔ ان کے لہجے میں کچھ ایسا تاثر تھا کہ حسام نے وہ کارڈ لے لیا۔ اتنے میں سلمان بیگ آ گئے اور ڈاکٹر صاحب ان کی طرف بڑھ گئے۔

......☆......

''السلام وعلیکم'' اگلے ہفتے وہ ڈاکٹر صاحب کے کلینک میں تھا۔

''وعلیکم السلام'' ڈاکٹر صاحب نے مسکرا کر جواب دیا۔

''مجھے تمھارے آنے سے بہت خوشی ہوئی حسام میاں! جانتے ہو جب میں نے تمھیں پہلی دفعہ دیکھا، مجھے اسی وقت اندازہ ہوا کہ تمھارا کسی مہذب گھرانے سے تعلق ہے۔ پھر جب تم نے بتایا کہ تمھارے والد کا انتقال ہو گیا تو مجھے بہت افسوس ہوا۔ میں تمھاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ حسام میاں! کیا تم تعلیم پھر سے شروع کرنا چاہتے ہو؟''

''جی انکل۔'' حسام کا جھکا ہوا چہرہ ذرا اُٹھا تو اس میں اُمید کی کرن تھی۔

''اچھی بات ہے، میں تمھاری تعلیم کا پورا خرچ اُٹھاؤں گا، بس تم دل لگا کر تعلیم حاصل کرنا۔''

''ڈاکٹر صاحب! میں کس طرح آپ کے اس احسان کا بوجھ اُٹھاؤں گا، جسے میں اُتار بھی نہیں سکتا۔'' حسام واقعی بہت خوددار تھا۔

''یہ میں تم پر احسان نہیں کر رہا ہوں حسام میاں! ایک فرض ادا کر رہا ہوں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سنو، میرے والدین بہت غریب تھے۔ میرے پاس اعلا تعلیم حاصل کرنے کے لیے وسائل نہیں تھے۔ ان حالات میں میرے ایک استاد نے ہی مجھے تعلیم دلوائی، مجھے ڈاکٹر بنایا۔ ایک دن میں اس قابل ہوگیا کہ ان کا کچھ احسان اُتار سکوں۔ میں ان کے پاس گیا۔ ان کا احسان یاد دلایا تو انھوں نے جو کہا، ان کے الفاظ مجھے آج تک یاد ہیں۔ انھوں نے کہا تھا کہ برخوردار! میں نے تمھیں اس لیے تعلیم نہیں دلوائی کہ تم مجھ پر مہربانی کر کے میری نیکی برباد کردو، اسے ختم کردو۔ نیکی سفر کرتی ہے۔ ہاں اگر تم واقعی کچھ کرنا چاہتے ہو تو کسی ایسے بچے کو جو تعلیم کا شوقین ہو، مگر اس کے پاس وسائل نہ ہوں، اسے تعلیم دلوا دینا، تو حسام میاں! میں صرف اپنے استاد کا قرض اُتار رہا ہوں۔''

حسام اب مطمئن ہو چکا تھا، مگر چہرے پر پھر ایک اُلجھن آئی: ''انکل! میں صبح

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ورکشاپ جاتا ہوں اور رات دس بجے واپس آتا ہوں۔ تعلیم کے لیے وقت کیسے نکال پاؤں گا؟''

''بیٹا! دنیا میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں، جس کا حل نہ موجود ہو۔ اللہ اس کی کوئی تدبیر نکال دے گا۔''

اگلے دن حسام ورک شاپ پہنچا تو دیکھا کہ باہر ہی ڈاکٹر صلاح الدین اور سلمان بیگ کھڑے مسکراتے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ وہ سلام کر کے ورکشاپ کے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد سلمان صاحب اندر آئے اور کہنے لگے: ''حسام! مجھے بہت خوشی ہوئی تم نے پھر سے پڑھائی شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں، میں تمھاری ہر ممکن مدد کروں گا اور ہاں، اب تم شام چھے بجے ہی چھٹی کر لیا کرو۔''

حسام کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ حسام نے شام کے کالج میں داخلہ لے لیا تھا۔ وہ انتہائی ذہین تھا۔ اس نے اپنے لیے تجارت کے شعبے کا انتخاب کیا تھا۔ ٹیوشن کی ضرورت اس کو پہلے بھی کبھی نہیں پڑی تھی۔ کبھی کبھار کوئی بہت مشکل سوال ہوتا تو وہ ڈاکٹر صلاح الدین کے بیٹے خرم سے مدد لیتا تھا۔ خرم ایک بینک میں منیجر تھا۔

حسام نے بی کام کے بعد ایم کام بھی اچھے نمبروں سے پاس کر لیا۔ خرم نے سفارش کر کے اپنے بینک میں اچھی ملازمت بھی دلا دی تھی۔ حسام کی تعلیم اب بھی جاری تھی۔

بہت سارا وقت گزر گیا۔ حسام الدین نے تعلیم مکمل کر لی تھی۔ اب وہ بینک میں ایک بڑے عہدے پر فائز تھے۔ ان کا پورا اسٹاف ان سے خوش تھا۔ انھوں نے ماں کی پسند سے شادی کر لی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کا خاندان اس کی شادی کی تیاریوں میں پیش پیش تھا۔

ایک دن وہ پھل خریدنے ایک بڑی دکان پر پہنچے۔ خریداری کے بعد دکان دار

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

نے ایک لڑکے کو اشارے سے بلایا اور کہا کہ یہ سارے پھل صاحب کی گاڑی میں رکھ دو۔ حسام الدین صاحب کو یہ لڑکا بہت شائستہ لگا۔ انھوں نے لڑکے سے پوچھا: ''تم صرف کام کرتے ہو یا پڑھتے بھی ہو؟''

لڑکے نے جواب دیا: ''میرے والدین نہیں ہیں۔ میں اپنے غریب چچا کے ساتھ رہتا ہوں۔ وہ بھی یہاں سے تھوڑی دور کام کرتے ہیں۔ میں نے نویں جماعت پاس کر لی ہے۔ آگے پڑھنے کا شوق تو ہے، مگر گھر کے حالات خراب ہیں۔''

''ٹھیک ہے۔'' حسام نے اپنا کارڈ اسے دیتے ہوئے کہا: ''تم اپنے چچا کے ساتھ اس پتے پر آ جانا، اللہ بہتر کرے گا۔'' یہ سفر کرتی نیکی کا ایک اور پڑاؤ تھا۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مطلبی گدھا

ادیب سمیع چمن

ایک بہت بڑے گھنے جنگل میں جہاں لاتعداد قسم کے جانور اور درندے رہتے تھے۔ اسی جنگل کے ایک کونے میں ایک اونٹ کا بچہ بھی رہتا تھا۔ اونٹ کے ماں باپ کب کہاں گئے، اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا۔ بس چند دوسرے اونٹ تھے، جن کے ساتھ وہ اِدھر سے اُدھر چلتا پھرتا تھا۔ پھر ایک دن کیا ہوا، نہ جانے کہاں سے کچھ ڈاکو قسم کے لوگ آ گئے اور وہ تمام اونٹ جو آٹھ دس کی تعداد میں تھے پکڑ کر گاڑیوں میں ڈال کر ساتھ لے گئے۔ یہ بے چارہ ننھا اونٹ جھاڑیوں کی اوٹ میں بیٹھا سو رہا تھا۔ اس وجہ سے بچ گیا۔ دن گزرتے گئے اونٹ بچے سے بڑا ہو گیا، وہ کافی سمجھ دار اونٹ تھا۔ یہاں جنگل کے اس حصے میں کوئی ایسا خطرناک جانور بھی نہیں تھا، جس سے اسے کوئی خطرہ لاحق ہوتا، بلکہ بہت سے جانور تو خود اس سے ڈرا کرتے تھے۔ اونٹ نے گھنے درختوں کے پیچھے ایک محفوظ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مقام پر اپنا ٹھکانا بنا لیا تھا۔ صبح سویرے چند چھوٹے جانوروں کے ساتھ سیر و تفریح کو نکل جاتا اور پھر جیسے ہی سورج سر پر آتا وہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا۔ چڑیاں، کوے، مینا اور دوسرے چھوٹے موٹے پرندے اس کے آگے پیچھے اُڑتے اس کے کوہان پر بیٹھ جاتے اور اونٹ سے اٹکھیلیاں کرتے تھے۔ اونٹ آرام سے جگالی کرتا ان سے خوش ہوتا رہتا۔

ایک دن ایک گدھا اِدھر آنکلا۔ وہ کچھ گھبرایا ہوا سا تھا۔ گرمی کی وجہ سے اس کی سانس پھول رہی تھی۔

''بھئی کون ہو تم! تمھارا کیا نام ہے؟ تم جیسا جانور میں نے آج پہلی بار دیکھا ہے۔'' اونٹ نے حیرت سے کہا۔

'' اوہو...... اوہو...... اونٹ بھائی! میرا نام گدھا ہے، گدھا۔'' گدھے نے جواب دیا۔

''اچھا تو اب کہاں سے آرہے ہو اور جانا کہاں ہے، یہ تو بتاؤ؟'' اونٹ نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

گردن نیچی کرتے ہوئے سوال کیا۔

''ارے اونٹ بھائی! قریبی گاؤں سے بھاگ کر آ گیا ہوں۔ میرا مالک بہت ظالم ہے، سارا دن مجھے گاڑی میں جوت کر محنت لیتا تھا، بھوکا پیاسا رکھتا تھا اور میرا قصور خواہ کچھ نہ ہو، بس ڈنڈے سے میری کمر پر تشدد کرتا رہتا تھا۔ آخر میں تنگ آ کر وہاں سے بھاگ نکلا، مگر ایک اور مصیبت، یہ بدبخت انسانوں کے بچے میرے پیچھے پڑ گئے۔ بھائی! میں جدھر جاتا اُدھر میرا پیچھا کرتے۔ آخر بھاگتے بھاگتے جان بچاتے اس جنگل میں آ گیا ہوں۔ یہاں تو بڑا سکون ہے، درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں بھی ہے، پاس ہی ایک بڑی نہر بھی ہے۔''

گدھا بڑا باتونی قسم کا لگ رہا تھا۔ اونٹ کو اس کی باتیں اچھی لگ رہی تھیں۔ اس نے گدھے کے لیے خوراک کا بندوبست کیا۔ اسے ہری ہری گھاس کھانے کو دی، جو اس نے جنگل کے کونے کونے سے توڑ کر اپنے لیے رکھی تھی۔ گدھا، اونٹ کی مہمان نوازی سے بہت خوش ہوا۔ خوب شہر کے لوگوں کے قصے سناتا رہا۔ اونٹ نے سوچا چلو، اچھا ہے ایک سے بھلے دو۔ اسے اپنے ساتھ ہی رکھ لیتا ہوں۔

رات ہوئی اور جنگل میں چاروں طرف اندھیرا چھا گیا تو گدھے نے اونٹ سے پوچھا: ''اونٹ بھائی! بڑی خواہش ہے کہ آپ مجھے اپنا دوست بنالیں۔ اس طرح جنگل میں ہم دونوں کی زندگی اچھی گزرے گی اور ایک دوسرے کا دل بھی لگ جائے گا۔''

اونٹ کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ جنگل میں تو آگے کی طرف طرح طرح کے جانور موجود تھے۔ اونٹ نے گدھے کی بات مان کر اسے اپنے ساتھ رہنے کی جگہ بھی دے دی۔ دونوں سارا دن اکٹھے رہتے، ساتھ ہنستے کھیلتے وقت اچھا گزرنے لگا تھا۔ رات ہوتی تو اونٹ، گدھے کو چھوڑ کر کھیتوں کی طرف چلا جاتا۔ گدھا بڑا افسوس کرتا کہ یہ اونٹ پتا نہیں ہر رات اندھیرے میں کہاں جاتا ہے اور اس سے صلاح مشورہ بھی نہیں کرتا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آنے دو کل صبح ضرور اس سے معلوم کروں گا کہ آخر تم ہر رات جاتے کہاں ہو؟ اونٹ صبح فجر کی اذانوں سے پہلے واپس لوٹ آتا تھا۔

چناں چہ دوسرے دن گدھے نے اونٹ سے شکوہ کرتے ہوئے کہا: ''اونٹ بھائی! ویسے تو تم مجھے ہمیشہ اپنا جگری دوست کہتے ہو، مگر افسوس اور حیرت ہے کہ تم ہر رات اندھیرے میں نہ جانے کہاں جاتے ہو؟ کچھ مجھے بھی تو پتا چلے، آخر بات کیا ہے؟ تم مجھے دن میں ہر جگہ اپنے ساتھ ساتھ رکھتے ہو، مگر جہاں آدھی رات گزری، تم چپکے سے چلے جاتے ہو۔ تم کیسے دوست ہو......؟ جو مجھ سے یہ بات چھپاتے ہو، کیا یہ ہی دوستی ہے؟''

اونٹ نے کہا: ''اوہو گدھے میاں! بھلا یہ بھی کوئی فکر کی بات ہے، میں تمھیں ضرور بتاؤں گا کہ میں ہر رات چپکے سے کہاں اور کیوں جاتا ہوں۔''

''ہاں اونٹ بھائی! یہ ہی تو مجھے فکر ہے، آخر تم مجھے ہر بات بتاتے ہو تو یہ کیوں نہیں بتاتے؟'' گدھے نے بے چینی سے سوال کیا۔

''نہیں گدھے میاں! تم اتنی سی بات پر غلط مت سوچو، دراصل میں ندی پار گاؤں کے کھیتوں میں خربوزے، تربوز کھانے جاتا ہوں۔ آج کل ان کی فصل پک رہی ہے۔ وہی راتوں میں چپکے چپکے کھا کر آتا ہوں۔''

''اوہو، تبھی تو میں کہوں کہ تمھاری صحت اتنی شان دار کیوں ہے۔'' گدھے نے دُم ہلا کر کہا۔

پھر وہ بڑے انداز سے بولا: ''تم مجھے بھی آج سے ہر رات اپنے ساتھ لے کر چلا کرو۔ مجھے تمھارے جانے کے بعد بہت ڈر اور خوف لگتا ہے۔ کوئی خوں خوار درندہ آ کر مجھے نہ کھا جائے۔''

اونٹ نے مسکراتے ہوئے کہا: ''نہیں گدھے میاں! کئی سال گزر گئے جب سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

میرے بزرگ ماں باپ گئے ہیں، آج تک ادھر نہ کوئی خوں خوار درندہ آیا ہے نہ کوئی شکاری آیا ہے، چھوٹے موٹے جانور اِدھر سے اُدھر دوڑتے پھرتے رہتے ہیں۔ تم بالکل مت ڈرا کرو۔ یہاں مجھے اور تمھیں ان شاء اللہ ہرگز کوئی خطرہ نہیں ہے۔''

''یہ تو ٹھیک ہے، میرا مطلب یہ ہے کہ آج سے مجھے بھی اپنے ساتھ لے کر جانا، مجھے بھی خربوزے، تربوز بہت اچھے لگتے ہیں۔'' گدھے نے اونٹ کی خوشامد کرتے ہوئے کہا۔

''بھائی گدھے! میں تمھیں لے جاتے ہوئے ڈرتا ہوں۔'' آخر اونٹ نے صاف صاف کہہ دیا۔

گدھے نے چونکتے ہوئے کہا: ''اچھا جی! وہ کیوں! بھلا مجھ سے کاہے کا ڈرنا۔''

''ارے گدھے! تم سے نہیں تمھاری ڈھینچوں ڈھینچوں سے ڈر لگتا ہے۔'' اونٹ نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا: '' اگر تم یہ وعدہ کرو کہ وہاں کھیتوں میں جا کر یہ ڈھینچوں ڈھینچوں نہیں کرو گے، تب میں تمھیں بھی لے جانے کو تیار ہوں۔''

''مجھے تمھاری شرط منظور ہے اونٹ بھائی! تمھاری جان کی قسم ہے، تمھیں کسی بھی قسم کی شکایت نہ ہوگی۔''

''ٹھیک ہے تو پھر آدھی رات کو جب چاند بیچ آسمان پر ہوگا، تم میرے ساتھ چلنا۔'' اونٹ نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

وعدے کے مطابق آدھی رات کو اونٹ نے گدھے کو ساتھ لیا اور چل پڑا۔ جنگل سے تھوڑا آگے ایک گہری ندی بہ رہی تھی اور پانی کا تیز بہاؤ بھی تھا۔ گدھا تو ڈر گیا، اونٹ سے کہنے لگا: ''ارے...... ارے اونٹ بھائی! ندی بہت گہری ہے، میں تو ڈوب جاؤں گا۔ تم مجھے اپنی پیٹھ پر بٹھالو۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN

www.paksociety.com

اونٹ نے کہا: ''ہاں ہاں تم میری پیٹھ پر بیٹھ جاؤ۔'' یہ کہہ کر اونٹ زمین پر بیٹھ گیا۔ گدھا جلدی سے لپک کر اس کی پیٹھ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ اونٹ کھڑا ہو کر ندی میں چلتا ہوا دوسرے کنارے پہنچ گیا اور دوبارہ بیٹھ کر گدھے کو اُتار کر کھیتوں میں گھس گیا۔ ہر طرف سکوت طاری تھا۔ بس کبھی کبھی کسی جنگلی جانور یا کسی الو کے بولنے کی آواز آ رہی تھی۔ اونٹ نے گدھے سے کہا: ''اس طرف خربوزے ہیں اور وہ اُدھر دوسری طرف تربوز لگے ہیں۔ اب تم اُدھر کھاؤ میں اِدھر کھاؤں گا۔ دیکھو شور بالکل مت کرنا۔ کھیت کے رکھوالے کسان قریب ہی جھونپڑی میں سو رہے ہیں۔''

''نہیں بھائی اونٹ! کیسی بات کرتے ہو، تمھاری قسم ہے جو کوئی بھی غلط حرکت کروں تو جو چور کی سزا، وہی میری سزا۔'' گدھے نے معصومیت سے جواب دیا۔

دونوں مزے لے لے کر خربوزے اور تربوز کھانے لگے۔ گدھا چھوٹا جانور ہے، لہٰذا اس کا پیٹ بھی اونٹ کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہے۔ چناں چہ جیسے ہی اس کا پیٹ بھرا وہ ڈکار لے کر کہنے لگا: ''ہاں بھائی اونٹ! میرا تو پیٹ بھر گیا ہے۔ تمھاری قسم مزہ آ گیا۔ ایسے عمدہ لذیذ پھل تو میں نے زندگی میں کبھی نہیں کھائے تھے۔ بس اب تم بھی جلدی کھالو۔''

اونٹ نے چونکتے ہوئے کہا: ''او میاں گدھے! مجھے مت چھیڑو، میں تو ابھی مزید ایک گھنٹے تک کھاؤں گا۔ اِدھر کھڑے ہو جاؤ اور مجھے پریشان مت کرو۔''

گدھا شرمندہ ہو کر کان ہلاتا ہوا دوسری طرف جا کے کھڑا ہو گیا، مگر پھر اسے بے صبری ہونے لگی۔ وہ پھر اونٹ کے پاس جا کر بولا: ''ارے اونٹ بھائی! اب بس بھی کرو کتنا کھاؤ گے؟''

اونٹ نے کہا: ''او بھائی گدھے! تمھیں کاہے کی بے چینی ہو رہی ہے۔ میرا پیٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ابھی خالی ہے۔ مجھے زیادہ تنگ مت کرو اور چپ کھڑے رہو۔''

''جلدی مجھے اس بات کی ہے کہ کھانا کھانے کے بعد مجھے اپنا خاندانی راگ اَلاپنے کی عادت ہے۔ ایسا نہ کروں تو میری طبیعت بگڑنے لگتی ہے۔ اب مجھے گانا آ رہا ہے۔ ڈھینچوں، ڈھینچوں، ڈھینچوں والا خاندانی راگ۔''

اونٹ نے گھبراتے ہوئے کہا: ''او بھائی، اے میاں گدھے! یہاں راگ اَلاپنے کی غلطی ہرگز نہ کرنا۔ تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم میرے ساتھ یہاں آؤ گے تو کسی قسم کی شرارت نہیں کرو گے اور نہ اپنا خاندانی راگ اَلاپو گے۔''

''ہاں ہاں کہا تھا، مگر تم بھی تو کچھ خیال کرو، میں کب تک اپنا گانا روکوں گا، بس چند منٹ اور رُک سکتا ہوں۔'' گدھا دانت نکال کر آسمان کی طرف منھ کر کے ہنسنے لگا۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ پھر گدھے کو دورہ پڑ گیا۔ وہ غصے سے بولا: ''بھائی! میں کچھ نہیں جانتا مجھے تو گانا آ رہا ہے۔ یہ کہتے ہوئے گدھے نے منھ اونچا کر کے ڈھینچوں، ڈھینچوں کا جو راگ اَلاپا اور رات کی تاریکی میں آواز گونجی تو کھیت کی جھونپڑی میں سوئے ہوئے کسان ہڑبڑا کر جاگ اُٹھے: ''اوہو، کھیت میں گدھے آ گئے ہیں، ساری فصل کا ستیاناس کر دیں گے۔'' وہ ایک دوسرے سے کہتے ہوئے اپنے اپنے ہاتھوں میں ڈنڈے اور لاٹھیاں لے کر گھبرا کر دوڑ پڑے۔

اب جیسے ہی کسانوں نے گدھے کو گھیرا، گدھا بجلی کی تیزی کے ساتھ چوکڑی بھر کر اور اپنی دولتی جھاڑتا تیزی سے یہ جا اور وہ جا، رفو چکر ہو گیا۔ اونٹ اس بلائے ناگہانی سے نہ بھاگ سکا اور سارے کسان اس کا گھیراؤ کرتے ہوئے اس پر لاٹھیاں اور ڈنڈے برسانے لگے۔ اِدھر سے اُدھر سے، ہر طرف سے اونٹ کی خوب پٹائی ہو رہی تھی۔

بے چارہ اونٹ چکرا کر زمین پر گر پڑا اور بے ہوش ہو کر بے سدھ پڑ گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ماہنامہ داستانِ دل ساہیوال

ادب کی دنیا میں ایک نیا نام

نئے لکھنے والوں کے لئے ایک بہترین پلیٹ فارم

اگر آپ لکھاری ہیں اور تحریر کسی مستند ادارے میں بھیجنا چاہتے ہیں تو ابھی داستانِ دل کو بھیجیں۔ آپ کی تحریر قریب کے شمارے میں پبلش کی جائے گی۔ آپ اپنے افسانے، ناولٹ، ناولز، کہانیاں، جگ بیتیاں، آپ بیتیاں، غزلیں یا پھر نظمیں ہمیں ای میل کے ذریعے، ڈاک کے ذریعے یہاں تک کہ وٹس ایپ کے ذریعے بھی بھیج سکتے ہیں۔ بس آپ کی تحریر اردو میں لکھی ہونی چاہیئے۔ اگر آپ نئے لکھاری ہیں تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، آپ اپنی تحریر ہمیں بھیجیں ہم اس کو صحیح کر کے اپنے شمارے کا حصہ بنائیں گے۔ اگر آپ لکھنا نہیں جانتے تب بھی آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں آپ ہمیں کوئی بھی اچھی سی غزل یا اقوال زریں انتخاب کے لئے بھیج سکتے ہیں۔ وہ بھی داستانِ دل کا حصہ بنے گا۔ اس کے علاوہ آپ اپنی تحریر موبائل پر بھی میسج کر سکتے ہیں بس اردو میں تحریر ہو۔

ہمارے داستانِ دل کے سلسلے کچھ اس طرح سے ہیں

محبت نامے، ملک کی ممتاز شخصیات کا انٹرویو، افسانے ناولز، ناولٹ، غزلیں، نظمیں، حمد، نعت اور انتخاب

اس کے علاوہ آپ کی ہر تحریر کو ہمارے شمارے میں خاص جگہ دی جائے گی۔ آپ ہمارے سارے شمارے پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر پڑھ سکتے ہیں اور پڑھ کر اپنی رائے دے سکتے ہیں

ہمارا ایڈریس ہے۔

ندیم عباس ڈھکو چک نمبر L-5/79 ڈاکخانہ L.5/78 تحصیل و ضلع ساہیوال

وٹس ایپ نمبر: 03225494228

ای میل ایڈریس ہے abbasnadeem283@gmail.com

www.paksociety.com

کسان سمجھے کہ شاید اونٹ مر گیا ہے۔ وہ واپس چلے گئے۔ کافی دیر کے بعد اونٹ کو ہوش آیا، اس کا بدن زخموں سے چُور چُور ہو چکا تھا اور تمام جسم درد کر رہا تھا۔ اونٹ کو خوف تھا کہ کہیں کم بخت کسان دوبارہ آنے کے بعد اسے پھر مارنا نہ شروع کر دیں۔ بے چارہ ہمت کر کے اُٹھا۔ بڑی کوشش کے بعد چلنے کے قابل ہوا اور آہستہ آہستہ قدم اُٹھا کر چلنا شروع ہوا۔ کھیتوں سے نکل کر وہ جنگل کے قریب والی بڑی ندی کے پاس جیسے ہی پہنچا، اندھیرے میں کنارے پر گدھا کھڑا ہوا مل گیا۔ اونٹ کو قریب پا کر فوراً بول پڑا: ''اونٹ بھائی! کب سے یہاں کھڑا ہوا ہوں اور تمھارا انتظار کر رہا ہوں، کہاں رہ گئے تھے؟ اسی لیے منع کر رہا تھا کہ زیادہ مت کھاؤ۔ کیا کروں اونٹ بھائی! مجھ کم بخت کو کھانے کے بعد گانے یعنی اپنا خاندانی راگ اَلاپنے کی عادت ہے۔ پتا نہیں اتنے سارے لوگ کہاں سے آ گئے، تم سے بھاگا بھی نہ گیا۔ میں تو بھائی! دولتیاں چلاتا ہوا ان کم بختوں سے بچ کر یہاں پہنچ گیا۔''

اونٹ گدھے کی خود غرضی اور مکاری پر دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ گدھے کی خود غرضی کی وجہ سے مجھے اتنی مار پڑے گی۔ واقعی بزرگوں نے ٹھیک ہی تو کہا ہے کہ نادان کی دوستی، جی کا جنجال ہوتی ہے۔

''ارے چھوڑو، جو ہوا سو ہوا۔ اس میں بھلا میرا کیا قصور، میں تو تم سے کافی دیر سے چلنے کی ضد کر رہا تھا۔ تم نے جان بوجھ کر اپنے ساتھ میری بھی کم بختی کو دعوت دی تھی۔ اچھا اب تم بیٹھو اور مجھے اپنی پیٹھ پر بٹھا کر جلدی سے یہ ندی پار کرا دو۔'' اونٹ خاموشی سے بیٹھ گیا۔

اونٹ ندی میں اُتر کر آہستہ آہستہ چل رہا تھا کہ اچانک وہ بیچ ندی میں جا کر رُک گیا۔ گدھا گھبرا کر بولا: ''اے بھائی! کیا ہو گیا؟ کیوں رُک گئے، چلتے رہو۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اونٹ نے جواب دیا: ''بھائی گدھے! جس طرح تمھیں کھانے کے بعد گانے کی عادت ہے۔ بالکل اسی طرح مجھے کھانے کے بعد نہانے کی عادت ہے۔''

''ارے...... ارے...... بے وقوف اونٹ! ایسی حرکت مت کرنا، پہلے مجھے جا کر ندی کے کنارے اُتار دو، پھر نہانے کا شوق پورا کر لینا۔''

''نہیں بھائی گدھے! ایسا نہیں ہوسکتا، مجھے اسی وقت نہانا ہے۔ تم جیسا مطلبی دوست، دوستی کے نام پر دھبا ہے۔'' یہ کہتے ہوئے اونٹ نے ندی میں ڈُبکی لگا دی۔ گدھا چیختا چلاّتا پانی میں بہتا ہوا چلا گیا۔ اونٹ ندی سے نکل کر اپنے ٹھکانے کی طرف چل دیا۔ واقعی نادان کی دوستی نقصان پہنچاتی ہے۔ گدھا اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ ☆

گھر کے ہر فرد کے لیے مفید

ماہنامہ ہمدرد صحت

صحت کے طریقے اور جینے کے قرینے سکھانے والا رسالہ

✠ صحت کے آسان اور سادہ اصول ✠ نفسیاتی اور ذہنی اُلجھنیں

✠ خواتین کے صحی مسائل ✠ بڑھاپے کے امراض ✠ بچوں کی تکالیف

✠ جڑی بوٹیوں سے آسان فطری علاج ✠ غذا اور غذائیت کے بارے میں تازہ معلومات

ہمدرد صحت آپ کی صحت و مسرت کے لیے ہر مہینے قدیم اور جدید تحقیقات کی روشنی میں مفید اور دل چسپ مضامین پیش کرتا ہے

رنگین ٹائٹل --- خوب صورت گٹ اپ --- قیمت: صرف ۴۰ روپے

اچھے بک اسٹالز پر دستیاب ہے

ہمدرد صحت، ہمدرد سینٹر، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

ہمارا بلوچستان

نسرین شاہین

قدرتی معدنیات سے مالا مال پاکستان کا صوبہ بلوچستان اپنے مخصوص محلِ وقوع کی وجہ سے ہمیشہ اہمیت کا حامل رہا ہے۔ بلوچستان کی بنجر سرزمین کو قدرت نے اتنے وسائل سے نوازا ہے کہ اسے سونے کی دھرتی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

صوبہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اس کا رقبہ ۳,۴۷,۱۹۰ مربع کلومیٹر ہے، جو پاکستان کے کل رقبے کا ۴۳.۶ فی صد بنتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق صوبے کی آبادی اس وقت ۹۰ لاکھ سے ایک کروڑ کے درمیان ہے، جس میں سے تقریباً ایک لاکھ دس ہزار غیر مسلم ہیں۔ قدرتی وسائل سے مالا مال یہ پاکستان کا اہم ترین صوبہ ہے۔ اس کے شمال میں افغانستان، صوبہ خیبر پختونخوا، جنوب میں بحیرہ عرب، مشرق میں سندھ و پنجاب اور مغرب میں ایران واقع ہے۔ اس کی ۸۳۲ کلومیٹر سرحد ایران اور ۱۱۲۰ کلومیٹر طویل سرحد افغانستان کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ ۷۶۰ کلومیٹر طویل ساحلی پٹی بھی بلوچستان میں ہے۔ بلوچستان کو تیس اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔

قیامِ پاکستان کے وقت یہ مشرقی بنگال، سندھ، پنجاب اور صوبہ خیبر پختونخوا کی طرح برطانوی حکومت کا باقاعدہ حصہ نہیں تھا، بلکہ ۱۹۴۷ء تک بلوچستان، قلات، خاران، مکران اور لسبیلہ کی ریاستوں پر مشتمل تھا، جن پر برطانوی نمائندہ بہ طور نگران مقرر تھا۔

بلوچستان کو قدرت نے بے شمار قدرتی وسائل اور معدنیات سے نوازا ہے۔ یہاں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کی زمین دیکھنے میں بنجر، مگر اپنے اندر بے پناہ خزانے چھپائے ہوئے ہے۔ اسی وجہ سے اسے دنیا بھر میں ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ ضلع کوہلو اور کوئٹہ کے قریب کوئلے کے وسیع ذخائر پائے جاتے ہیں۔ کوئلا ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ بلوچستان کے علاوہ سندھ میں بھی اس کے ذخائر موجود ہیں۔ صرف سندھ میں اس کے ذخائر تقریباً پانچ سو ملین ٹن کے قریب ہیں۔ تھر کا کوئلا دنیا کا اعلا ترین کوئلا ہے اور اپنی کوالٹی کے لحاظ سے بہت قیمتی ہے۔ یہ اتنی وافر مقدار میں موجود ہے کہ ملک بھر کی ۲۰۰ سال کی ضروریات کے لیے کافی ہے۔

کوئلے کے علاوہ بلوچستان میں کرومائیٹ، ہیرٹس، سلفر، ماربل، چونے، لوہے، تانبا، سونے، سلور اور سیسے کے ذخائر کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ معدنیات کسی بھی ملک کی خوش حالی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان معدنیات کے بدلے سالانہ ڈیڑھ ارب ڈالر کا سرمایہ اکٹھا ہوتا ہے۔

بلوچستان میں تیل اور گیس کے بھی وسیع ذخائر پائے جاتے ہیں۔ صرف گیس سے سالانہ اربوں روپے حاصل ہوتے ہیں۔ بلوچستان میں گیس کے ۱۹ کھرب کیوبک فٹ اور تیل کے ۶ کھرب بیرل ذخائر موجود ہیں۔ اگر ان تمام ذخائر سے مکمل فائدہ اُٹھایا جائے تو روزانہ اربوں روپے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

گوادر پورٹ کی تعمیر سے نہ صرف بلوچستان، بلکہ پورے ملک کی ترقی کے نئے راستے کھلے ہیں، یہاں سے افغانستان، وسطی ایشیائی ریاستوں اور چین تک آسانی سے رسائی ہوسکتی ہے۔ اس خوب صورت اور وسیع وعریض بندرگاہوں کی تیرہ برتھیں ہیں، جن میں سے ہر ایک ۲۰۰ میٹر طویل ہے۔ بلوچستان کے سمندری ساحلوں پر کم وبیش ۶۰ قسم کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ سات سو کلو میٹر سے زیادہ طویل سمندری ساحل کی وجہ سے ماہی گیری کا کاروبار بہت منافع بخش ہے۔

بلوچستان میں دنیا کی نایاب معدنیات پائی جاتی ہیں۔ قدرت جن ممالک کو معدنی دولت سے نوازتی ہے، وہاں کی معیشت مستحکم ہو جاتی ہے، لیکن پاکستان سونے جیسی اس دھرتی سے قابلِ ذکر فائدہ نہیں اُٹھا سکا۔ اس خطے میں بلوچی کے علاوہ پشتو، سندھی، پنجابی، سرائیکی اور دیگر زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یوں بلوچستان زیادہ رقبے، کم آبادی کے باوجود مختلف زبانیں بولنے والوں کا ایک خوب صورت گل دستہ ہے، جس کی زمین میں قدرت نے بے پناہ خزانے چھپا رکھے ہیں۔ ☆

ہمدرد نونہال اب فیس بک پیج پر بھی

ہمدرد نونہال تمھارا پسندیدہ رسالہ ہے، اس لیے کہ اس میں دل چسپ کہانیاں، معلوماتی مضامین اور بہت سی مزے دار باتیں ہوتی ہیں۔ پورا رسالہ پڑھے بغیر ہاتھ سے رکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ شہید حکیم محمد سعید نے اس ماہ نامے کی بنیاد رکھی اور مسعود احمد برکاتی نے اس کی آب یاری کی۔ ہمدرد نونہال ایک اعلا معیاری رسالہ ہے اور گزشتہ ۶۳ برس سے اس میں لکھنے والے ادیبوں اور شاعروں کی تحریروں نے اس کا معیار خوب اونچا کیا ہے۔

اس رسالے کو کمپیوٹر پر متعارف کرانے کے لیے
اس کا فیس بک پیج (FACE BOOK PAGE) بنایا گیا ہے۔

www.facebook.com/hamdardfoundationpakistan

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com
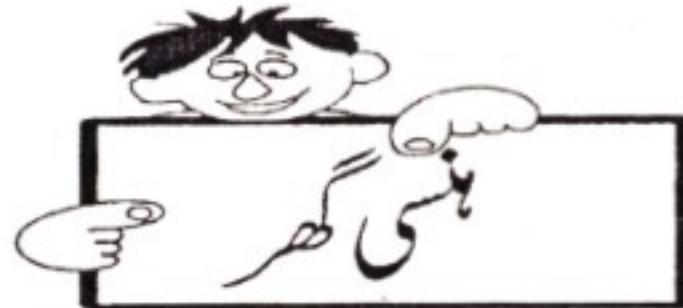
ہنسی گھر

😊 ایک شخص مرغی بیچنے بازار گیا۔ گاہک نے کہا: ''مرغی کا سر مسلسل نیچے جھکا ہوا ہے، کیا بیمار ہے؟''

اس شخص نے جواب دیا: ''دراصل یہ گاؤں میں پلی بڑھی ہے۔ اب شہر میں آ کر کچھ شرما رہی ہے۔''

مرسلہ : اریبہ افروز، کراچی

😊 دو بہرے ریل گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ ایک بہرے نے دوسرے سے پوچھا: ''کیا ہم جڑانوالہ جا رہے ہیں؟''

دوسرے بہرے نے جواب دیا: ''آج جمعہ نہیں ہے آج منگل ہے۔''

مرسلہ : ثمینہ محمد لطیف کمبوہ، حیدر آباد

😊 دو بچے آپس میں بات کر رہے تھے۔ پہلا بچہ: ''اگر اس دنیا میں پانی نہ ہوتا تو ہم کیا کرتے؟''

دوسرا بچہ: ''تو ہم خالص دودھ پیا کرتے۔''

مرسلہ : مسز انعم سبحان، کراچی

😊 بچہ: ''انکل! اس ٹوکرے میں کیا ہے، جس کے وزن سے آپ کی کمر جھک گئی ہے؟''

''بیٹا! اس میں رضائی ہے۔''

بچے نے حیرت سے کہا: ''وہ تو بہت ہلکی ہوتی ہے۔''

''رضائی کے اوپر بجلی کا بل بھی تو پڑا ہے۔''

مرسلہ : گلاب خان سولنگی، کراچی

😊 ایک شخص نے انگریزی میں اپنے نوکر سے کہا: ''تم نوکر لوگ کیسا فول (بے وقوف) ہو۔''

نوکر دل میں خوش ہوا کہ صاحب نے مجھے پھول کہا ہے۔ وہ بولا: ''حضور! ہم تو بس پتے ہیں، فول تو خدا نے آپ کو بنایا ہے، جو آپ بن گئے ہیں۔''

مرسلہ : محمد عقیل اعوان، نوشہرہ

😊 ایک آفس میں ایک ساتھ دو گھڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ ایک آدمی نے منیجر سے پوچھا: ''یہ گھڑیاں الگ الگ وقت بتاتی ہیں،

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بھلا دو گھڑیاں لگانے کا کیا فائدہ ؟''

منیجر نے کہا: ''اگر دونوں گھڑیاں ایک ہی وقت بتائیں تو دو گھڑیوں کا کیا فائدہ ۔''

مرسلہ : ایمان بنتِ مدثر، راولپنڈی

☺ استاد: ''ساجد! تم اتنے بدھو کیوں ہو؟''

ساجد: ''جناب! میں بدھ کے دن پیدا ہوا تھا۔''

مرسلہ : تحریم محمد ابراہیم احمدانی، سانگھڑ

☺ استاد: ''فزکس کی تعریف سناؤ۔''

شاگرد: ''سر! پوری نہیں آتی آخر کی تھوڑی سی آتی ہے۔''

استاد: ''چلو وہی سناؤ۔''

شاگرد: ''......اور اسے فزکس کہتے ہیں۔''

مرسلہ : عبدالجبار رومی انصاری، لاہور

☺ ایک فقیر نے کسی گھر پر صدا لگائی: ''میں اللہ کا مہمان ہوں!''

گھر سے ایک شخص نکلا، فقیر کو اُنگلی سے پکڑ کر سیدھا مسجد لے گیا اور کہا: '' اللہ کا گھر یہ ہے۔''

مرسلہ : ریحان پور شریف، تیمر گرہ

☺ کچھ عورتیں بیوٹی پارلر سے باہر نکلیں تو ان کے بال عجیب طریقے سے بنے ہوئے تھے۔ دو کوے ایک درخت کی ٹہنی پر بیٹھے تھے۔ انھوں نے عورتوں کو دیکھا تو حیران ہوئے۔ ایک کوا بولا: ''سائنس نے کس قدر ترقی کرلی ہے، اب تو چلتے پھرتے گھونسلے بھی ایجاد ہوگئے ہیں۔''

مرسلہ : سلمان یوسف سمیجہ، علی پور

☺ ایک کنجوس باپ اپنے بیٹے سے: ''بیٹا! کیا کر رہے ہو؟''

بیٹا: ''کچھ نہیں پاپا!''

باپ (غصے سے): ''تو پھر چشمہ اُتار کیوں نہیں دیتے، تمھیں فضول خرچی کی عادت پڑ گئی ہے کیا؟''

مرسلہ : عبدالرافع پھل، پھل شہر

☺ بیٹا: ''ابو! آپ کہاں پیدا ہوئے؟''

باپ: ''لاہور میں۔''

بیٹا: ''اور امی کہاں پیدا ہوئیں؟''

باپ: ''کراچی میں۔''

بیٹا: ''اور میں؟''

باپ: ''اسلام آباد میں۔''

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بیٹا: ''پھر ہم تینوں ایک جگہ کیسے جمع ہوئے؟''

مرسلہ : ایمن فاطمہ، میر پور خاص

☺ کنجوس باپ: '' آج جو ناشتا نہیں کرے گا، اسے ایک رُپیا دوں گا۔''

سارے بچے خوشی خوشی رُپیا لے کر ناشتے کیے بغیر بیٹھے رہے۔ دوپہر کے کھانے پر کنجوس باپ نے کہا: '' جو بچہ مجھے روپیا واپس کرے گا کھانا اسی کو ہی ملے گا۔''

مرسلہ : آمنہ زین، لانڈھی

☺ گاہک: ''یہ گھوڑا وفادار بھی ہے یا نہیں؟''

مالک: '' میں اسے دس بار فروخت کر چکا ہوں، یہ اتنا وفادار ہے کہ پھر واپس آجاتا ہے۔''

مرسلہ : پرویز حسین، کراچی

☺ ایک آدمی دریا میں گر گیا۔ ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے ایک مچھلی کو پکڑا اور باہر پھینک کر بولا: ''تم تو اپنی جان بچاؤ۔''

مرسلہ : کلثوم نواز، ڈیرہ اسماعیل خان

☺ ایک گھر کی اونچی چھت پر چپکی ایک چھپکلی نے دوسری سے کہا: ''انسان بھی کتنا احمق ہے، اتنی رقم خرچ کر کے چھت اور عمارتیں بناتا ہے اور چلتا فرش پر ہے۔''

مرسلہ : روبینہ ناز، کراچی

☺ ایک جگہ کچھ لوگ بیٹھے بیٹھے لڑ پڑے۔ ان میں سے ایک آدمی دوسرے آدمی کو دھمکی دے رہا تھا: ''زیادہ بک بک کی تو میں مُکا مار کر ۳۸ دانت توڑ دوں گا۔''

اس کے پاس ایک اور آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا، اس نے کہا: '' بھائی! دانت تو ۳۲ ہوتے ہیں۔''

پہلے آدمی نے کہا: ''مجھے یقین تھا کہ تم بیچ میں ضرور بولو گے، اس لیے چھے دانت تمھارے بھی شامل کر لیے ہیں۔''

مرسلہ : ایان فیصل، نارتھ کراچی

☺ ایک طالب علم نے اپنے ہوسٹل سے اپنی والدہ کو خط لکھا: '' پیاری امی جان! دو ماہ سے آپ کی خیریت معلوم نہیں ہو سکی، مہربانی فرما کر میرا خرچ بھیج دیں، تاکہ آپ کی خیریت معلوم ہو سکے۔ والسلام۔''

مرسلہ : یاسر طاہر، ایف سی ایریا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہمدرد فری موبائل ڈسپنسری

ہمدرد فری موبائل ڈسپنسری ہمدرد فاؤنڈیشن کے فلاحی کاموں کا ایک حصہ ہے۔ ہر مہینے پورے پاکستان میں ہزاروں مریضوں کا فری چیک اپ کر کے فری دوائیاں دی جاتی ہیں۔ یہ فری موبائل ڈسپنسریاں کراچی، لاہور، ملتان، بہاول پور، فیصل آباد، سرگودھا، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ، سکھر، حیدرآباد اور آزاد کشمیر میں مستحق مریضوں کا علاج کرتی ہیں۔

کراچی : غازی آباد، گلشن بہار، اورنگی نمبر 13، قائم خانی کالونی، بلدیہ ٹاؤن، نیو کراچی سیکٹر D-11، سیکٹر F-11، نئی آبادی، یوسف گوٹھ، لیاری ایکسپریس وے، خدا کی بستی، کورنگی نمبر 2، کورنگی سو کوارٹرز، کورنگی نمبر 4، وگی گوٹھ، محمود آباد، عمر گوٹھ، ایوب گوٹھ، مدرسہ انوارالایمان، سلطان آباد، مدرسہ منبع العلوم، وھیل کالونی، اکبر گراؤنڈ، مہاجر کیمپ، بلدیہ ٹاؤن نمبر 3، شفیع محلہ (لال مسجد)، نور شاہ محلہ، مواچھ گوٹھ، بلدیہ ٹاؤن نمبر 7، مشرف کالونی بلاک سی، الیف، ای اور اے روڈ، لیاقت آباد پیلی کوٹھی، کوثر نیازی کالونی، مجید کالونی اور ملیر۔ (کراچی کے لیے چھ گاڑیاں خدمت پر مامور ہیں)

حیدرآباد : حالی روڈ، سبزی منڈی، نورانی بستی پھلیلی پار، حسینی چوک، پریٹ آباد، ایوب کالونی لطیف آباد نمبر 11 اور محمدی مسجد لطیف آباد نمبر 8۔

سکھر : ڈبہ روڈ پرانا سکھر، بیراج کالونی، علی واھن اور روہڑی۔

لاہور : طیبہ کالونی، شرقپور لاہور روڈ، بھوگی وال، بندر روڈ، خانقاہ سید احمد شہید نزد مدرسہ اللبنات، چھٹہ کالونی، گوشہ شفا اسپتال، جامعۃ المنظور السلام، نیاز بیگ ٹھوکر، فرخ آباد، شاہدرہ، ٹاؤن شپ، ٹاؤن، پٹھان کالونی، شبلی ٹاؤن، شیرا گوٹھ، شاہ پور کانجرہ،

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مغل پورہ، چنگی امر سدھو، سنکھ پورہ، شیر اکوٹ بند رروڈ اور طالب گنج شیر کالونی رائیونڈ۔

فیصل آباد : ڈی ٹائپ، منصورہ آباد اور ماڈل بازار (جھنگ روڑ)۔

سرگودھا: حیدر آباد ٹاؤن، حاجی کالونی، چک، فاطمہ جناح کالونی، بشیر کالونی اور عبداللہ کالونی۔

ملتان : خیر پور بھٹہ اور علی والا، موضع بوئے والا اور موضع گلزار پور۔

راولپنڈی: ڈھوک حسو، بنگش کالونی، اسلامک یونی ورسٹی، حنسا کالونی، ڈھوک بنارس احمد آباد، حیال، اشرف کالونی، ڈھوک چوہدریاں، غریب آباد، رحمت آباد اور ڈھوک منگتال کونسل نمبر 652۔

پشاور: باریزئی، بکڑائی، تہکال بالا، ثمر باغ، خزانہ بالا اور ریگی۔

کوئٹہ: فیروز آباد، پشتون آباد، سروے گلی نمبر 4، کاکڑ آباد بھوسہ منڈی، خروٹ آباد کلی جیو، سبزل روڈ، مغربی بائی پاس، جامعہ مدینہ سریاب اور شاہدہ غفور باغ۔

راولاکوٹ: چھڑھ بازار، چھوٹا گلہ شہر، چک بازار، چھوٹا گلہ مہرائگلہ، چھڑھ عید گاہ، راولاکوٹ سٹی، پوٹھی سیکٹر اور چھوٹا گلہ گاؤں۔

☆ یہ فری موبائل ڈسپنسریاں پیر تا ہفتہ صبح ساڑھے آٹھ بجے سے دو بجے تک اپنی ڈیوٹی انجام دیتی ہیں اور جمعے کو دن کے بارہ بجے تک اپنی ڈیوٹی ادا کرتی ہیں۔

☆ ادارۂ ہمدرد کے تمام قارئین خود بھی فری موبائل ڈسپنسری سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور دوسرے مستحق لوگوں کو بھی ہماری خدمات سے آگاہ کر سکتے ہیں، تاکہ اس فلاحی ڈسپنسری سے دوسرے غریب مریض بھی فائدہ حاصل کر سکیں۔ وہ ہمیں اپنی مفید رائے سے بھی آگاہ کر سکتے ہیں، تاکہ ہمدرد فاؤنڈیشن اس فلاحی کام کو مزید بہتر طریقے سے انجام دینے کی کوشش کرے۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN

www.paksociety.com

بیت بازی

جس کے پھولوں میں اُخوت کی ہوا آئی نہیں
اس چمن میں کوئی لطفِ نغمہ پیرائی نہیں

شاعر: علامہ اقبال پسند: فرازیہ اقبال، عزیز آباد

مجھے شوقِ سفر کچھ اس قدر ہے
کہ اکثر نیند میں چلتا رہا ہوں

شاعر: عالم تاب تشنہ پسند: آصف بوزدار، میرپور ماتھیلو

اُٹھو، کہ آج بھی ہم سب اگر خموش رہے
تو اس دہکتے ہوئے خاک داں کی خیر نہیں

شاعر: ساحر لدھیانوی پسند: پسند شائلہ ذیشان، ملیر

شہر کے کوچہ و بازار میں سناٹا ہے
آج کیا سانحہ گزرا ہے خبر تو لاؤ

شاعر: مصطفیٰ زیدی پسند: علینہ سلیم، رحیم یار خان

مجھے گرنا ہے تو میں اپنے ہی قدموں میں گروں
جس طرح سایۂ دیوار پہ، دیوار گرے

شاعر: شکیب جلالی پسند: عبدالرافع، لیاقت آباد

منزل تو خوش نصیبوں میں تقسیم ہو چکی
کچھ خوش خیال لوگ ابھی تک سفر میں ہیں

شاعر: اقبال عظیم پسند: عائشہ صدیقہ، دستگیر

تھکن تو اگلے سفر کے لیے بہانا تھا
اسے تو یوں بھی کسی اور سمت جانا تھا

شاعر: افتخار عارف پسند: روبینہ ناز، رتن تلاؤ

عجیب شخص ہے، کہتا ہے عہد کرلو، مگر
ہماری طرح مُکرنے کی عادتیں ڈالو

شاعر: سہیل غازی پوری پسند: عالیہ زبیر، ملتان

سمجھو اس کو مل گئی اک اور دن کی زندگی
جو پرندہ شام سے پہلے شجر میں آ گیا

شاعر: یعقوب تصور پسند: خرم خان، نارتھ کراچی

صورت حال یہ ہوئی ہے کہ اب
ہے مزہ رنج میں، نہ راحت میں

شاعر: ظفر اقبال پسند: فیضان مصطفیٰ، کوئٹہ

حیرت کی نگاہوں سے مجھے دیکھنے والو!
لگتا ہے، کبھی تم نے سمندر نہیں دیکھا

شاعر: آنس معین پسند: ارم حسین، لاہور

آنکھوں میں اگر خواب نہ ہوتے
دنیا میں کہیں رات نہ ہوتی

شاعر: احسن سلیم پسند: ماہ نور طاہر، ایف سی ایریا

جو لوگ دوستی کا مزہ جانتے نہیں
ہم ان کی گفتگو کا بُرا مانتے نہیں

شاعر: ڈاکٹر یاور عباس پسند: تحریم خان، نارتھ کراچی

دشمنوں کے لیے بچا ہی نہیں
دوستوں ہی میں بٹ گیا ہوں میں

شاعر: معراج جامی پسند: ارشاد عباسی، فیصل آباد

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

صبح کا وقت

پروفیسر ہارون الرشید

صبح کا وقت کیا سہانا ہے
سونے والوں کو یہ بتانا ہے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں
روشنی کا پیام لاتی ہیں

چڑیاں جاگیں ، درخت بھی جاگے
چہچے ہیں نئے ترانوں کے

نور و نکہت کا یہ جہاں دیکھو
یہ زمیں دیکھو ، آسماں دیکھو

پیارے بچو! اُٹھو ، وضو کرلو
اپنے دامن کو نُور سے بھرلو
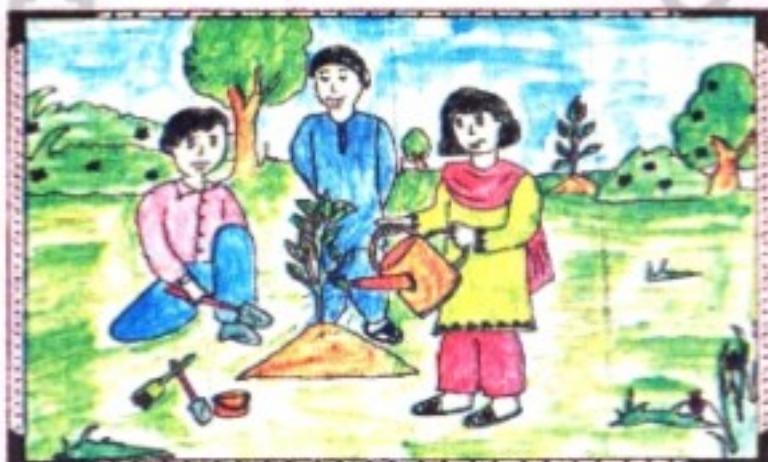
صبح کا وقت کیا سہانا ہے
سونے والوں کو یہ بتانا ہے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نونہال خبر نامہ
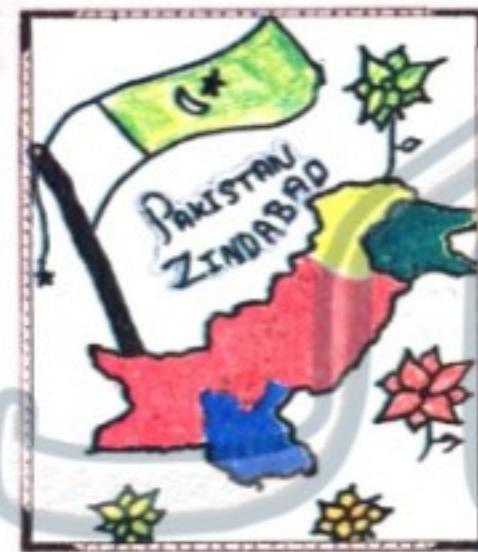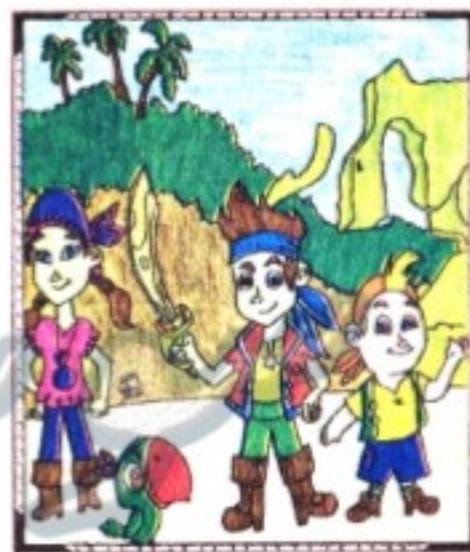
سلیم فرخی

ایک معذور بچی

چھوٹے بچوں کو کھانا کھلانے کے لیے والدین کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ اگر وہ خود کھانے کی کوشش کرے تو بہت سا کھانا گر کر ضائع ہو جاتا ہے۔ روس میں پیدا ہونے والی ایک بچی ''واسلینیا'' دونوں ہاتھوں سے معذور ہے۔ اس کی ماں نے انٹرنیٹ پر اپنی بیٹی کی وہ وڈیو جاری کی ہے، جس میں اسے بڑی مہارت سے پاؤں کی مدد سے کھاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ لاکھوں افراد نے اس وڈیو کو دیکھ کر اس ننھی بچی کی ہمت کو سراہا ہے۔
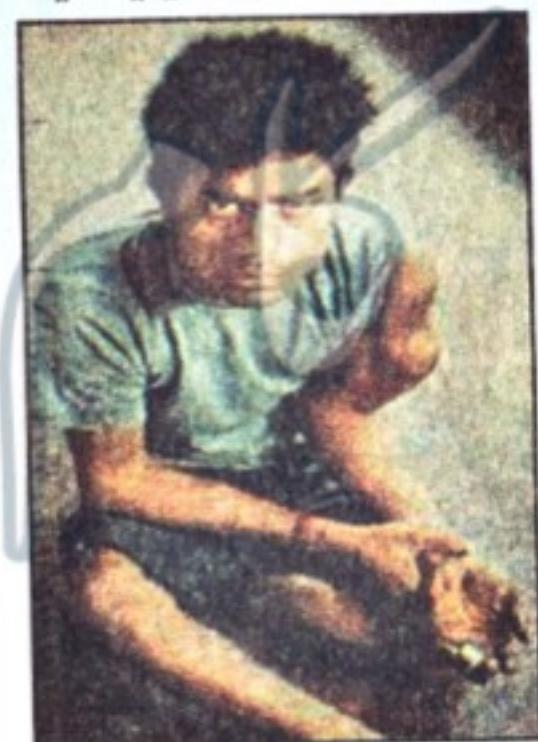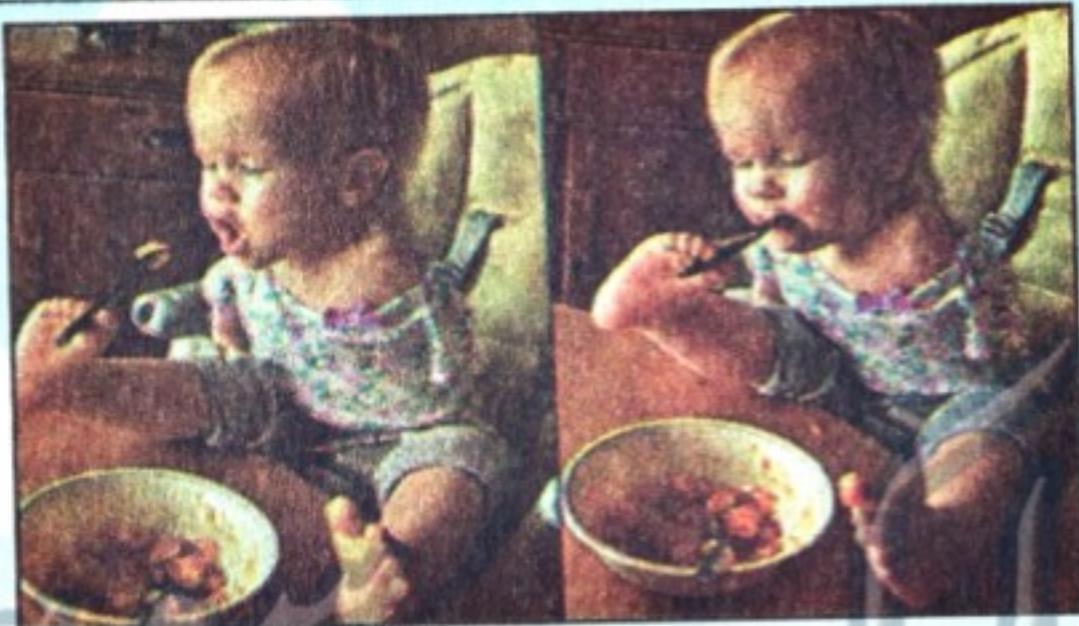
سرمایہ دار بھکاری

بھکاری کا لفظ سنتے ہی ہمارے ذہن میں ایسے شخص کا تصور آتا ہے، جو چند روپوں کی خاطر لوگوں کے آگے فریاد کرتے ہوئے اپنی مجبوریاں بیان کرتا ہے۔ بھارتی ریاست بہار کے شہر پٹنہ میں ۳۳ سالہ پپو کمار نامی ایک ایسا بھکاری ہے، جس نے بھیک مانگ کر اتنا سرمایہ جمع کر لیا ہے کہ وہ چھوٹے کاروباری افراد کو سود پر قرض دینے لگا ہے۔ چار بینکوں میں اس کے کھاتے کھلے ہوئے ہیں، جس میں اس کے لاکھوں روپے جمع ہیں۔ اس کے علاوہ ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے کی جائداد کا مالک بھی ہے۔ دس لاکھ روپے قرض مختلف لوگوں کو سود پر دے رکھے ہیں۔ اتنا مال دار ہونے کے باوجود وہ اب بھی بھیک مانگنا نہیں چھوڑتا ہے۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بلاعنوان انعامی کہانی

شیخ عبدالحمید عابد

راجا بے خبر سو رہا تھا کہ اسے یوں لگا جیسے کوئی شخص اس کا نام لے کر پکار رہا ہو۔ پہلے تو راجا نے اسے اپنا وہم سمجھا، مگر جب کسی نے جھنجوڑ کر اسے جگانے کی کوشش کی تو اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور اپنے قریب ایک درمیانے قد کے اجنبی کو بیٹھا دیکھ کر حیران ہو گیا: ''کون ہو تم؟''

''میں تمھارا دوست ہوں راجا! میں کئی دنوں سے تمھاری دکان کے باہر آ کر کھڑا ہو جاتا تھا۔ میں نے کئی مرتبہ دیکھا ہے کہ تمھارا مالک تم سے بہت کام لیتا ہے اور تمھیں مارتا بھی بہت ہے۔ آج جب اس نے تمھیں تھپڑ مار کر دھکا دیا تو مجھے بہت غصہ آیا۔'' یہ کہہ کر

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

اجنبی کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گیا۔

راجا کی آنکھوں میں صبح کا واقعہ گھوم گیا۔ صبح جب اس کے مالک نے اسے آٹے کی بوری گودام سے لانے کے لیے کہا تو وہ بوری لینے کے لیے چلا گیا۔ بوری بہت بھاری تھی، مگر راجا نے پھر بھی ہمت کر کے بوری اُٹھائی اور اسے باہر لے کر جا ہی رہا تھا کہ بوری اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ فرش پر گرنے کی وجہ سے آٹے کا تھیلا پھٹ گیا اور آٹا فرش پر پھیل گیا۔ جب مالک نے دیکھا تو راجا کو بہت بُرا بھلا کہا اور اس کی پٹائی بھی کی۔

جب راجا چھوٹا سا تھا تو اس کی ماں مر گئی تھی۔ ابھی وہ بارہ سال کا تھا کہ ایک حادثے میں اس کا باپ بھی اسے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ گیا۔ تب ہی سے راجا اس دکان میں نوکری کر رہا تھا۔ اسے یہاں نوکری کرتے ہوئے آٹھ ماہ ہو چکے تھے۔ یہ دکان بڑی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تھی۔ دکان کا مالک بیوی بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ راجا کو تنخواہ کے ساتھ ساتھ کھانا، کپڑا بھی دیتا تھا اور رات کو گودام میں ہی سُلا دیتا تھا۔ راجا کو جو تنخواہ ملتی، اس سے وہ کتابیں لاکر اپنی پڑھائی کا شوق پورا کرتا تھا۔ راجا ابھی یہ سب کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ اس اجنبی نے اس کا کاندھا پکڑ کر ہلایا: ''سو گئے ہو کیا؟''

''نہیں تو، تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟'' راجا اچانک بولا۔

''میں چاہتا ہوں کہ ہم دونوں مل کر تمھارے مالک سے تمھاری روز ہونے والی بے عزتی کا بدلا لیں۔ تم مجھے بتاؤ کہ تمھارا مالک اپنے پیسے اور سارے دن کی کمائی کہاں رکھتا ہے۔ میں نے دکان میں تو بہت تلاش کیا۔ یہاں مجھے کوئی الماری وغیرہ نہیں ملی، جہاں وہ اپنی رقم رکھتا ہو۔ اگر اس نے گھر میں کوئی تجوری وغیرہ بنا رکھی ہے تو مجھے بتاؤ ہم وہاں سے رُپیا نکال کر یہاں سے فرار ہو جائیں گے۔''

تھوڑی دیر کے لیے تو راجا کی نیت خراب ہو گئی، مگر اس نے جلد ہی اپنے آپ پر قابو پایا اور سوچا کہ ابو کی وفات کے بعد آخر اس مالک نے ہی اس کو رہنے کی جگہ اور کھانے کو روٹی دی ہے۔ چوری کرنے والے کو خدا بھی سزا دیتا ہے۔ بہر حال راجا جانتا تھا کہ اس کا مالک اپنی دولت کہاں رکھتا ہے۔

''اس سے مجھے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟'' راجا نے پوچھا۔

''جو مال ملے گا اسے ہم آدھا آدھا بانٹ لیں گے اور تم آزادی سے رہ سکو گے۔'' اجنبی نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے، مگر تم نے یہ نہیں بتایا کہ تم اندر کیسے داخل ہوئے؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

''یہ میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ میں نے اپنے اوزاروں کی مدد سے دکان کا تالا کھول لیا تھا۔ اب جلدی بتاؤ وہ رپے کہاں رکھتا ہے۔ باتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔''

''بتا تو دوں، مگر وہ تجوری کھولنا تمھارے بس کا کام نہیں۔'' راجا دل ہی دل میں کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا تھا، جس سے وہ اپنے مالک کو خبردار کر سکے۔

''میرے مالک نے خاص قسم کی تجوری بنوا رکھی ہے۔ اس کا تالا کھولنا آسان نہیں۔ اگر کوئی بغیر چابی اس کا تالا کھولنے کی کوشش کرے تو اس کا الارم مالک کے گھر میں بجنے لگتا ہے۔''

''تمھیں معلوم ہے کہ وہ چابی کہاں رکھتا ہے؟'' اجنبی نے پوچھا۔

''ہاں، میں اسے آسانی سے لا سکتا ہوں، کیوں کہ میں مالک کے گھر سے اچھی طرح واقف ہوں۔ کوئی نہ کوئی ترکیب کر کے لے ہی آؤں گا۔'' راجا نے کہا۔

''مگر یہ کام خطرناک ہے۔'' اجنبی نے کہا۔

میں اپنے مالک سے اتنا تنگ آ گیا ہوں کہ اس سے اپنی مار پیٹ کا انتقام لینے کے لیے ہر خطرناک کام کر سکتا ہوں۔ تمھارا شکریہ دوست کہ تم اس کام میں میری مدد کر رہے ہو۔'' راجا نے مالک سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''شاباش راجا شاباش۔'' اجنبی چور نے راجا کی باتوں پر یقین کر لیا۔

''اب میں جاتا ہوں۔ تم یہیں میرا انتظار کرو۔ تجوری یہیں ہے۔ میں چابی لے کر آؤں تو پھر اسے کھولیں گے۔'' راجا یہ کہہ کر باہر کی طرف بڑھا تو اجنبی بھی اس کے پیچھے آ گیا۔

''تم اندر جا کر چھپ جاؤ۔ میں باہر سے دروازہ بند کر کے جاؤں گا۔''

''کیوں؟'' اجنبی گھبرا گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

راجا نے اسے تسلی دی: ''تھوڑی ہی دیر بعد چوکیدار یہاں سے گزرے گا۔ اگر اس نے باہر سے تالا کھلا دیکھ لیا تو مصیبت آ جائے گی۔ تم بے فکر رہو، میں اس تالے کی چابی بھی لیتا آؤں گا۔ مالک ساری چابیاں اِکھٹی ہی رکھتا ہے۔''

اجنبی بولا: ''بس تھوڑی سی تکلیف ہے۔ پھر آرام ہی آرام ہے۔''

راجا اس اجنبی کو مطمئن کرنے کے لیے بہترین اداکاری کر رہا تھا۔ راجا نے اسے مزید مطمئن کرنے کے لیے اس کے سامنے اپنے مالک کو خوب بُرا بھلا کہا تھا۔ وہ اجنبی اندر ایک بوری کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ راجا نے فوراً باہر سے دروازہ بند کر کے تالا لگا دیا اور اپنے مالک کے گھر جا کر گھنٹی بجائی۔ اس کا مالک سو چکا تھا، مگر گھنٹی کی آواز سن کر اسے جاگنا پڑا۔ وہ حیران ہوا کہ اس وقت کون آ گیا۔

''کون ہے بھئی اس وقت۔'' اس نے اندر سے آواز لگائی۔

''میں ہوں راجا جلدی سے دروازہ کھولیں۔'' راجا نے دھیمی آواز میں کہا۔

راجا کا مالک اس کی آواز سن کر اور بھی حیران ہوا، کیوں کہ وہ تو روزانہ خود اسے گودام میں سلا کر باہر تالا لگا کر آتا تھا۔ اس نے راجا کی آواز سن کر دروازہ کھول دیا: ''راجا! تم رات کے ایک بجے یہاں کیا کر رہے ہو اور تم گودام سے باہر کیسے آئے؟''

راجا اندر آ گیا اور اپنے مالک کو پوری بات بتا دی۔

''تو یہ بات ہے۔'' مالک نے کہا: ''یعنی تم نے اسے گودام میں اس طرح قید کر دیا ہے جیسے چوہے دان میں چوہا پھنس جاتا ہے۔''

''جلدی سے پولیس کو بلا لیں۔ کہیں کوئی اس کا ساتھی نہ آ جائے۔'' راجا نے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''یہ ٹھیک ہے میں ابھی پولیس اسٹیشن فون کرتا ہوں۔'' دکان کا مالک فون کرنے کے لیے اندر چلا گیا۔ تھانہ قریب ہی تھا، اس لیے پولیس دس منٹ میں پہنچ گئی۔ راجا ان لوگوں کو گودام تک لے گیا۔ پولیس نے گودام کا تالا کھولا تو دو سپاہی اندر داخل ہو گئے اور باقی باہر ہی رہے۔ اجنبی چور پولیس کو اچانک دیکھ کر گھبرا گیا اور اس نے بوریوں کے پیچھے چھپنے کی ناکام کوشش کی۔ سپاہیوں نے اسے پکڑ لیا اور اپنے ساتھ تھانے لے آئے۔ دکان کا مالک راجا کی حاضر دماغی، ایمان داری اور بہادری سے پر بہت خوش ہوا اور اسے اپنے گھر کا ایک فرد بنالیا۔

اگلے دن اس نے راجا کو اسکول میں داخل کروادیا، کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ راجا کو پڑھنے لکھنے کا بہت شوق ہے۔ وہ اسے پڑھا لکھا کر افسر بنانا چاہتا تھا، کیوں کہ ایسے بہادر اور ایمان دار لوگوں کی ملک کو بڑی ضرورت تھی۔ اب راجا روزانہ صبح اسکول جاتا ہے اور شام کو چند گھنٹے دکان پر کام کرتا ہے۔ ☆

اس بلاعنوان انعامی کہانی کا اچھا سا عنوان سوچیے اور صفحہ ۸۵ پر دیے ہوئے کوپن پر کہانی کا عنوان، اپنا نام اور پتا صاف صاف لکھ کر ہمیں ۱۸- دسمبر ۲۰۱۶ء تک بھیج دیجیے۔ کوپن کو ایک کاپی سائز کاغذ پر چپکا دیں۔ اس کاغذ پر کچھ اور نہ لکھیں۔ اچھے عنوانات لکھنے والے تین نونہالوں کو انعام کے طور پر کتابیں دی جائیں گی۔ نونہال اپنا نام پتا کوپن کے علاوہ بھی علاحدہ کاغذ پر صاف صاف لکھ کر بھیجیں تاکہ ان کو انعامی کتابیں جلد روانہ کی جاسکیں۔

نوٹ: ادارۂ ہمدرد کے ملازمین اور کارکنان انعام کے حق دار نہیں ہوں گے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بونوں کا تحفہ

احمد عدنان طارق

معاذ کو دو سال پہلے اس کی سال گرہ کے موقع پر چچا نے تحفے میں سائیکل خرید کر دی تھی۔ جب تک وہ نئی تھی، بہت ہی خوب صورت دکھائی دیتی تھی۔ وہ اپنے رنگ کی وجہ سے چاندی کی طرح چمکتی تھی۔ اس کے ہینڈل پر ایک بہت ہی خوب صورت آواز والی گھنٹی لگی ہوئی تھی۔ جب اسے ڈھلوان پر سائیکل چلانی ہوتی تو سائیکل روکنے کے لیے بڑا جان دار بریک بھی موجود تھا۔ ہینڈل کے درمیان اندھیرے میں دیکھنے کے لیے لائٹ بھی لگی ہوئی تھی، لیکن دو سال گزرنے کی وجہ سے وہ بوسیدہ ہو چکی تھی۔ اب نہ اس کی لائٹ جلتی تھی اور نہ اس کی گھنٹی بجتی تھی۔

ایک دن معاذ نے سائیکل کو دیکھا تو فیصلہ کیا کہ آج وہ اسے اچھی طرح صاف کر کے رہے گا۔ اس کی بہت خواہش تھی کہ کاش وہ سائیکل پر نئی گھنٹی خرید کر لگا سکے، تاکہ جب وہ گھنٹی بجائے تو دور سے لوگوں کو پتا چل جائے کہ اس کی سائیکل آ رہی ہے۔ اس نے بڑی محنت سے کام کیا اور شام کے کھانے تک اس کی سائیکل نئی جیسی لگ رہی تھی۔ اس کی امی بازار سے خریداری کے بعد واپس آئیں اور سائیکل کو دیکھا۔ وہ بولیں: ''معاذ! میرے پاس تمھاری سائیکل پر لگانے کے لیے ایک تحفہ ہے۔ ذرا دیکھو۔''

وہ سائیکل کے آگے لگانے والی ٹوکری تھی، جس میں چھوٹی موٹی چیزیں رکھی جا سکتی تھیں۔ معاذ کو سخت مایوسی ہوئی، پھر بھی اس نے بڑی خوش دلی سے امی کا شکریہ ادا کیا۔ پھر اس نے اپنی سائیکل پر ہینڈل کے آگے ٹوکری لگائی، لیکن اب بھی اس کے دماغ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

میں سائیکل کی نئی گھنٹی ہی گھوم رہی تھی۔

شام کے وقت معاذ اپنی چمکتی سائیکل پر سوار ہو کر سیر کے لیے نکل پڑا۔ قصبے کے قریب کی ایک جنگل تھا۔ جنگل میں اسٹرابیریوں کی بھرمار تھی۔ بڑی بڑی، رس سے بھری اور سرخ اسٹرابیریاں۔ معاذ جلدی جلدی انھیں توڑنے لگا۔ اچانک اس نے اسٹرابیری کی جھاڑیوں کے قریب بہت سے ننھے منے بونے دیکھے، جو سبز رنگ کی پتلونیں اور سرخ رنگ کی قمیصیں پہنے ہوئے تھے۔ وہ تعداد میں سات تھے اور بہت جلدی میں لگ رہے تھے۔ معاذ ان کی آواز سننے کی کوشش کرنے لگا۔ ایک بولا: ''ہمیں بہت دیر ہو گئی ہے، مجھے یقین ہے، ہم وقت پر نہیں پہنچ سکتے۔''

دوسرا بولا: ''میں ہرگز وہ تقریب نہیں چھوڑ سکتا۔''

ایک اور بونے نے کہا: ''ہم صبح ہی وقت کا خیال کرتے تو دیر نہ ہوتی۔ مجھے راستہ اچھی طرح یاد ہے، لیکن پھر بھی ہمیں دیر ہو جائے گی۔''

اچانک ان ننھے بونوں کی نظر معاذ کی قریب کھڑی ہوئی سائیکل پر پڑی۔ انھوں نے خوش ہو کر سائیکل کی طرف اشارہ کیا۔ ایک بونے نے کہا: ''دیکھو یہاں ایک سائیکل موجود ہے، جس کی اس وقت ہمیں شدت سے ضرورت ہے۔ آؤ اسے جادو سے چھوٹا کر لیتے ہیں۔ تم سب کو بٹھا کر میں اسے تیزی سے چلاتا ہوں، تاکہ ہم وقت پر تقریب میں پہنچ جائیں۔ مجھے پتا ہے کہ اسے چھوٹا کیسے کرنا ہے۔'' تمام بونے سائیکل کے نزدیک اِکھٹے ہو گئے۔

ابھی معاذ حیران ہی ہو رہا تھا کہ ایک بونے نے ہاتھ میں جادو کی چھڑی سنبھالی اور جادو کرنے لگا۔ معاذ فوراً چلّایا: ''ارے! ارے یہ کیا کر رہے ہو؟ یہ میری سائیکل

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

www.paksociety.com
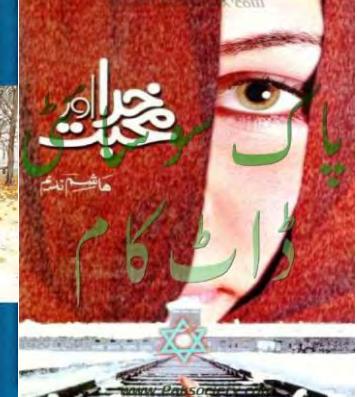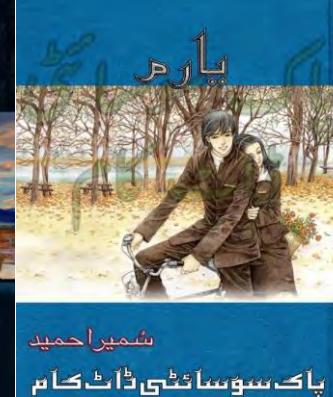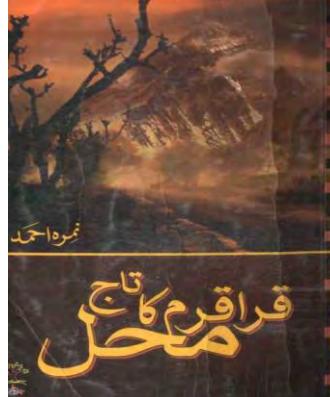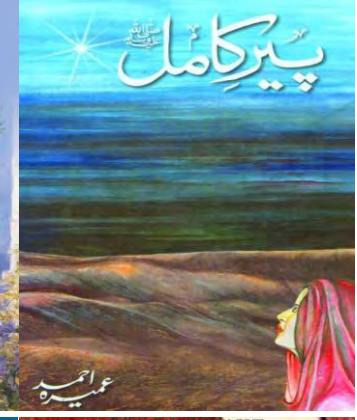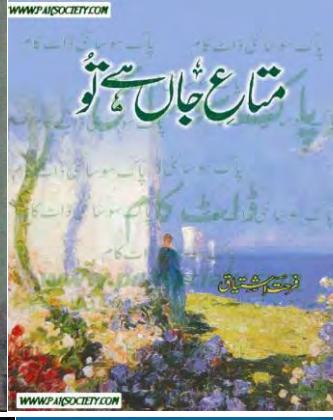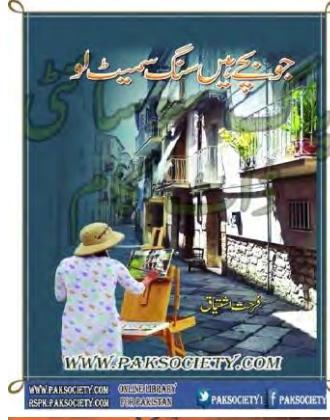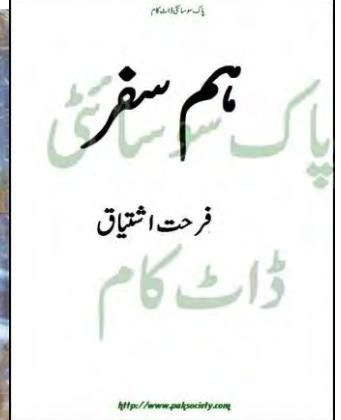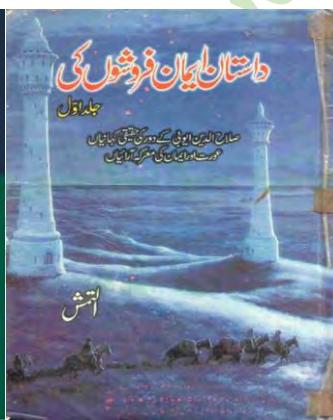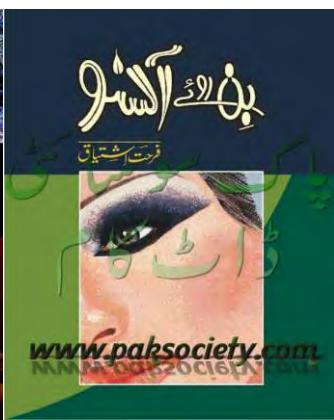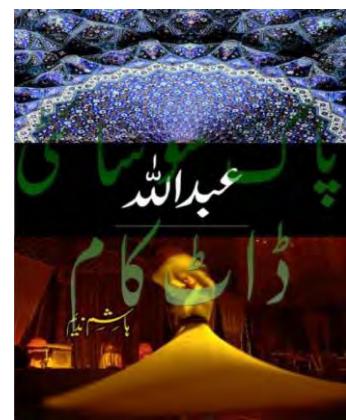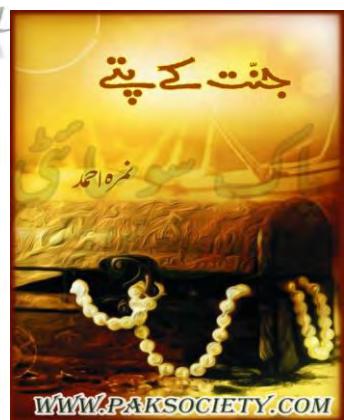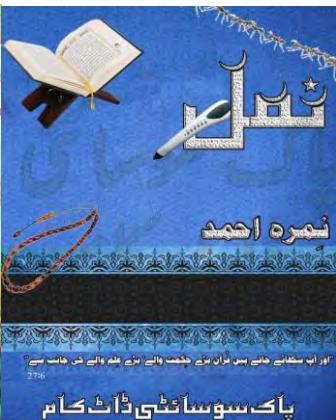
ہے۔ اگر تم نے اسے چھوٹا کر دیا تو میں اسے کیسے چلاؤں گا؟''

بونے خوف زدہ ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ انھوں نے بھاگنے یا چھپنے کی کوشش نہیں کی، لیکن ان کی آنکھوں سے افسوس صاف جھلک رہا تھا کہ وہ سائیکل استعمال نہیں کر سکتے۔

ایک بونے نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا: ''بڑی مشکل سے تقریب میں وقت پر پہنچنے کا ایک حل نکلا تھا۔'' مایوس ہو کر بونے مڑے اور جانے لگے۔

اسی وقت معاذ کے ذہن میں ایک عمدہ ترکیب آئی۔ وہ چلّایا: ''رُکو، رُکو۔ میں تمھیں تقریب میں لے جا سکتا ہوں۔ میں تمھیں بڑے آرام سے اپنی سائیکل کی ٹوکری میں سوار کر لیتا ہوں۔ تم بڑے آرام سے ٹوکری میں بیٹھ جاؤ گے۔ تم میں سے ایک مجھے راستہ بتائے گا اور ہم جلدی سے تقریب میں پہنچ جائیں گے۔''

بونے آپس میں باتیں کرنے لگے۔ ان کی آوازیں بہت دھیمی تھیں۔ وہ بولے: ''یہ ٹھیک ہے پیارے لڑکے! ہمیں لے چلو۔ ہم بڑے آرام سے ٹوکری میں بیٹھ سکتے ہیں۔''

معاذ نے بڑے پیار اور احتیاط سے ایک ایک بونے کو ہاتھوں میں اُٹھا کر ٹوکری میں بٹھایا۔ اب اسے بڑی خوشی ہو رہی تھی کہ امی نے اسے ٹوکری تحفے میں دی تھی۔ جب سب بونے ٹوکری میں سکون سے بیٹھ گئے تو معاذ نے گدی پر بیٹھ کر پاؤں سائیکل کے پیڈل پر رکھ لیا اور کہا: ''اب آپ میں سے کوئی ایک مجھے راستہ بتاتا جائے۔''

بونوں میں سے ایک کھڑا ہو گیا اور راستہ بتانے لگا۔ معاذ تیزی سے سائیکل چلانے لگا۔ راستہ اگرچہ تنگ ہوتا جا رہا تھا، لیکن پھر بھی سائیکل کی رفتار میں کمی نہیں آئی۔ بونوں کو راستہ معلوم تھا۔ آخر وہ اپنی منزل تک پہنچ گئے۔ وہ درختوں کے درمیان ایک سرسبز چھوٹا سا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

میدان تھا۔ وہاں بہت سے بونے ، پریاں ، پری زاد جمع تھے۔ معاذ حیرت سے انھیں دیکھتا ہی رہ گیا۔ بونوں نے کہا: ''شکریہ بچے! ہم تمھیں اس نیکی پر انعام بھی دیں گے۔ اب مہربانی کر کے گھر روانہ ہو جاؤ، کہیں تمھیں دیکھ کر ہمارے دوست نہ ڈر جائیں۔''

معاذ بولا: ''لیکن راستہ اتنا لمبا اور اس میں اتنے موڑ تھے کہ میں بھول گیا ہوں۔''

سارے بونے ٹوکری سے اُتر آئے تھے۔ ان میں سے ایک بولا: ''لیکن تمھاری سائیکل راستہ جانتی ہے۔'' اس نے پہیے پر ہاتھ پھیرا اور کہنے لگا: ''گھر......سائیکل......گھر۔''

معاذ نے حیرت سے دیکھا کہ سائیکل نے اپنا رُخ خود بخود تبدیل کر لیا۔ معاذ گدی پر بیٹھا تو سائیکل خود بخود راستے پر رواں دواں ہو گئی اور جلد ہی وہ اس مقام پر پہنچ گیا، جہاں کچھ دیر پہلے وہ اسٹرابیریاں جمع کر رہا تھا۔ سائیکل وہاں پہنچ کر رک گئی۔ معاذ نے سوچا کہ کتنا حیرت انگیز واقعہ تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ میری اس کہانی پر کوئی یقین نہیں کرے گا، اس لیے بہتر ہے کہ میں کسی کو بھی نہ بتاؤں۔''

گھر آ کر اس نے سائیکل ایک جگہ کھڑی کر دی۔ صبح جب وہ سائیکل لینے گیا تو اس کی سائیکل کے ہینڈل پر ایک انتہائی خوب صورت اور بڑی گھنٹی لگی ہوئی تھی۔ جو کبھی معاذ نے تصور میں بھی نہیں سوچی تھی۔ اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ ایک میل دور تک سنائی دیتی تھی۔ اس پر ایک رقعہ بندھا ہوا تھا، جس پر لکھا ہوا تھا: ''سات بونوں کی طرف سے۔''

سب جاننا چاہتے تھے کہ اتنی خوب صورت گھنٹی معاذ نے کہاں سے لی ہے، لہٰذا معاذ کو سارا واقعہ بتانا ہی پڑا اور سب کو ماننا ہی پڑا، کیوں کہ ایسی عجیب و غریب گھنٹی انھوں نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com

معلومات ہی معلومات

غلام حسین میمن

پہلا اور آخری غزوہ

غزوہ، اُس معرکے کو کہتے ہیں، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حصہ لیا ہو۔ جس جنگ میں نبی کریمؐ نے کسی کو امیر بنا کر بھیجا، اسے سریہ کہتے ہیں۔

اسلام کا پہلا غزوہ، جس میں باقاعدہ لڑائی کی نوبت آئی، غزوہ بدر کو کہا جاتا ہے۔ یہ غزوہ ۱۷- رمضان المبارک سنہ ۲ ہجری میں ہوا۔ اس میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی، جب کہ اس سے پہلے چار غزوات (غزوہ کی جمع) ہو چکے تھے، جن میں جنگ کی نوبت نہیں آئی اور ان میں نبی کریمؐ نے اپنے لشکر کے ساتھ شرکت کی تھی۔ ان غزوات میں پہلا غزوہ ودان یا غزوہ الابواء ہے۔ دوسرا غزوہ بواط ہے۔ تیسرا غزوہ سفوان تھا اور چوتھے کا نام ذی العشرہ ہے۔ یہ تمام غزوات سنہ ۲ ہجری میں ہی ہوئے تھے۔ غزوہ بدر ترتیب کے اعتبار سے پانچواں غزوہ ہے۔

آخری غزوہ، غزوۂ تبوک ہے، جو سنہ ۹ ہجری میں پیش آیا۔ یہ ترتیب کے اعتبار سے ۲۷ واں غزوہ تھا۔ اس غزوے میں مقابلے پر رومی لشکر تھے، جنھوں نے عین وقت پر میدان چھوڑ دیا اور لڑائی کی نوبت نہ آئی۔

۱۷-نومبر

۱۷-نومبر ۱۹۲۸ء کو معروف افسانہ نگار، کئی رسالوں کے مدیر اور کئی کتابوں کے مصنف سید قاسم محمود متحدہ ہندستان کے ضلع روہتک میں پیدا ہوئے۔ ماہ نامہ طالب علم،

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سائنس میگزین اور افسانہ ڈائجسٹ سمیت کئی رسائل جاری کیے۔ انھوں نے اسلامی انسائیکلو پیڈیا اور انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا سمیت کئی انسائیکلو پیڈیا مرتب کیے۔

۱۷- نومبر ۲۰۱۵ء کو بچوں کے معروف جاسوسی ناول نگار اشتیاق احمد کراچی کے ائیر پورٹ پر دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ انھوں نے ۸۰۰ سے زائد جاسوسی ناول لکھے۔ مختلف رسالوں میں لکھی کہانیوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ ہمدرد نونہال میں شائع ہونے والی ان کی کہانیاں بے حد پسند کی جاتی تھیں۔ کئی خاص نمبر میں ان کے ناولچے (چھوٹے ناول) بہت پسند کیے گئے تھے۔

دو قدیم یونی ورسٹیاں

برطانیہ کی دو قدیم جامعات کی شہرت آج بھی ہے۔ ان میں ایک آکسفورڈ (OXFORD) یونی ورسٹی ہے۔ یہ دریائے آکس کے کنارے آباد شہر میں واقع ہے۔ یہاں باقاعدہ تدریس کا آغاز ۱۱۳۳ء میں ہوا۔ اس نے یونی ورسٹی کی صورت ۱۱۶۳ء میں اختیار کی۔ ۳۵ کالج اس یونی ورسٹی سے منسلک ہیں۔ اس کی ایک اور وجۂ شہرت اس کی لائبریری ہے، جس کا نام بوڈلین ہے۔ یہ دنیا کی ایک بڑی لائبریری ہے جو ۱۵۹۵ء میں قائم ہوئی۔

برطانیہ کی دوسری قدیم یونی ورسٹی کیمبرج کے نام سے مشہور ہے۔ دریائے کیم کے کنارے واقع اس جامعہ کا پہلا کالج پیٹر ہاؤس (PETER HOUSE) کے نام سے ۱۲۸۴ء میں کھولا گیا۔ اس یونی ورسٹی سے ۳۰ کالج منسلک ہیں۔ اس کا آخری کالج رابنسن (ROBINSON) کے نام سے ۱۹۷۷ء میں قائم ہوا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مخمّس اور مسدّس

مخمّس اردو میں اس نظم کو کہتے ہیں، جس کا ہر بند پانچ مصرعے پر مشتمل ہو۔ یہ لفظ خمس سے نکلا ہے، جو عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی پانچ کے ہیں۔ ہمارا قومی ترانہ (ابوالاثر حفیظ جالندھری) اور آدمی نامہ (نظیر اکبر آبادی) مخمس ہیں۔

مسدّس وہ نظم ہے، جس کے ہر بند میں چھے مصرعے ہوں۔ اس کی بڑی مثالیں مسدس حالی (مولانا الطاف حسین حالی) اور علامہ محمد اقبال کی مشہور نظمیں شکوہ اور جواب شکوہ ہیں۔

زیر، زبر، تشدید

پِتا (زیر کے ساتھ) ہندی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی والد یا باپ کے ہیں۔ انگریزی میں اس کا متبادل (FATHER) ہے۔

پِتّا (زیر اور تشدید کے ساتھ) یہ بھی ہندی زبان کا لفظ ہے۔ ہمارے جسم کے اس اندرونی عضو کا نام ہے جو زہریلے مادے سے بھرا ہوتا ہے۔ اسے انگریزی میں (GALL-BLADDER) کہتے ہیں۔ پِتّا لفظ طاقت، حوصلہ اور جرأت کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے۔

پَتا (زبر کے ساتھ) یہ بھی ہندی لفظ ہے۔ اس کے معنی سراغ، نشان، مقام یا جگہ کے ہیں۔ انگریزی میں (ADDRESS) لکھا جاتا ہے۔

پَتّا (زبر اور تشدید کے ساتھ) ہندی زبان میں پات، ورق یا برگ کو کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کا متبادل (LEAF) ہے۔

☆

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

انعامی سلسلہ ۲۵۲

معلومات افزا

سلیم فرخی

معلومات افزا کے سلسلے میں حسب معمول ۱۶ سوالات دیے جا رہے ہیں۔ سوالوں کے سامنے تین جوابات بھی لکھے ہیں، جن میں سے کوئی ایک صحیح ہے۔ کم سے کم گیارہ صحیح جوابات دینے والے نونہال انعام کے مستحق ہو سکتے ہیں، لیکن انعام کے لیے سولہ صحیح جوابات بھیجنے والے نونہالوں کو ترجیح دی جائے گی۔ اگر ۱۶ صحیح جوابات دینے والے نونہال ۱۵ سے زیادہ ہوئے تو پندرہ نام قرعہ اندازی کے ذریعے سے نکالے جائیں گے۔ قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے باقی نونہالوں کے صرف نام شائع کیے جائیں گے۔ گیارہ سے کم صحیح جوابات دینے والوں کے نام شائع نہیں کیے جائیں گے۔ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ صحیح جوابات دے کر انعام میں ایک اچھی سی کتاب حاصل کریں۔ صرف جوابات (سوالات نہ لکھیں) صاف صاف لکھ کر کوپن کے ساتھ اس طرح بھیجیں کہ ۱۸- دسمبر ۲۰۱۶ء تک ہمیں مل جائیں۔ کوپن کے علاوہ علاحدہ کاغذ پر بھی اپنا مکمل نام پتا اردو میں بہت صاف لکھیں۔ ادارۂ ہمدرد کے ملازمین / کارکنان انعام کے حق دار نہیں ہوں گے۔ ☆

۱۔ اللہ کے حکم سے .... قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ (حضرت میکائیل ۔ حضرت اسرافیل ۔ حضرت عزرائیل)

۲۔ حضرت موسیٰ کی زوجہ صفورا، حضرت شعیب کی .... تھیں۔ (بہن ۔ بیٹی ۔ بھتیجی)

۳۔ کلمہ طیبہ (لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ) پڑھنے کے عمل کو .... کہتے ہیں۔ (مناجات ۔ رمل ۔ تہلیل)

۴۔ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو پاکستان ایٹمی طاقت بن گیا تھا۔ اس دن کو .... کا نام دیا گیا ہے۔ (یوم تسخیر ۔ یوم تکبیر ۔ یوم تعبیر)

۵۔ ''چارسدہ'' صوبہ .... کا ایک شہر ہے۔ (بلوچستان ۔ خیبر پختونخوا ۔ سندھ)

۶۔ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے پہلے صدر .... تھے۔ (ڈاکٹر نذیر احمد خاں ۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خاں ۔ ڈاکٹر ثمر مبارک)

۷۔ مشہور قدیم کتاب ''المناظر'' مسلمان عالم .... کی تصنیف ہے۔ (جابر بن حیان ۔ ابن الہیثم ۔ الفارابی)

۸۔ عراق کا مشہور شہر بغداد عباسی خلیفہ .... نے ۷۶۲ء میں تعمیر کرایا تھا۔ (السفاح ۔ المنصور ۔ المہدی)

۹۔ مغلیہ سلطنت کے بانی ظہیر الدین بابر .... سال کی عمر میں بادشاہ بنے تھے۔ (۱۲ ۔ ۱۴ ۔ ۱۸)

۱۰۔ ۱۸۶۳ء میں امریکا کے صدر .... نے امریکا میں غلامی کے خاتمے کا اعلان کیا۔ (ابراہم لنکن ۔ تھامس جیفرسن ۔ روز ویلٹ)

۱۱۔ ''بخارسٹ'' یورپی ملک .... کا دارالحکومت ہے۔ (رومانیہ ۔ بلغاریہ ۔ آرمینا)

۱۲۔ ''ANTIMONY'' انگریزی زبان میں .... کو کہتے ہیں۔ (سرمے ۔ تانبے ۔ کوئلے)

۱۳۔ مشہور شاعر .... کا تبدیل شدہ اصل نام شبیر حسن خاں تھا۔ (ولی دکنی ۔ جوش ملیح آبادی ۔ ساحر لدھیانوی)

۱۴۔ قاضی نذر الاسلام .... کے انقلابی شاعر تھے۔ (افغانستان ۔ مصر ۔ بنگلا دیش)

۱۵۔ اردو زبان کا ایک محاورہ ہے: ''ہتھیلی پر .... جمانا۔'' (گھی ۔ سرسوں ۔ موم)

۱۶۔ مشہور شاعر مصحفی کے اس شعر کا دوسرا مصرع مکمل کیجیے:

میں عجب یہ رسم دیکھی، مجھے روز عید قرباں ‖ وہی .... بھی کرے ہے، وہی لے ثواب الٹا (قتل ۔ ہلاک ۔ ذبح)

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کوپن برائے معلومات افزا نمبر ۲۵۲ (دسمبر ۲۰۱۶ء)

نام : ....

پتا : ....

....

....

کوپن پر صاف صاف نام، پتا لکھیے اور اپنے جوابات (سوال نہ لکھیں، صرف جواب لکھیں) کے ساتھ لفافے میں ڈال کر دفتر ہمدرد نونہال، ہمدرد ڈاک خانہ، کراچی ۷۴۶۰۰ کے پتے پر اس طرح بھیجیں کہ ۱۸- دسمبر ۲۰۱۶ء تک ہمیں مل جائیں۔ ایک کوپن پر ایک ہی نام لکھیں اور صاف لکھیں۔ کوپن کو کاٹ کر جوابات کے صفحے پر چپکا دیں۔

کوپن برائے بلاعنوان انعامی کہانی (دسمبر ۲۰۱۶ء)

عنوان : ....

نام : ....

پتا : ....

....

....

یہ کوپن اس طرح بھیجیں کہ ۱۸ - دسمبر ۲۰۱۶ء تک دفتر پہنچ جائے۔ بعد میں آنے والے کوپن قبول نہیں کیے جائیں گے۔ ایک کوپن پر ایک ہی نام اور ایک ہی عنوان لکھیں۔ کوپن کو کاٹ کر کاپی سائز کے کاغذ پر درمیان میں چپکائیے۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نونہال ادب کی دل چسپ کتابیں

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کا شعبہ نونہال ادب نونہالوں کے لیے دل چسپ اور سبق آموز کہانیاں اور معلوماتی کتابیں شائع کرتا ہے۔ ان کی قیمتیں بہت کم رکھی جاتی ہیں۔ نونہال فرصت کے وقت مفید کتابیں پڑھیے اور معلومات بڑھایئے۔

نام کتاب	مصنف/مرتب	قیمت
دو مسافر دو ملک	مسعود احمد برکاتی	۱۰۰ رُپے
گلستانِ سعید	مسعود احمد برکاتی	۵۰ رُپے
تین شہروں کا مسافر	حکیم محمد سعید	۴۰ رُپے
سعید سیاح فن لینڈ میں	حکیم محمد سعید	۲۵ رُپے
سعید سیاح شیراز میں	حکیم محمد سعید	۳۰ رُپے
سعید سیاح ٹورنٹو میں	حکیم محمد سعید	۳۵ رُپے
سعید سیاح ڈھاکا میں	حکیم محمد سعید	۳۵ رُپے
سعید سیاح نیویارک اور واشنگٹن میں	حکیم محمد سعید	۳۵ رُپے
سعید سیاح اردن میں	حکیم محمد سعید	۳۰ رُپے
سعید سیاح اسکندریہ میں	حکیم محمد سعید	۳۰ رُپے
سعید سیاح سلطنت عمان میں	حکیم محمد سعید	۲۵ رُپے
ڈھاکا میں سعید سیاح کے چار دن	حکیم محمد سعید	۳۵ رُپے
سعید سیاح امریکا میں	حکیم محمد سعید	۴۰ رُپے
سعید سیاح پھر لندن میں	حکیم محمد سعید	۳۵ رُپے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کتاب	مصنف	قیمت
سعید سیاح عمان میں	حکیم محمد سعید	۲۵ رُپے
سعید سیاح پھر عمان میں	حکیم محمد سعید	۳۰ رُپے
سعید سیاح جاپان میں	حکیم محمد سعید	۳۸ رُپے
درۂ خیبر	حکیم محمد سعید	۱۵ رُپے
دہلی کی سیر	حکیم محمد سعید	۳۰ رُپے
داستانِ حج	حکیم محمد سعید	۳۰ رُپے
داستانِ لندن	حکیم محمد سعید	۲۵ رُپے
داستانِ جرمنی	حکیم محمد سعید	۵۰ رُپے
داستانِ امریکا	حکیم محمد سعید	۷۰ رُپے
جاپان کہانی	حکیم محمد سعید	۸۰ رُپے
اسلام کیسے شروع ہوا	عبدالواحد سندھی	۹۰ رُپے
ننھا سراغ رساں	احمد خاں خلیل	۸۰ رُپے

(جاری ہے)

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

نونہال بک کلب

کلب کے ممبر بنیں اور اپنی ذاتی لائبریری بنائیں بس ایک سادہ کاغذ پر اپنا نام، پورا پتا صاف صاف لکھ کر ہمیں بھیج دیں۔ ممبر بننے کی کوئی فیس نہیں ہے ہم آپ کو ممبر بنالیں گے اور ممبر شپ کارڈ کے ساتھ کتابوں کی فہرست بھی بھیج دیں گے۔ ممبر شپ کارڈ کا نمبر لکھ کر آپ نونہال ادب کی کتابوں کی خریداری پر ۲۵ فی صد رعایت حاصل کر سکتے ہیں ان کتابوں سے لائبریری بنائیں اور علم کی روشنی پھیلائیں۔

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، ہمدرد سینٹر، ناظم آباد نمبر ۳، کراچی۔ ۷۴۶۰۰

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہمدرد نونہال اسمبلی

رپورٹ : حیات محمد بھٹی، راولپنڈی

ہمدرد نونہال اسمبلی راولپنڈی کے اجلاس میں مہمانِ خصوصی معروف دانش ور، رکنِ شوریٰ ہمدرد، سابق منیجنگ ڈائریکٹر پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان محترم فضل ستار خان تھے۔ رکنِ شوریٰ ہمدرد محترم نعیم اکرم قریشی بھی شریک تھے۔ اجلاس کا موضوع تھا:

''لہو کے بیج بوتا ہوں، چمن ایجاد کرتا ہوں''

اسپیکر اسمبلی نونہال عائشہ اسلم تھیں۔ تلاوتِ کلامِ پاک و ترجمہ حافظ انعام اللہ اور ساتھی طالب علم نے پیش کیا۔ حمدِ باری تعالیٰ نونہال فواد صدیقی نے اور ہدیہ نعت ابوہریرہ نے پیش کی۔ نونہال مقررین میں اقصیٰ شادم، عائشہ ثنا، شہیر سرفراز، حافظہ لبنیٰ جہانگیر اور مریم عارف شامل تھیں۔ ان نونہالوں نے شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید اور شہیدِ ملت لیاقت علی خاں کی ملی و قومی خدمات پر انھیں پُرزور الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا عزم کیا۔

قومی صدر ہمدرد نونہال اسمبلی محترمہ سعدیہ راشد نے نونہالوں کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ مسئلہ آزادی کے حصول کا ہو یا آزادی کی حفاظت کا۔ اس کا حل قربانی میں پوشیدہ ہے۔ وقت کی قربانی، مال و دولت کی قربانی، عیش و آرام کی قربانی، ذاتی خواہشات و مفادات کی قربانی، حتیٰ کہ اس راہ میں بوقتِ ضرورت جان تک کی قربانی شامل ہے۔ آپ نے اپنے بزرگوں سے سنا اور کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ پاکستان کا وجود

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہمدرد نونہال اسمبلی راولپنڈی میں محترم فضل ستار خان، محترم نعیم اکرم قریشی، محترم حیات محمد بھٹی اور انعام یافتہ نونہال

میں آنا ہزاروں لاکھوں جانوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ اکتوبر کا مہینا ہمیں ایسی ہی دو لازوال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ ۱۶- اکتوبر کو شہیدِ ملت لیاقت علی خاں نے اور ۱۷- اکتوبر کو شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید نے اپنے پیارے وطن سے محبت کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کیا۔ آیئے ہم سب اُن مقاصد سے اپنی وابستگی کا عہد کریں۔

مہمانِ خصوصی محترم فضل ستار خان نے نونہالوں سے کہا کہ ہم قابلیت کے معاملے میں اقوامِ عالم پہ برتری رکھتے ہیں۔ بات اگر کمپیوٹر کی ہو تو ہماری نو سالہ ارفع کریم، بات اگر خدمتِ خلق کی ہو تو عبدالستار ایدھی، بات اگر کھیل کی ہو تو ہمارے جہانگیر خان اور جان شیر خان، بات اگر بہادری و شجاعت کی ہو تو وطن کی خاطر اپنی جان نچھاور کر کے نشانِ حیدر پانے والے شہید، بات اگر قیادت کی ہو تو ہمارے جنرل راحیل شریف، جنھوں نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

وطن دشمنوں کی تمام سازشوں کو نہ صرف ناکام بنایا، بلکہ آپریشن ضربِ عضب میں دہشت گردوں کی کمر توڑ دی اور جتا دیا کہ ہمارے وطن کی طرف میلی نظر سے دیکھنے والی ہر آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔ ہماری یہی بہترین صلاحیتیں ہیں جن کی وجہ سے دشمن اور اقوامِ عالم ہم سے خائف ہیں۔

اس موقع پر نونہالوں نے ایک خوب صورت اور پُر اثر خاکہ اور ایک رنگا رنگ ٹیبلو پیش کیا۔ اس اجلاس میں خصوصی طور پر جنرل پوسٹ آفس کی طرف سے یادگاری ٹکٹوں کا اسٹال بھی لگایا گیا تھا، جو خصوصی توجہ کا مرکز رہا اور نونہالوں نے یادگاری ٹکٹ بھی خریدے۔ آخر میں دعاے سعید پیش کی گئی۔ ☆

رپورٹ : محمد عمران اصغر، کراچی

ہمدرد نونہال اسمبلی کراچی میں وائس چانسلر ہمدرد یونی ورسٹی محترم پروفیسر ڈاکٹر حکیم عبدالحنان مہمانِ خصوصی تھے۔ تلاوتِ قرآن مجید نونہال حافظ اِذعان حسین انصاری نے اور نعتِ رسولِ مقبول محمد عمر فاروق خان نے پیش کی۔ اسپیکر اسمبلی مریم اکبر تھیں۔ اس بار اسمبلی کا موضوع تھا: ''لہو کے بیج بوتا ہوں، چمن ایجاد کرتا ہوں''

صدر ہمدرد فاؤنڈیشن محترمہ سعدیہ راشد نے فرمایا کہ اہلِ وطن بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ شہیدِ ملت لیاقت علی خاں اور شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید اپنی جانوں کی قربانی دے کر روشنیوں کے وہ مینار قائم فرما گئے ہیں، جن سے موجودہ اور آئندہ نسلیں راہنمائی حاصل کرتی رہیں گی۔ آج کے نونہال اور نوجوان پختہ عزم اور یہ عہد کرلیں کہ دونوں عظیم ہستیوں کی ''اعلا مقاصد'' کے لیے دی جانے والی قربانی کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

ہمدرد نونہال اسمبلی کراچی میں ڈاکٹر حکیم عبدالحنان، محترمہ سعدیہ راشد اور انعام یافتہ نونہال

اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف حافظ عبید الرحمٰن اور قائدِ ایوان حمنہ شکیل تھیں۔
نونہال مقررین میں ذیشان عباس، فاطمہ حیات، علی اصغر، ارمش عارف اور ساجد علی شامل تھے۔

مہمانِ خصوصی نے کہا کہ شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید نے اعلا مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے بہت جدوجہد کی اور اس کے ساتھ ساتھ مالی حیثیت پانے کے لیے بھی دن رات محنت کی اور اس مال کو انسانیت کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ اپنی زندگی کی آخری سانس لیتے ہوئے بھی ان کے لبوں پر یہ دعا تھی ''اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرما۔''

اس موقع پر نونہالوں نے موضوع کی مناسبت سے بامقصد ٹیبلو پیش کیے۔ آخر میں دعاے سعید پیش کی گئی۔ محترمہ سعدیہ راشد اور مہمانِ خصوصی نے نونہالوں میں انعامات تقسیم کیے۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آیئے مصوری سیکھیں

غزالہ امام
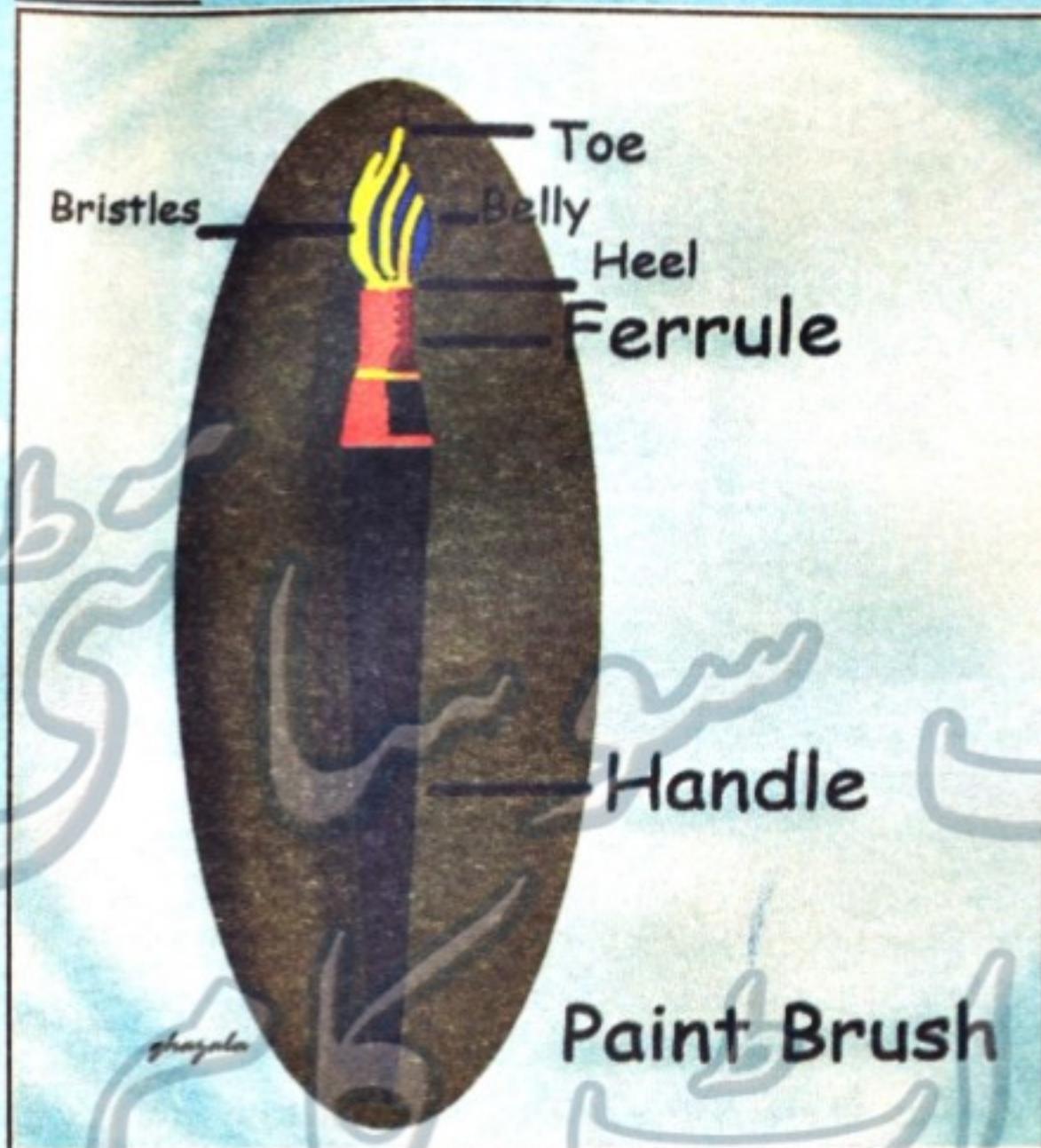
مصوری کرنے کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، ان میں سب سے اہم چیز برش ہے۔ تصویر میں اس کے مختلف حصے دیکھیے۔ اگلا نوک دار حصہ TOE (ٹو) کہلاتا ہے۔ اس سے نیچے والے حصے کو BELLY (بیلی) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ مصنوعی بالوں سے بنا ہوتا ہے، بالوں کو گرفت میں رکھنے کے لیے ایک دھاتی چھلّہ ہوتا ہے، جسے HEEL (ہیل) کہا جاتا ہے۔ ہیل، ایڑی کو بھی کہا جاتا ہے، مگر یہاں بالوں کا آخری حصہ مُراد ہے۔ نوک سے چھلے تک اس پورے حصے کو BRISTLES (برسٹلز) کہتے ہیں۔ اس کے نیچے والا حصہ FERRULE (فیرول) کہلاتا ہے۔ آخری حصہ HANDLE ہے۔ برش کو بالوں کے بالکل قریب سے نہیں پکڑنا چاہیے۔ اُنگلیاں FERRULE تک رہیں۔ مشق کرتے رہیں۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ڈاکٹر: ''کیا آپ ہر وقت ہکلاتی ہیں؟''

مریضہ: ''جی نہیں، صرف بولتے وقت۔''

لطیفہ : سمیعہ توقیر، کراچی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

☆

اژدہے کا شکار

جاوید اقبال
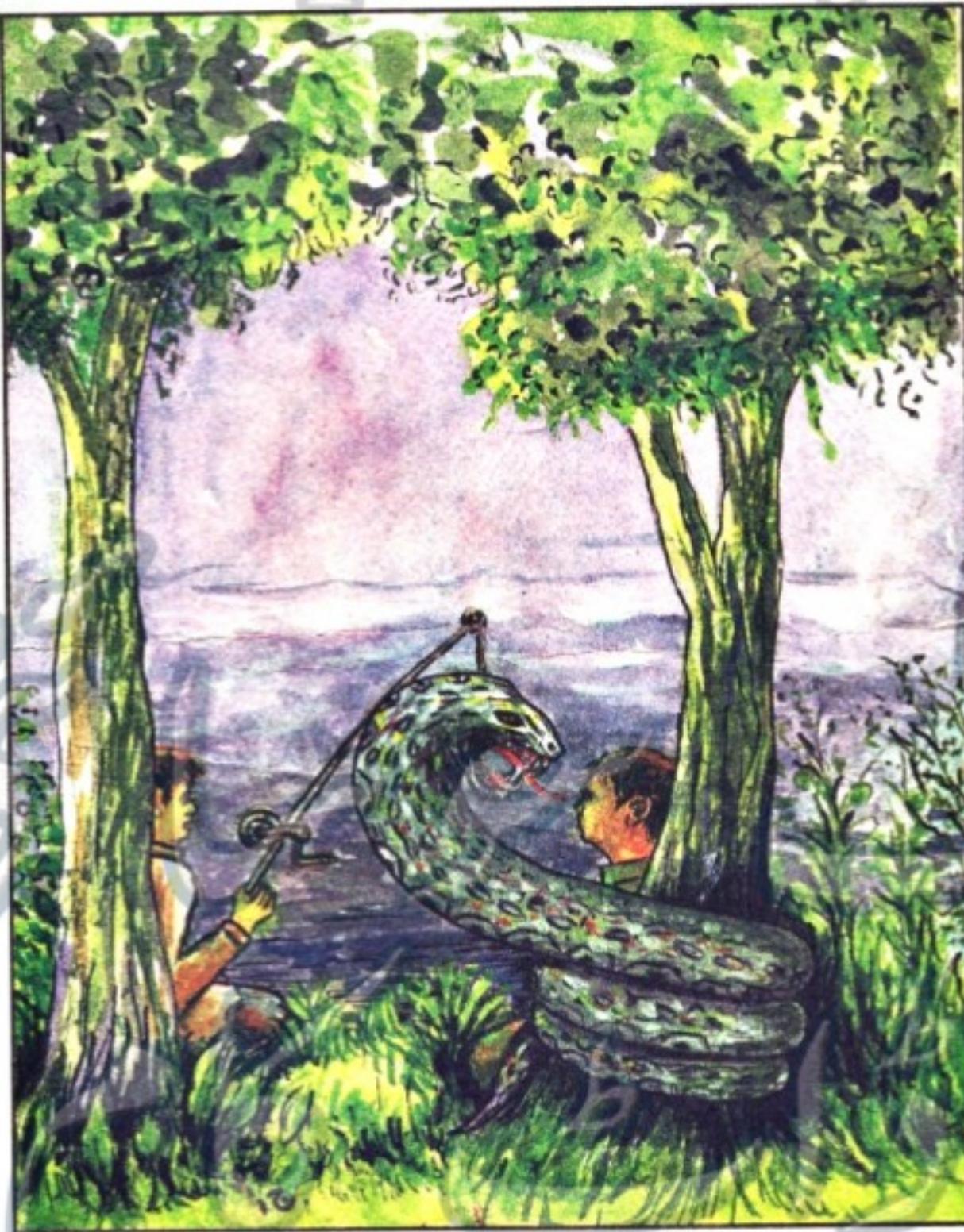
مچھلی کے شکار کے لیے ہم دریا کے کنارے کانٹے، ڈوریاں پانی میں ڈالے اور بنسیاں تھامے بیٹھے تھے۔ یہاں ساتھ ساتھ تین درخت تھے، جن سے ٹیک لگائے ہم تین دوست بیٹھے تھے۔ ہمیں اِدھر آتے دیکھ کر کئی لوگوں نے منع کیا کہ اُدھر نہ جاؤ، وہاں ایک اژدہا دیکھا گیا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہم نے سنی اَن سنی کر دی اور یہاں آ بیٹھے۔ خالد نے کہا: ''ہم اسی لیے تو یہاں آئے ہیں۔ اس اژدہے کے خوف سے مچھلیوں کے شکاری اس طرف نہیں آتے اور یہاں خوب مچھلیاں ملتی ہیں اور پھر ہمارے پاس یہ بندوق بھی تو ہے۔ اس نے تھیلے میں پڑی بندوق کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

اس وقت شام ڈھل چکی تھی اور چاند نکل آیا تھا۔ آسمان پہ چاند ستاروں کا کارواں رواں دواں تھا۔ دریا کے پانی میں چاند ستارے یوں جھلملا رہے تھے جیسے جگنوؤں کی بارات جا رہی ہو۔ احمد نے ایک پتھر اُٹھا کر پانی پھینک دیا۔ ایک چھپا کا ہوا اور جگنو لہروں اور دائروں میں تحلیل ہو گئے۔ ہم کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''ہُش۔'' خالد نے ہمیں خبردار کیا: ''کیا اژدہے کو یہاں بلانے کا ارادہ ہے۔''

ہم ایک دم محتاط ہو گئے۔ احمد نے بندوق میں گولیاں بھر لیں اور ہم لہروں پہ نظریں جمائے مچھلیوں کا انتظار کرنے لگے۔ کافی دیر بعد میری ڈوری میں ہلچل ہوئی۔ میں نے مضبوطی سے اسٹک پکڑ کر ڈوری کھینچی تو دیکھا کہ وہ تقریباً ایک کلو وزنی مچھلی تھی۔ اس کے بعد ہم نے چار مچھلیاں اور پکڑ لیں، آج ہمارا ارادہ تھیلا بھر کے مچھلیاں لے جانے کا تھا، اس لیے ہم مزید مچھلیوں کا انتظار کرنے لگے۔

چاندنی رات اور ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے ہم پر سستی سی چھا گئی تھی، لیکن اژدہے کے خوف سے ہم بار بار سنبھل جاتے، مگر آخر نیند ہم پر حاوی ہو گئی اور ہم اسٹک تھامے اونگھنے لگے۔

جانے رات کا کون سا پہر تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ سینے پہ سخت دباؤ محسوس ہو رہا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تھا۔ میں ذرا بھی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ پہلے تو کچھ سمجھ میں نہ آیا پھر اچانک مجھ پر یہ خوف ناک انکشاف ہوا کہ اژدہے نے میرے جسم کے گرد بل ڈال کر مجھے اپنی گرفت میں جکڑ رکھا ہے۔ اب میری آنکھیں پوری طرح کھل گئی تھیں۔ میں اژدہے کا حرکت کرتا ہوا سر دیکھ سکتا تھا۔ اژدہے کا خوف ناک چہرہ اپنے اتنے قریب دیکھ کر میرے اوسان خطا ہو گئے۔ ہاتھ پاؤں کو حرکت دینا تو ایک طرف، مجھ میں پلک جھپکنے کی سکت نہ تھی۔ اژدہا آہستہ آہستہ اپنی گرفت مضبوط کر رہا تھا۔ شاید وہ مجھے بے دم کر کے سالم ہی نگلنا چاہتا تھا۔

میں نے نظر ترچھی کر کے اپنے دوستوں کی طرف دیکھا۔ وہ میری حالت سے بے خبر اونگھ رہے تھے۔ میں سوچنے لگا کہ دوستوں کو کیسے اپنی طرف متوجہ کروں، کیوں کہ ذرا آواز نکلی تو اژدہا مشتعل ہو کر مجھے نگل جائے گا۔

لمحے گھنٹوں کی طرح گزر رہے تھے۔ اژدہے سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی۔ اچانک میں نے احمد کی اسٹک کو ہلتے دیکھا۔ شاید کوئی مچھلی کانٹے میں پھنس گئی تھی۔ احمد نے چونک کر آنکھیں کھول دیں اور ڈوری اسٹک کی چرخی پر لپیٹنے لگا۔ پھر ایک بڑی مچھلی کانٹے میں پھنسی نظر آئی۔ اتنی بڑی مچھلی دیکھ کر خوشی سے بے قابو ہو کر اس نے مجھے بتانے کے لیے میری طرف دیکھا اور پھر خوف سے اس کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ اس نے خالد کو جھنجوڑ کر میری طرف متوجہ کیا۔ خالد بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھنے لگا۔ پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ اس جگہ سے دور کھسکنے لگے۔

مجھے موت کے منھ میں چھوڑ کر میرے دوست مجھ سے دور جا رہے تھے۔ ان کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

اس طرزِ عمل پر میں حیران رہ گیا۔ اب میری پوری توجہ اژدہے کی طرف ہوگئی۔ وہ کچھ بے چین نظر آ رہا تھا۔ اچانک اس نے اپنا سر گھمایا اور اس کا چہرہ بالکل میرے سامنے آ گیا۔ اس کی شعلے برساتی آنکھیں مجھ پر جم گئیں۔ مجھے ایسا لگا جیسے میری رگوں میں خون کی گردش رک گئی ہو۔ اژدہے کا گھیرا تنگ ہونے لگا۔ مجھے محسوس ہوا کہ ابھی میرا دم گھٹ جائے گا۔ پھر اژدہے نے مجھے نگلنے کے لیے اپنا بڑا سا منھ کھولا اس کے خوف ناک دانت چاندنی میں چمکے میں نے دہشت سے آنکھیں بند کرلیں۔ اسی وقت کان پھاڑ دینے والا ایک دھماکا ہوا، پھر مجھے اپنا کچھ ہوش نہ رہا۔

جب مجھے ہوش آیا تو میرے دوست میرے منھ پر پانی کے چھینٹے مار رہے تھے۔ میں نے اُٹھ کر اس طرف دیکھا، جہاں کچھ دیر پہلے میں بیٹھا تھا۔ اب وہاں اژدہے کی لاش پڑی تھی۔ اس کی کھوپڑی کے پرخچے اُڑ گئے تھے۔ دوستوں نے بتایا کہ وہ دانستہ پیچھے ہٹے تھے، تاکہ اژدہا مشتعل ہو کر مجھے نقصان نہ پہنچا دے، پھر جیسے ہی اس کا سر ان کے نشانے پر آیا، انھوں نے اس کا کام تمام کر دیا۔ ☆

ای۔میل کے ذریعے سے

ای۔میل کے ذریعے سے خط وغیرہ بھیجنے والے اپنی تحریر اردو (ان پیج نستعلیق) میں ٹائپ کر کے بھیجا کریں اور ساتھ ہی ڈاک کا مکمل پتا اور ٹیلے فون نمبر بھی ضرور لکھیں، تاکہ جواب دینے اور رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔ اس کے بغیر ہمارے لیے جواب ممکن نہ ہوگا۔

hfp@hamdardfoundation.org

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نونہال ادیب

لکھنے والے نونہال

ایمان بنتِ مدثر، راولپنڈی	آمنہ زین، کراچی
عفان احمد خان، کراچی	رشنا جمال الدین شیخ، کراچی
ملک محمد طفیل، پنڈ دادن خان	محمد احمد غزنوی، تیمر گرہ

ایک بُڑھیا کا واقعہ

ایمان بنتِ مدثر، راولپنڈی

مکہ مکرمہ میں ایک کافر بڑھیا رہتی تھی۔ عرب معاشرہ مختلف حصوں میں بٹ چکا تھا۔ اللہ کے حکم سے حضورِ اکرمؐ اسلام کو پھیلا رہے تھے۔ وہ بڑھیا پریشان تھی کہ کہیں محمدؐ مجھے اپنا کلام نہ سنا دے۔ اس نے سنا تھا کہ محمدؐ کا کلام جو سنتا ہے، وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔

اس نے یہ شہر چھوڑ کر کسی دوسرے علاقے میں جانے کا فیصلہ کیا۔ صبح کا وقت تھا اور وہ کسی مددگار کا انتظار کر رہی تھی کہ کوئی مجھے سہارا دیتے ہوئے اس شہر سے دور چھوڑ آئے۔ بہت دیر بعد ایک مہذب آدمی یہاں سے گزرا۔ وہ شخص بڑھیا کو دیکھتے ہوئے رُک گیا اور پوچھا: ''اگر آپ کو کسی مدد کی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں۔ فرمایئے کیا پریشانی ہے؟''

بڑھیا اس آدمی سے بہت متاثر ہوئی اور کہنے لگی: ''مجھے ایک ایسے آدمی کی تلاش ہے، جو مجھے اس شہر سے دور لے جائے۔''

بڑھیا یہ سوچ رہی تھی کہ یہ اتنا باادب آدمی ہے بھلا کون سے دین سے ہوگا؟

اس شخص نے کہا: ''میں بھی ایک مسافر ہوں، اپنا سامان دیجیے، میں اُٹھا لوں گا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بڑھیا نے سامان دیا اور بہت خوش ہوئی۔ بڑھیا بولی: ''بیٹا! تمھیں ایک نصیحت کرتی ہوں کہ تم دینِ اسلام سے کبھی متاثر نہ ہونا۔ یہ دین پھیلانے والا محمدؐ نامی ایک شخص ہے۔ اس کا کلام سنتے ہی سب اس کے خدا کے بتائے ہوئے احکام پر چلنے لگتے ہیں۔ بیٹا! میں اسی کے ڈر سے یہاں سے جا رہی ہوں اور تمھیں اپنے بیٹے کی طرح سمجھتے ہوئے یہ نصیحت کرتی ہوں۔''

اس شخص نے یہ سب سنا، پھر بھی نہ غصہ کیا، نہ کچھ کہا۔ چہرے پر پریشانی کی بجائے مسکراہٹ تھی۔ جب وہ شخص بڑھیا کو اس کی بتائی ہوئی جگہ تک لے آیا تو بڑھیا بولی: ''میں تم سے خوش ہوئی۔ بیٹا! مجھے تم پر یقین ہے کہ تم میری نصیحت کو ہمیشہ یاد رکھو گے۔ میں تمھارے احسان کو کبھی نہیں بھولوں گی۔ بیٹا! اپنا نام تو بتاؤ۔''

وہ شخص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے۔ انھوں نے دھیمے لہجے میں بتایا: ''میرا نام محمدؐ ہے، اللہ کا بھیجا ہوا وہ پیغمبر، میں ہی ہوں۔''

بس اتنا سننا تھا کہ وہ بڑھیا رونے لگی اور بولی: ''بیٹا! میری قسمت میں مسلمان ہونا ہی لکھا تھا۔ تم واقعی لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانے والے جادوگر ہو۔ بیٹا! مجھے اسلام کی اور باتیں بھی بتاؤ۔''

بڑھیا سنتی گئی روتی گئی اور آخر کلمۂ طیبہ: ''لاالہ الااللہ محمد الرسول اللہ'' پڑھا اور دل سے اسلام قبول کرلیا۔

استاد کی عزت

عفان احمد خان، کراچی

''تم نے تو استاد، استاد کی رٹ لگا رکھی ہے۔'' اشعر نے کہا: ''استاد کی کوئی عزت نہیں ہے۔ وہ پہلے کا زمانہ تھا۔ مجھے دیکھو ایک فوجی کی جتنی عزت ہے، اتنی کسی کی نہیں۔''

''تم نہیں سمجھو گے۔ یہ استاد......''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com

''بس چھوڑو بھی اس بات کو۔'' اشعر نے خرم کی بات کاٹی: ''میں سامان باندھ لوں، پھر چلیں گے۔''

اشعر اور خرم گہرے دوست تھے۔ انٹر کے بعد خرم نے اعلا تعلیم حاصل کر کے استاد بننا پسند کیا، جب کہ اشعر نے فوج میں شمولیت اختیار کر لی۔ آج اشعر چھٹیوں پر گھر جا رہا تھا، اس نے خرم کو بھی اپنے یونٹ میں بلا لیا، تا کہ دونوں ساتھ گھر چلیں اور راستے میں باتیں بھی کرتے رہیں۔ خرم بھی چھٹیاں لے چکا تھا اور یونٹ کے پاس ہی تھا سو وہ فوراً پہنچ گیا۔

اشعر نے اپنا سامان تیار کر کے گاڑی میں رکھ دیا: ''خرم! میں ذرا کرنل صاحب سے مل کر آ جاؤں، بلکہ تم بھی ساتھ چلو۔''

''چلو ٹھیک ہے۔'' خرم نے ہامی بھر لی۔

اب وہ دونوں یونٹ کے دفاتر کی طرف چلنے لگے۔ اشعر ترقی کرتے ہوئے سینئر افسر ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے راستے میں عام جونیئر افسر اشعر کو سیلوٹ کر رہے تھے۔

''دیکھا میری عزت، کوئی استاد کو یوں سیلوٹ نہیں کرتا۔''

اشعر نے فخر سے کہا۔ خرم خاموش رہا۔

کرنل کے آفس پہنچ کر انھوں نے اجازت لی اور اندر داخل ہو گئے۔ کرنل صاحب نے نظریں اُٹھائیں پھر تیزی سی اُٹھ کر پُر جوش انداز میں سیلوٹ کیا۔ اشعر حیران رہ گیا۔ اس نے بھی کرنل صاحب کو سیلوٹ کیا اور کہا: ''سر! سیلوٹ تو پہلے میں آپ کو کرنے والا تھا، میں آپ سے جونیئر ہوں۔''

''اشعر! تمھارے پیچھے انتہائی قابلِ احترام شخص کھڑا ہے۔'' کرنل صاحب بولے۔

اشعر نے چونک کر پیچھے دیکھا، وہاں خرم کے علاوہ کوئی نہیں کھڑا تھا۔

کرنل صاحب بولے: ''اشعر! یہ میرے بیٹے کے استاد ہیں اور ان کی عزت میرے لیے واجب ہے۔'' اشعر کا سر جھک گیا۔

قلم اور تلوار

ملک محمد طفیل، پنڈ دادن خان

ایک بار قلم اور تلوار میں بحث شروع

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہوگئی اور باقاعدہ لفظوں کی جنگ کی صورت اختیار کرگئی۔ قلم اپنی خاموش زبان سے تلوار کے وار کو کاٹنے سے نہیں چوکتا تھا، لیکن تلوار بھی اپنی تیز دھار سے زخم پر زخم دیے جارہی تھی۔ تلوار کہتی ہے کہ میں زیادہ طاقت ور ہوں۔ قلم اس بات پر قائم تھا کہ وہ سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے پر اپنا رعب جمارہے تھے۔

قلم نے کہا: ''میں چپ کی زبان بولتا ہوں اور اپنا حق مانگتا ہوں۔ تم لوگوں کو قتل کرتی ہو، خون خرابہ کرتی ہو اور دنیا میں تشدد کو پھیلاتی ہو۔ کم زور لوگوں کو ڈراتی ہو۔ جب لڑنا جھگڑنا ہوتا ہے تو آدمی تمھیں یاد کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی تمھارے بہن بھائی میزائل اور ایٹم بم کو یاد کیا جاتا ہے۔ تمھارے بہن بھائی دنیا میں تباہی مچاتے ہیں۔ شریف لوگ تمھیں حقیر نظروں سے دیکھتے ہیں اور تم ہو کہ اپنے آپ کو باعزت سمجھتی ہو۔''

تلوار نے فوراً اپنی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے کہا: ''تم عزت دار اور شریف لوگوں کی بات کرتے ہو، میں ان کی محفل کی زینت ہوں۔ راجا، مہاراجا جب تخت نشین ہوتے ہیں تو تلوار کے دم پر ہی وہ اپنی حکومت قائم کر پاتے ہیں۔ جانباز اور جفاکش بغیر تلوار کے رہنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں اور تم کہتے ہو کہ میری عزت نہیں۔''

قلم نے تلوار کی بات پر ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کہا: ''دیکھو بھئی تلوار! تم شرفا اور دولت مندوں کے ساتھ ضرور رہتی ہو، لیکن جب تہذیب و تمدن اور علم و ادب کی بات ہوتی ہے تو وہاں میرا بول بالا ہوتا ہے۔ علمی محفلوں میں تمھارا کوئی کام نہیں۔ شعرا کی محفل میں، ادیبوں کے ہاتھوں میں، عالم و فاضل لوگوں کی مجلسوں میں میری موجودگی باعثِ فخر سمجھی جاتی ہے۔ مجھے خلق خدمت کا جو موقع ملتا ہے اسے ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ اپنی خاموش زبان سے لوگوں کا دل جیتتا ہوں۔''

تلوار، قلم کی باتیں سن کر تلملا اٹھی اور اس نے کہا: ''دنیا کے بڑے بڑے سورماؤں نے مجھے سینے سے لگایا ہے۔ ٹیپو سلطان کا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نام تو تم نے سنا ہی ہوگا۔ مسلمانوں کی تاریخ میں ان کا بہت اونچا مقام ہے۔ لوگ ادب سے ان کا نام لیتے ہیں، جنھوں نے کہا تھا کہ گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔ اس کی تلوار کو کون نہیں جانتا۔ اسی تلوار کے دم پر انھیں شیرِ میسور کہا جاتا ہے۔''

قلم بھی چپ رہنے والوں میں سے نہیں تھا۔ اس نے کہا: ''تلوار کو تو وہ صرف اپنے بچاؤ کے لیے استعمال کرتے تھے، تم نے شاید ان کی لائبریری نہیں دیکھی۔ علم سے ان کی محبت محسوس نہیں کی۔ تم تو نفرت کی علامت ہو، میں محبت کا نشان ہوں۔ تم لڑائی میں ہزاروں لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتی ہو۔''

تلوار نے کہا: ''اپنا قد تو دیکھو، چھوٹے منھ سے بڑی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔ اپنے گریبان میں جھانک کر تو دیکھو کسی نے ذرا سا دھمکایا تو اس کی جی حضوری کرنے لگتے ہو۔ تم ہی تو وہ قلم ہو نا جو بادشاہوں کے قصیدے لکھتے نہیں تھکتے۔ تم سیاسی لیڈروں کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہو۔ تم تو انسان کے غلام ہو۔ سچ، جھوٹ، اچھا، بُرا، انسان جو چاہتا ہے، تم اسے اُگلوا لیتا ہے اور تم کسی غلام کی طرح آداب بجالاتے ہو۔''

دونوں میں بات طویل ہوتی گئی۔ قلم نے کہا: ''اگر اقبال نے مومن کی شمشیروں کا ذکر کیا ہے تو اس میں بھی میں نے ہی ساتھ دیا ہے۔ میرے ہی ذریعے اقبال نے نظمیں لکھیں۔ غالب نے قلم سے اپنا دیوان مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن پاک حضورؐ کے سینے میں اُتارا، وہ لوگوں تک میرے ہی ذریعے پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پڑھو، قلم کے ذریعے۔ اب بتاؤ کہ خدمتِ خلق کا فرض ادا کرنے میں تم آگے ہو یا میں؟''

یہ باتیں سن کر تلوار لاجواب ہوگئی اور بے ساختہ اس کے منھ سے نکل پڑا: ''بے شک، تم جیت گئے اور میں ہار گئی۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ایمن کا مرغا

آمنہ زین، کراچی

ایمن جماعت سوم کی طالبہ تھی۔ انتہائی ذہین ہونے کے ساتھ مصوری میں بھی ماہر تھی۔ اسکول میں مصوری کا مقابلہ تھا۔ ایمن نے بھی حصہ لیا تھا۔ مقابلے کے لیے ایمن نے ایک پیارے سے مرغے کی تصویر بنائی تھی۔ تصویر اتنی خوب صورت تھی کہ دیکھ کر حقیقی زندہ مرغے کا گمان ہو رہا تھا۔ ایمن کو اُمید تھی کہ اول انعام کی حق دار وہی ٹھیرے گی۔ کل اسکول میں مقابلہ تھا اور ایمن اپنے کمرے میں مرغے کی تصویر تھامے گہری نظروں سے جائزہ لے رہی تھی کہ گھڑی نے دس بجے کا اعلان کیا۔ ایمن چونک کر سیدھی ہوئی: ''دس بج گئے اب مجھے سونا چاہیے۔'' ایمن نے خود سے کہا اور مرغے کی تصویر کو بیگ میں رکھ کر سونے کے لیے بستر پر لیٹ گئی۔ کچھ دیر بعد اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی مرغا بول رہا ہو۔

ایمن نے غور کیا تو آواز اسکول کے بستے سے آ رہی تھی۔ ایمن کی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئیں۔ ایمن نے بستہ کھولا تو ایک مرغا پَر جھاڑتا، شور مچاتا بیگ سے باہر نکل آیا۔ ایمن حیرانی سے مرغے کو دیکھ رہی تھی۔ یہ تو ہو بہو وہی تھا، جسے ایمن نے اپنی ڈرائنگ بک میں بنایا تھا۔ ایمن نے جلدی سے اپنی ڈرائنگ بک نکال کر دیکھی تو صفحہ بالکل سادہ تھا۔ مرغے کی تصویر موجود نہیں تھی۔

''ارے میرا مرغا زندہ ہو گیا۔'' ایمن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ مرغا زور سے اپنے پَر جھاڑ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے برسوں بعد رہائی ملی ہو۔ ایمن نے جیسے ہی اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا، مرغا اُچھل کر بستر سے نیچے جا کھڑا ہوا۔ ایمن بھی بستر سے اُٹھی، مگر مرغا اُڑ کر کھلونوں کے ریک پر جا بیٹھا اور اپنی چونچ سے کھلونے نیچے پھینکنے لگا۔

ایمن نے مرغے کو روکنے کی کوشش کی تو وہ الماری پر جا بیٹھا۔ اس سے پہلے کہ وہ الماری پر رکھے گلدان کو اپنے پَر سے نیچے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

گراتا ایمن نے غصے سے اپنا تکیہ کھینچ کر مرغے کو مارا، مگر مرغا اُچھل کر ایمن کی رائٹنگ ٹیبل پر جا بیٹھا اور تکیہ سیدھا دیوار پر لگی گھڑی پر لگا اور گھڑی زمین پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

ایمن اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی: ''بس بہت ہو چکا اب میں تمھیں سزا دوں گی۔'' ایمن نے غصے سے دانت کچکچائے اور پلاسٹک کا بلّا تھامے مرغے پر جھپٹی۔ مرغا پلک جھپکتے صوفے پر جا چکا تھا، جب کہ ایمن کا پلاسٹک کا بلّا مرغے کو لگنے کے بجائے رائٹنگ ٹیبل پر رکھی دوات پر لگا اور دوات کی سیاہی اُلٹ گئی۔ میز کا کپڑا کالی سیاہی سے داغ دار ہو چکا تھا۔ اب تو مرغا آگے آگے اور بلّا تھامے ایمن پیچھے پیچھے۔ مجال ہے جو ایمن کا ایک بھی وار نشانے پر بیٹھا ہو۔ البتہ کمرے کا نقشہ بگڑ چکا تھا۔ آخر ایمن تھک ہار کر بیٹھ گئی۔ جب کہ مرغا کھڑکی پر بیٹھا ایمن کو مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

اچانک مرغے نے گردن لمبی کر کے ایک لمبی سی بانگ دی۔اذان دے کر کھڑکی کے دوسرے طرف چھلانگ لگا دی۔ ایمن دوڑ کے کھڑکی پر جانا چاہتی تھی کہ راہ میں پڑے کُشن سے پیر اُلجھا اور ایمن منھ کے بَل زمین پر گری: ''ہائے میرا مرغا، میرا پیارا مرغا میں نے اتنی محنت سے بنایا تھا۔''

ایمن زور زور سے رونے لگی۔

اچانک ایمن کو اپنی امی کی آواز آئی: ''کیا ہوا ایمن! تم نے خواب دیکھا ہے کیا؟ آنکھیں کھولو، اذان بھی ہو چکی ہے۔''

ایمن نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر ہے۔ ایمن نے جلدی سے اُٹھ کر پورا کمرا دیکھا۔ ہر چیز اپنی جگہ پر موجود تھی: ''شکر خدا کا وہ سب خواب تھا۔'' ایمن نے خوشی سے کہا اور اپنی امی کو تمام خواب سنایا۔

ایمن کی مسکرانے لگیں اور جلدی سے اسکول کے لیے تیار ہونے کا کہہ کر کمرے سے نکل گئیں۔ ایمن نے بیگ سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ڈرائنگ بک نکال کر مرغے کی تصویر والا صفحہ دیکھا۔ ایمن کا مرغا کھڑا مسکرا رہا تھا جیسے ایمن سے پوچھ رہا ہو: ''کیسا ڈرایا؟''

''بدتمیز۔'' ایمن نے ہلکی سی چپت مرغے کی تصویر کو لگائی، پھر بیگ میں واپس رکھ کر اسکول کی تیاری کرنے چل دی۔

گلہری

رشنا جمال الدین شیخ، کراچی

گھر والوں نے پرندوں کے لیے چھت پر دانہ پانی رکھ دیا۔ گرمیوں میں بہت سے پرندے دانہ کھانے اور پانی پینے آتے۔ صبح سویرے بہت سارے کبوتروں، چڑیوں اور دوسرے پرندوں کو آسانی سے سب کچھ مل جاتا۔ وہیں ایک گلہری بھی دانہ کھانے آتی تھی۔ چڑیاں، گلہری سے پریشان تھیں۔ گلہری کسی چڑیا کو پکڑ لیتی اور منٹوں میں چٹ کر جاتی۔

ایک دن اس نے ایک چڑیا پر چھلانگ لگا دی۔ چڑیا پھرتی سے اُڑ گئی۔ گلہری اپنے آپ کو سنبھال نہ پائی اور دھڑام سے برابر والے گھر کے صحن میں جا گری۔ اس گھر میں دو بچے حسنین اور معراج رہتے تھے۔ ان دونوں نے جو گلہری کو دیکھا تو شور مچا دیا۔ گلہری گھبرا کر بھاگی صحن میں پڑے سامان کے نیچے چھپ گئی۔ حسنین اور معراج وہاں بھی پہنچ گئے۔ حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

دیوار پر ٹائلز لگے ہوئے تھے، اس لیے پھسلن تھی۔ گلہری بار بار چڑھتی پھر گر جاتی۔ وہ دونوں بچے اپنی نانی کے پاس گئے اور انھیں ماجرا سنایا، ان کی نانی صحن میں آئیں اور دیکھا کہ گلہری بے چاری پریشان ہے۔ انھوں نے دیوار کے ساتھ رسیوں کی بنی ہوئی چارپائی لگا کر کھڑی کر دی۔ حسنین، معراج اور نانی ایک طرف ہٹ گئے، تاکہ گلہری بغیر ڈرے چڑھ جائے۔ اِدھر گلہری تیزی سے چارپائی پر چڑھ کر اس دیوار تک پہنچ گئی اور اس دیوار پر چلتی ہوئی وہاں تک پہنچ گئی، جہاں سے گری تھی۔ جاتے ہوئے اس نے پیچھے مڑ کر شکریے کے انداز میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

حسنین، معراج اور نانی کو دیکھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گئی۔ اب اس میں نیکی کا جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔ اس نے آیندہ چڑیا کو کھانے سے توبہ کرلی۔

نیکی کا بدلہ

محمد احمد غزنوی، تیمرگرہ

پرانے زمانے کی بات ہے۔ کسی شہر میں ایک بہت دولت مند آدمی رہتا تھا۔ اس کی حویلی بادشاہوں کے محلات کی طرح عظیم الشان تھی۔ ہر وقت نوکر چاکر اس کی خدمت کے لیے حاضر رہتے تھے۔ وہ بہت ظالم تھا اور ذراسی غلطی پر نوکروں کو سخت سزا دیتا۔ اس کا ایک غلام آقا کے مظالم سے تنگ آ گیا۔ ایک دن موقع پا کر وہ بھاگ گیا اور جنگل میں جا چھپا۔

کئی دن وہ جنگل میں چھپا رہا۔ ایک روز درخت پر چھپا بیٹھا تھا کہ اسے ایک شیر نظر آیا، جو لنگڑا کر چل رہا تھا۔ اس کی حالت ایسی تھی کہ جیسے وہ سخت تکلیف میں ہو۔ شیر اس درخت کے پاس آ بیٹھا، جس پر غلام بیٹھا تھا۔ غلام نے دیکھا کہ شیر کے پاؤں میں کانٹا چبھا ہوا ہے۔ غلام کو بہت ترس آیا۔ اس نے سوچا آج نہیں تو کل آقا کے ملازم اسے ڈھونڈ نکالیں گے اور وہ موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا۔ پھر کیوں نہ وہ مرنے سے پہلے کوئی نیکی کر جائے۔ بے شک آج شیر اسے چیر پھاڑ ڈالے، لیکن یہ موت ظالم آقا کے ہاتھوں مرنے سے تو بہتر ہے۔

یہ سوچ کر وہ درخت سے نیچے اُترا اور شیر کے پاؤں سے کانٹا نکال دیا۔ شیر نے اسے تشکر آمیز نگاہوں سے دیکھا اور آہستہ آہستہ جنگل کی طرف چلتا ہوا غائب ہو گیا۔ غلام بھی بھوک و پیاس سے تنگ آ کر نزدیکی قصبے میں چلا گیا اور وہاں محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے لگا۔

ایک دن امیر آدمی شکار کھیلنے کے لیے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جنگل میں آیا تو اس کے ساتھیوں نے شیر کو گھیر کر پکڑ لیا اور حویلی میں لا کر پنجرے میں ڈال دیا۔

اُدھر ظالم آقا کو غلام کے بھاگنے کا ابھی تک بڑا غصہ تھا۔ اس نے غلام کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ اتفاق سے آقا کے کارندوں کی نظر غلام پر پڑ گئی۔ انھوں نے بھاگے ہوئے غلام کو گرفتار کر کے آقا کے سامنے پیش کر دیا۔ ظالم آقا نے غلام کے لیے موت کی سزا تجویز کی اور اسے شیر کے آگے ڈالنے کا حکم دیا۔ کارندوں نے حکم کی تعمیل کی اور اسے بھوکے شیر کے آگے ڈال دیا۔

لیکن ظالم آقا اور اس کے کارندے اس وقت حیران رہ گئے، جب شیر نے غلام پر حملہ کرنے کے بجائے اس کے پاؤں چاٹنے شروع کر دیے اور اس کے قدموں میں لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ ظالم آقا نے غلام کو پاس آنے کا حکم دیا اور اس سے شیر کی اس مہربانی کی وجہ پوچھی۔

غلام نے آقا کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔

آقا کے دل پر اس بات کا گہرا اثر ہوا۔ وہ حیران تھا کہ جانور بھی احسان کرنے والے کو نہیں بھولتے۔ اس نے غلام کو انعام و اکرام دے کر آزاد کیا اور شیر کو جنگل میں چھڑوا دیا۔ ☆

لکھنے والے نونہالوں کو مشورہ

نونہال کہانی، مضمون وغیرہ جب اشاعت کے لیے بھیجیں تو ایک نقل (فوٹو کاپی) اپنے پاس ضرور رکھا کریں۔ جب آپ کی بھیجی ہوئی تحریر شائع ہو جائے تو دونوں کو ملا کر دیکھیں کہ کہاں کہاں تبدیلی کی گئی ہے۔ کس جملے کو کس طرح درست کیا گیا ہے۔ کون سا پیراگراف کاٹا گیا ہے اور نیا پیرا کہاں سے شروع کیا گیا ہے۔ تحریر کا عنوان بدلا گیا ہے یا نہیں اور اگر بدلا گیا ہے تو کیا یہ پوری تحریر کا احاطہ کر رہا ہے یا نہیں۔ ایسا کرنے سے آپ بہت جلد اچھا لکھنے لگیں گے۔ تحریر لکھ کر اس کے نیچے اپنا پتا ضرور لکھ دیں، ورنہ تحریر ضائع ہو جائے گی۔ طویل تحریر نہ لکھیں۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آدھی ملاقات

یہ خطوط ہمدرد نونہال شمارہ اکتوبر ۲۰۱۶ء کے بارے میں ہیں

❁ سرورق بہت پسند آیا۔ سلسلے جاگو جگاؤ اور پہلی بات اس بار بھی اچھے لگے، جب کہ اس مہینے کا خیال تو بہت پسند آیا۔ روشن خیالات سونے سے لکھنے کے قابل تھے۔ حمدِ باری تعالیٰ (ریاض حسین قمر) پسند آئی۔ عظیم شہادت (سید نظر زیدی) میں حضرت حسینؓ کی شہادت کے بارے میں تفصیل معلوم ہوئی۔ نظم ''شہیدِ وطن'' (سید انور جاوید ہاشمی) اور مضمون ''قائدِ ملت سے شہیدِ ملت تک'' (نسرین شاہین) میں لیاقت علی خاں کے بارے میں پڑھ کر اچھا لگا۔ ''سورج کے کام'' (ضیاء الحسن ضیا) پیاری نظم تھی۔ ماں کی دعائیں (حکیم محمد سعید)، انمول ہیرا (مسعود احمد برکاتی) اور نظم شہید پاکستان (آفاق صدیقی) سمیت تینوں نظمیں بے حد پسند آئیں۔ کہانی ''جنگلی لڑکا'' (جاوید اقبال) کچھ خاص متاثر نہ کرسکی۔ قائدِ نونہال ایک نظر میں، نے کافی معلومات دی۔ معلومات ہی معلومات، واقعی معلومات کا خزانہ تھا۔ تھالی کا بینگن، (فرزانہ روحی اسلم) میں بینگن کو ناشکری کی سزا مل گئی۔ ہنسی گھر پڑھ کر خوب کھلکھلائے۔ کنجوس کی بلی (ڈم۔ ندیم علیگ) مسکراتی تحریر تھی۔ پرایا خط (ثمینہ پروین) میں غیر ضروری طوالت نظر آئی، البتہ کہانی اچھی تھی۔ دو گروہ (عبدالرؤف تاجور) مزے دار کہانی تھی۔ علم دریچے اس بار کافی اچھے لگے، خاص کر کومل فاطمہ کا عجیب معلومات۔ نونہال مصوری کی تمام تصاویر شان دار تھیں۔ آواز کا اغوا (احمد عدنان طارق) کہانی اچھی تھی۔ بیت بازی میں تمام اشعار عمدہ تھے۔ نونہال ادیب کی تمام تخلیقات بہترین تھیں۔ نونہال خبرنامہ اس بار بھی اچھا اور معلوماتی تھا۔ ہنڈ کلیا دیکھ کر منھ میں پانی بھر آیا۔ مسکراتی لکیریں پڑھ کر لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ آیئے مصوری سیکھیں، اس بار بھی اچھا لگا اور پاکستان کے مشہور قلعے، معلوماتی تحریر تھی۔ بلاعنوان کہانی (حسن ذکی کاظمی) عجیب سی کہانی تھی، لیکن اچھی تھی۔
محمد عمر بن عبدالرشید، کراچی۔

❁ اکتوبر میں پہلی بات میں حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا وقت ظہر کا لکھا ہے، لیکن عام طور پر عصر کا وقت سنا گیا ہے۔ کون سا وقت صحیح ہے؟ میں بچپن سے ہمدرد نونہال پڑھ رہی ہوں اور آج اپنے بچوں کو بھی یہ رسالہ پڑھنے کی عادت ڈالی ہے۔ اردو میں اخلاق اور کردار سنوارنے کے لیے بچوں کا بہترین رسالہ ہے۔ غزالہ سلیم، کورنگی۔

> لڑائی ظہر کے وقت سے شروع ہو کر مغرب سے ذرا پہلے تک مسلسل ہوتی رہی تھی۔ حضرت امام حسینؓ کی شہادت اسی دوران ہوئی۔

❁ اکتوبر کا شمارہ ہر لحاظ سے بہت اچھا تھا۔ سرورق دیکھ کر دل خوش ہو گیا۔ جاگو جگاؤ، پہلی بات اور اس مہینے کا خیال بہت عمدہ تحریریں تھیں۔ لطائف بہت اچھے تھے۔ کہانیاں لاجواب تھیں۔ آواز کا اغوا ایک نئی اور دل چسپ کہانی تھی۔ ماں کی دعا، میں دعاؤں سے مستفید ہوئے۔ بلاعنوان کہانی بھی بہت مزے کی تھی۔ نظمیں سب بہت عمدہ تھیں۔ نونہال مصور بہت پسند آیا۔ بیت بازی میں فرزانہ اقبال، خرم احمد اور روبینہ ناز کے اشعار اچھے لگے۔ مدیحہ رمضان بھٹہ، بلوچستان۔

❁ اس بار بھی جاگو جگاؤ میں ہمیشہ کی طرح ایک اچھا سبق تھا۔ پہلی بات میں بھی سلیم فرخی نے اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں۔ روشن خیالات بھی اس بار خوب تھے۔ عظیم شہادت سے تاریخی اور مذہبی معلومات حاصل ہوئیں۔ قائدِ ملت سے شہیدِ ملت تک بھی ایک اچھی تحریر تھی۔ پرایا خط پڑھ کر بڑا مزہ آیا۔ تھالی کا بینگن میں تو بہت ہنسی آئی۔ اس بار ہنسی گھر کچھ خاص نہ تھا۔ محمد احمد غزنوی، تمیر گرہ۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

٭ عظیم شہادت، قائدِ ملت سے شہیدِ ملت، انمول ہیرا، ماں کی دعائیں اور پاکستان کے مشہور قلعے، معلومات سے بھرپور اور لاجواب تحریریں تھیں۔ کہانیوں میں آواز کا اغوا، دوگروہ، تھالی کی بینگن، کنجوس کی بلی اور بلاعنوان بہت اچھی اور زبردست تھیں۔ علم دریچے معلومات سے بھرپور تھے۔ بیت بازی کے تمام اشعار لاجواب تھے۔ **محمد سلمان زاہد، کراچی۔**

٭ میں اور میرے گھر والے ہمدرد نونہال بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ جاگو جگاؤ سے لے کر نونہال لغت تک تمام سلسلے بہت اچھے تھے۔ کہانیوں میں مجھے پرایا خط (ثمینہ پروین)، آواز کا اغوا (احمد عدنان طارق)، دوگروہ (عبدالرؤف تاجور) بہت پسند آئیں۔ بلاعنوان کہانی بھی لاجواب تھی۔ انکل! کیا ہم شعر، لطیفہ، خط، اقوال زریں، بلاعنوان کہانی کا کوپن اور معلومات افزا کا کوپن اور کیا کہانی بھی ایک لفافے میں بھیج سکتے ہیں؟ **عریشہ عروج مغل، حیدرآباد۔**

جی ہاں، بھیج سکتے ہیں، لیکن ہر تحریر کے آخر میں اپنا نام، پتا صاف صاف لکھنا ضروری ہے۔

٭ اکتوبر کا شمارہ زبردست ہے۔ ساری کہانیاں لاجواب ہیں۔ مجھے جاوید بسام کی کہانیوں کے کردار میاں بلاقی کی کہانیاں اچھی لگتی ہیں۔ **اسحاق گذانی، گھوٹکی۔**

٭ بہترین رسالہ ہمدرد نونہال بے مثال و لازوال نونہالانِ وطن، نوجوانانِ وطن اور ہر طبقے کے افراد کی تعلیم و تربیت میں باکمال کردار ادا کر رہا ہے۔ **اویس رضا عطاری، کراچی۔**

٭ ماں کی دعا، آواز کا اغوا بہت دل چسپ کہانیاں تھیں۔ دوگروہ میں تو مزہ ہی آ گیا۔ تمام کہانیاں اچھی تھیں۔ **مسکان رفیق، کراچی۔**

٭ اکتوبر کا شمارہ بہت شان دار تھا۔ ہر کہانی اچھی تھی۔ خاص طور پر بلاعنوان کہانی۔ دوگروہ اور پرایا خط، لطیفے بھی بہت اچھے تھے۔ انمول ہیرا بہت سپر ہٹ تھی۔ **سید ضیاء اللہ شاہ، راولپنڈی۔**

٭ اکتوبر کا شمارہ اچھا لگا۔ آواز کا اغوا نمبر ون تھی۔ دوسرا نمبر بلاعنوان کہانی کا تھا۔ تیسرا نمبر انمول ہیرا کا تھا۔ دوگروہ اور پرایا خط بہت لاجواب تھیں۔ نظمیں اور معلوماتی مضامین عمدہ تھے۔ مستقل سلسلے بھی بہت اچھے تھے۔ **عالیہ ذوالفقار، کراچی۔**

٭ ہمدرد نونہال ہر ماہ ماشاء اللہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اکتوبر کے شمارے میں ہر سلسلہ اچھا تھا۔ کہانیاں ہمیشہ عمدہ ہوتی ہیں۔ **سیدہ ناعمہ ناصر بخش، کراچی۔**

٭ جگا جگاؤ، پہلی بات، اس مہینے کا خیال اور روشن خیالات اچھے سلسلے ہیں۔ باقی تحریریں لاجواب تھیں۔ ماں کی دعا، انمول ہیرا، پرایا خط، دوگروہ، آواز کا اغوا، بلاعنوان کہانی اور تھالی کا بینگن اچھی کہانیاں تھیں۔ عظیم شہادت (سید نظر زیدی) اور قائدِ ملت سے شہیدِ ملت تک (نسرین شاہین) اچھی تحریریں تھیں۔ قائد نونہال ایک نظر میں اور معلومات ہی معلومات (غلام حسین میمن) اچھے مضامین ہیں۔ نظمیں عمدہ تھیں۔ **ناعمہ ذوالفقار، کراچی۔**

٭ ہمدرد نونہال میرا پسندیدہ رسالہ ہے۔ تازہ شمارہ لاجواب تھا۔ جاگو جگاؤ سے لے کر نونہال لغت تک سب اچھا تھا۔ آپ اور آپ کے ساتھی رسالے کو زبردست بنا دیتے ہیں۔ **آصف بوزدار، میرپور ماتھیلو۔**

٭ اکتوبر کا شمارہ بہت اچھا لگا۔ اس کی ساری کہانیاں بہت "چٹ پٹی" تھیں۔ مجھے پرایا خط کہانی بہت پسند آئی۔ اس دفعہ نونہال ادیب کی ساری کہانیاں اچھی تھیں۔ نظمیں بھی اچھی تھیں۔ **عبداللہ صابر، کراچی۔**

٭ میں نے پہلی بار ہمدرد نونہال اکتوبر کا شمارہ پڑھا ہے۔ مجھے یہ رسالہ بہت اچھا لگا ہے۔ **ارسلان نثار، روزی گوٹھ۔**

٭ میں جماعت پنجم کا طالب علم ہوں اور ہمدرد نونہال بڑے ذوق و شوق سے پڑھتا ہوں، کیوں کہ اس میں سبق آموز کہانیاں بھی ہوتی ہیں اور ہمیں دنیا بھر کی معلومات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ اس رسالے سے یہ بھی درس ملتا ہے کہ ہمیں اپنے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com

عزیزوں اور بزرگوں سے کس طرح کا رویہ رکھنا چاہیے اور اچھے کام کرنے چاہییں، تاکہ ہم اچھے مسلمان، اچھے پاکستانی اور اچھے انسان بنیں۔ **بلال لطیف، کراچی۔**

❁ پہلی بات دل چسپ تھی۔ اکتوبر کے مہینے کا خیال بھی اچھا تھا۔ ''ماں کی دعا'' حکیم سعید کی تحریر تھی۔ مسعود احمد برکاتی کی تحریر ''انمول ہیرا'' بہت پسند آئی۔ نظم شہید پاکستان (آفاق صدیقی) اور سورج کے کام (ضیاء الحسن ضیا) بہت اچھی نظمیں تھیں۔ پرایا خط پہلے نمبر کی کہانی تھی۔ دوسرا نمبر بلاعنوان کہانی لے گئی، جب کہ دوگروہ تیسرے نمبر پر تھی۔ تھالی کا بینگن، آواز کا اغوا، کنجوس کی بلی اور جنگلی لڑکا بھی ٹاپ پر رہیں۔ **سلمان یوسف سمیجہ، علی پور۔**

❁ مجھے رسالے میں موجود تمام کہانیاں پسند آئیں۔ لطیفے بھی اچھے تھے۔ **زارا ندیم، کراچی۔**

❁ اکتوبر کا شمارہ بہت اچھا تھا۔ تمام تحریریں لاجواب تھیں۔ خاص طور پر انمول ہیرا، ماں کی دعا اور تھالی کا بینگن۔ انکل! میرا نونہال بک کلب کا کارڈ کہیں کھو گیا ہے۔ کیا کروں؟ **نورالہدیٰ اشفاق قائم خانی، میرپور خاص۔**

آپ کا پتا نوٹ کرلیا ہے، دوسرا کارڈ روانہ کردیں گے۔

❁ اکتوبر کا شمارہ معمول کے مطابق بہت ہی زبردست تھا۔ جاگو جگاؤ نے جگادیا۔ روشن خیالات بہت زبردست تھے۔ یہ سلسلے مجھے بہت پسند ہیں۔ عظیم شہادت بہت کچھ سکھا گئی۔ جنگلی لڑکا (جاوید اقبال)، تھالی کا بینگن (فرزانہ روحی اسلم)، پرایا خط (ثمینہ پروین)، دوگروہ (عبدالرؤف تاجور) اور بلاعنوان کہانی بہت زبردست اور دل چسپ کہانیاں تھیں۔ کنجوس کی بلی کچھ خاص نہ لگی۔ معلومات ہی معلومات، معلومات سے بھرپور تھیں۔ علم دریچے میرا پسندیدہ سلسلہ ہے۔ نظموں میں حمد باری تعالیٰ، شہید وطن، سورج کے کام بہت دل چسپ تھیں۔ **محمد بلال یوسف، جھنگ صدر۔**

❁ اکتوبر کا شمارہ ملا۔ سرورق اچھا تھا۔ شمارہ بہت پسند آیا۔ جاگو جگاؤ نے جگادیا۔ کہانیوں میں پرایا خط، تھالی کا بینگن اور دوگروہ بہت زبردست تھیں۔ بلاعنوان کہانی بھی بہت خوب تھی۔ آواز کا اغوا بور سی کہانی تھی۔ نظموں میں شہید وطن اور حمد باری تعالیٰ اچھی تھیں۔ **علی حیدر، جھنگ صدر۔**

❁ اکتوبر کا شمارہ اچھا لگا۔ کہانیوں میں پہلے نمبر پر بلاعنوان کہانی (حسن ذکی کاظمی)، دوسرے نمبر پر دوگروہ (عبدالرؤف تاجور) اور تیسرے نمبر پر پرایا خط (ثمینہ پروین) اچھی لگیں۔ شہید حکیم محمد سعید کی تحریر ''ماں کی دعا'' اور مسعود احمد برکاتی کی تحریر ''انمول ہیرا'' زبردست تھیں۔ مضامین میں عظیم شہادت (سید نظر زیدی) اور قائد ملت سے شہید ملت تک (نسرین شاہین) بازی لے گئی۔ معلومات ہی معلومات (غلام حسین میمن) اور قائد نونہال ایک نظر میں (آمنہ غفار) سے بہت معلومات حاصل ہوئیں۔ انکل! میں نونہال بک کلب کا ممبر بننا چاہتا ہوں۔ **نام پتا نامعلوم۔**

بہت خوب! آپ نے اتنا اچھا خط لکھا ہے، لیکن خط کے نیچے نام نہ پتا! آپ کو بک کلب کا ممبر کیسے بنائیں؟

❁ اکتوبر کا شمارہ بہت خوب صورت تھا۔ سرورق سے لے کر نونہال لغت تک بہترین تھا۔ خاص طور پر ماں کی دعا، جاگو جگاؤ، پرایا خط، روشن خیالات، علم دریچے اور سب کہانیاں دل چسپ تھیں۔ **محمد مناص خان کاکوزئی، چمن۔**

❁ اکتوبر کے شمارے سے شہید حکیم محمد سعید کے بارے میں بہت اہم اور مفید معلومات ملیں۔ بالخصوص آمنہ غفار کی بدولت۔ پرایا خط اور بلاعنوان کہانی کے علاوہ کوئی اور کہانی پسند نہیں آئی۔ نونہال ادیب میں پرنس سلمان سمیجہ، عاصمہ فرحین اور امتیاز علی ناز کے مضامین پسند آئے۔ علم دریچے خوب تھے۔ **محمد ارسلان صدیقی، کراچی۔**

❁ اکتوبر کا شمارہ بہت زبردست تھا۔ آواز کا اغوا، تھالی کا بینگن، کنجوس کی بلی پہلے نمبر پر تھیں۔ قائد نونہال ایک نظر میں پڑھ کر بہت اچھا لگا اور تمام تحریریں معلومات کے لحاظ سے بہت اچھی تھیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

پڑھ کر معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔ اسماء، سارہ، حیدرآباد۔

● اکتوبر کا شمارہ بھی ہمیشہ کی طرح کھلکھلاتا ہوا تھا۔ جسے پڑھ کر روح ایک دم مہک سی گئی۔ شہید حکیم محمد سعید واقعی میں لائق تحسین اور قابل تعریف ہستی ہیں۔ **کلثوم نواز، ڈیرہ اسماعیل خان۔**

● کہانیاں تو تمام ہی بازی لے گئیں۔ جاگو جگاؤ، پہلی بات ہمیشہ کی طرح زبردست تھے۔ روشن خیالات ہمیشہ کی طرح روشن تھے۔ سرورق میں بچی کی تصویر دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور ایک لمحے کے لیے اپنا بچپن یاد آ گیا۔ غرض کہ سارا شمارہ ہی سپر ہٹ تھا۔ ہم سب گھر والے ہمدرد نونہال ہر ماہ باقاعدگی سے پڑھتے ہیں۔ انکل! میری لکھائی کیسی ہے؟ **مدیحہ ڈکا، بھٹی، شیخوپورہ۔**

> ماشاء اللہ عمدہ لکھائی ہے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو پڑھنے لکھنے کا شوق ہے۔

● اکتوبر کا شمارہ لاجواب تھا۔ ہنسی گھر پڑھ کر بہت مزہ آیا۔ روشن خیالات بہت اچھے تھے۔ کنجوس کی بلی بہت اچھی اور مزے والی کہانی تھی۔ باقی سب کہانیاں بھی بہت مزے دار تھیں۔ نونہال ادیب میں بھی مزے والی کہانیاں تھیں۔ **ثمینہ محمد لطیف کمبوہ، حیدرآباد۔**

● اکتوبر کا شمارہ بہترین تھا۔ جاگو جگاؤ میں ہمیشہ کی طرح اچھا سبق حاصل کیا۔ تمام کہانیاں اچھی تھیں۔ نظمیں بھی بہترین تھیں۔ معلومات ہی معلومات بہت اچھا سلسلہ ہے۔ **محمد عقیل اعوان، نوشہرہ۔**

● ہمدرد نونہال ہمیشہ کی طرح زبردست اور اچھا لگا۔ آواز کا اغوا انوکھی اور پیاری کہانی تھی۔ دو گروہ زبردست تھی۔ کنجوس کی بلی مزے کی کہانی تھی۔ بلاعنوان کہانی بھی اچھی اور خوب صورت تھی۔ ہنسی گھر پڑھ کر لوٹ پوٹ ہو گئی۔ پرایا خط، تھالی کا بینگن اور جنگلی لڑکا بھی دل کو چھو لینے والی کہانیاں تھیں۔ پہلی بات اچھی تھی۔ مضامین میں ماں کی دعا، انمول ہیرا، عظیم شہادت، قائد ملت سے شہید ملت تک، پاکستان کے مشہور قلعے، معلومات ہی معلومات اور نونہال خبرنامہ سے معلومات میں اضافہ ہوا۔ **سیدہ تسبیح محفوظ علی، کراچی۔**

● ہمدرد نونہال ایک بہترین اور سبق آموز رسالہ ہے۔ اکتوبر کا شمارہ اچھا لگا۔ مضمون انمول ہیرا تو بہت ہی اچھا لگا۔ بلاعنوان کہانی پڑھ کر مزہ آ گیا۔ **محمد نواز، کوئٹہ۔**

● اکتوبر کا شمارہ پسند آیا۔ جاگو جگاؤ بھی اچھا لگا۔ اس مہینے کا خیال بھی اچھا تھا۔ روشن خیالات بہت بہترین تھے۔ کہانیوں میں پہلے نمبر پر پرایا خط (ثمینہ پروین)، دوسرے نمبر پر دو گروہ (عبدالرؤف تاجور)، تیسرے نمبر پر آواز کا اغوا (احمد عدنان طارق) اور بلاعنوان کہانی بھی مزے دار کہانی تھی۔ نظم شہید پاکستان بھی اچھی لگی۔ نونہال ادیب میں سیدھے راستے پر، اچھی تحریر تھی۔ معلومات ہی معلومات نے ہماری معلومات میں اضافہ کیا۔ باقی سلسلے بھی اچھے تھے۔ **حمزہ علی، کراچی۔**

● مجھے جو تھوڑا بہت عبور اردو پر حاصل ہے، وہ ہمدرد نونہال کی وجہ سے ہے۔ **حسان سراج، خیبر پختونخوا۔**

● اکتوبر کا شمارہ بہت عمدہ تھا۔ حمد باری تعالیٰ بہت ہی عمدہ تھی۔ عظیم شہادت پڑھ کر شہید ہونے کا جذبہ پیدا ہوا۔ ماں کی دعائیں میں قابل قدر باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ معلومات ہی معلومات پڑھ کر علم میں مزید اضافہ ہوا۔ کہانیوں میں تھالی کا بینگن، کنجوس کی بلی، پرایا خط، دو گروہ اور انمول ہیرا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ہنسی گھر پڑھ کر بہت مزہ آیا اور سب سے اہم چیز نونہال لغت سے اردو کی گرامر میں بہت مدد ملی۔ **محمد ارسلان رضا، لودھراں۔**

● قائد ملت سے شہید ملت، جنگلی لڑکا، پرایا خط، انمول ہیرا، دو گروہ، بلاعنوان کہانی اور پاکستان کے مشہور قلعے سب بہترین اور سبق آموز تحریریں تھیں۔ **عبدالجبار رومی انصاری، لاہور۔**

● اس ماہ کا شمارہ بھی بہترین تھا۔ پڑھ کر بہت مزہ آیا۔ پرایا خط، بلاعنوان کہانی اور آواز کا اغوا زبردست کہانیاں تھیں۔ انمول ہیرا بہترین مضمون تھا۔ **عائشہ شہباز، وہاڑی۔** ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

بلاعنوان کہانی کے انعامات

ہمدرد نونہال اکتوبر ۲۰۱۶ء میں جناب حسن ذکی کاظمی کی بلاعنوان انعامی کہانی شائع ہوئی تھی۔ اس کہانی کے بہت اچھے اچھے عنوانات موصول ہوئے۔ کمیٹی نے بہت غور کر کے تین اچھے عنوانات کا انتخاب کیا ہے، جو تین نونہالوں نے مختلف جگہوں سے بھیجے ہیں۔ تفصیل درجِ ذیل ہے:

۱۔ پیٹو سارے ہار گئے : محمد آئی کے اے بی سی مدہوش، بیلا

۲۔ پیٹ تو آخر اپنا ہے : اُمیمہ ریان، کراچی

۳۔ بھوک ہوئی چوری : حسنین ندیم خانزادہ، سکرنڈ

چند اور اچھے اچھے عنوانات یہ ہیں

پیٹوؤں کا علاج۔ سنہری موقع۔ انوکھی گولی۔ رعایتی پیش کش۔ کامیاب تجربہ۔ تجرباتی کھانا۔ کرشماتی گولی۔ کارگر نسخہ۔ شربتِ شکم سیر۔

ان نونہالوں نے بھی ہمیں اچھے عنوانات بھیجے

☆ کراچی: اختر حیات، نور حیات، ایاز حیات، محمد اویس خان، اعجاز حیات خان، محسن محمد اشرف، محمد معین الدین غوری، محمد حسن وقاص، محمد جلال الدین اسد خان، کامران گل آفریدی، احتشام، محمد وقاص، طلحہٰ سلطان شمشیر علی، بہادر، رضوان ملک امان اللہ، احمد حسین، محمد فہد الرحمٰن، احسن محمد اشرف، ردا فرقان، بشریٰ عبدالواسع، علینا اختر، مسز انعم سبحان، تسبیح محفوظ علی، علی عبدالرحمٰن، حمزہ علی، فاروق، ناعمہ تحریم، حیان مرزا، کنزیٰ فاطمہ،

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

پرویز حسین، اقرا اقبال، محمد اویس رضا عطاری، سیدہ جویریہ جاوید، سید صفوان علی جاوید، سید باذل علی اظہر، سید شہظل علی اظہر، سیدہ سالکہ محبوب، سیدہ مریم محبوب، مسکان رفیق شیخ، ناعمہ ذوالفقار، شیخ محمد حسن عطاری، عبیرہ صابر، رضی اللہ خان، ایم اختر اعوان، فائق سلیم، کلیم اللہ خان، محمد عدنان زاہد، محمد عدیل حفیظ الرحمٰن، آمنہ علی قریشی، فاتحہ فراز، شاہ بشریٰ عالم، صدف آسیہ، افضال احمد خان، محمد فرقان، سیدہ رداحسین، زارا ندیم، محمد یحییٰ، مناہل علی، مسکان فاطمہ، اریبہ افروز، عمیر میمن، سیدہ فائزہ احمد، حسان الحق شمسی، محمد عمر بن عبدالرشید، انابیہ حسین، تحریم خان، خرم خان ☆ **میر پور خاص:** فیروز احمد، کشف محمد انور ملک، نورالہدیٰ اشفاق قائم خانی ☆ **اسلام آباد:** اریبہ طارق، اقصیٰ خالد ☆ **وہاڑی:** عائشہ شہباز، مومنہ ابوجی صاحب ☆ **آزاد کشمیر:** درشہوار خان، زرفشاں بابر ☆ **لسبیلا:** مدیحہ رمضان بھٹہ ☆ **ٹوبہ ٹیک سنگھ:** عمیر مجید، سعدیہ کوثر مغل ☆ **نواب شاہ:** نوال شہزاد ☆ **بے نظیر آباد:** فروا سعید خانزادہ، ایمن سعید خانزادہ ☆ **ملتان:** عمارہ یاسین، حنظلہ رضوان، محمد واصف طارق قریشی، اسد عبداللہ، محمد حسن رمضان ☆ **حیدر آباد:** ثمینہ محمد لطیف کمبوہ، عریشہ عروج مغل، سارہ شبیر احمد قریشی، تسکین نظامانی، ماہ رخ، عائشہ ایمن عبداللہ، محمد سجاد ملک ☆ **بہاول پور:** صباحت گل، ایمن نور، احمد ارسلان، قرۃ العین عینی، محمد فراز اختر، محمد عثمان غنی ☆ **راولپنڈی:** ملک محمد احسن، محمد طیب، مومنہ فہیم ☆ **لاہور:** دانش منظور خادم، حافظ ابوبکر طاہر، امتیاز علی ناز، طوبیٰ عمر، عبدالجبار رومی انصاری، ہاجرہ مجتبیٰ، محمد جمیل آسی، محمد فاران شاہد، داؤد اسحٰق، جویریہ سعید ☆ **فیصل آباد:** خاور محمود نور ☆ **پشاور:** محمد حمدان ☆ **سکھر:** بشریٰ محمد محمود شیخ ☆ **سانگھڑ:** محمد عاقب منصوری ☆ **کوئٹہ:** محمد نواز ☆ **ننکانہ صاحب:** ملائکہ نورین قادری ☆ **سرگودھا:** فرحان ظفر ☆ **ٹنڈو جام:** عائشہ خان خانزادہ ☆ **میر پور خاص:** محمد مرتضیٰ آرائیں ☆ **علی پور:** سلمان یوسف سمیجہ ☆ **شیخوپورہ:** محمد احسان الحسن

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

☆ **سرائے عالمگیر:** باسط منان محمد اقبال ☆ **کہروڑ پکا:** محمد ارسلان رضا ☆ **سیالکوٹ:** وردہ انمول ☆ **میانوالی:** لاریب اجمل ☆ **نوشہرہ:** محمد عقیل اعوان ☆ **ٹھٹہ:** پروا تاج عباسی ☆ **مظفر آباد:** امان طارق ☆ **جہلم:** محمد افضل ☆ **ڈیرہ غازی خان:** رفیق احمد ناز، مہد عاصم ☆ **میاں چنو:** محمد عبداللہ اعجاز ☆ **رحیم یار خان:** مریم مصطفیٰ ☆ **خانیوال:** سندس ذوالفقار ☆ **چارسدہ:** انزا ظفر ☆ **دیر لوئر:** محمد احمد غزنوی ☆ **شکر گڑھ:** حافظ محمد قاسم ☆ **گھوٹکی:** اسحاق گڈانی ☆ **ٹنڈو الہیار:** آمنہ آصف کھتری ☆ **پتا نامکمل:** اسما شبیر احمد قریشی۔ ☆

آپ کی تحریر کیوں نہیں چھپتی؟

اس لیے کہ تحریر: ◆ دل چسپ نہیں تھی ◆ بامقصد نہیں تھی ◆ طویل تھی ◆ صحیح الفاظ میں نہیں تھی ◆ صاف صاف نہیں لکھی تھی۔
◆ پنسل سے لکھی تھی ◆ ایک سطر چھوڑ کر نہیں لکھی تھی ◆ صفحے کے دونوں طرف لکھی تھی ◆ نام اور پتا صاف نہیں لکھا تھا۔
◆ اصل کے بجائے فوٹو کاپی بھیجی تھی ◆ نونہالوں کے لیے مناسب نہیں تھی ◆ پہلے کہیں چھپ چکی تھی۔
◆ معلوماتی تحریروں کے بارے میں یہ نہیں لکھا تھا کہ معلومات کہاں سے لی ہیں ◆ نصابی کتاب سے بھیجی تھی۔
◆ چھوٹی چھوٹی کئی چیزیں مثلاً شعر، لطیفہ، اقوال وغیرہ ایک ہی صفحہ پر لکھے تھے۔

تحریر چھپوانے والے نونہال یاد رکھیں کہ

◆ ہر تحریر کے نیچے نام پتا صاف صاف لکھا ہو ◆ کاغذ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر ہرگز نہ لکھیے ◆ تحریر بھیجنے سے پہلے یہ نہ پوچھیں کہ "کیا یہ چھپ جائے گی؟" ◆ مختصر صاف لکھی ہوئی تحریر کے باری جلد آتی ہے ◆ نظم کسی بڑے سے اصلاح کر کے بھیجیے ◆ نونہال مصور کے لیے تصویر کم از کم کاپی سائز کے سفید موٹے کاغذ پر گہرے رنگوں میں بنی ہو ◆ تصویر کے اوپر نام نہ لکھیے، بلکہ تصویر کے پیچھے لکھیے ◆ تصویر خانہ کے لیے بھیجی گئی تصویریں جب ماہرین مسترد کر دیتے ہیں تو وہ ضائع ہو جاتی ہیں۔ واپس منگوانا چاہتے ہوں تو پتے کے ساتھ جوابی لفافہ ساتھ بھیجیے ◆ تصویر کے پیچھے بچے کا نام اور جگہ کا نام ضرور لکھیے ◆ بیت بازی کا ہر شعر الگ کاغذ پر ٹھیک ٹھیک لکھ کر شاعر کا صحیح نام ضرور لکھیے ◆ ہنسی گھر کے لیے ہر لطیفہ الگ کاغذ پر لکھیے ◆ لطیفے گھسے پٹے نہ ہوں ◆ روشن خیالات کے لیے ہر قول الگ کاغذ پر لکھیے ◆ قول بہت مشکل نہ ہو ◆ علم دریچے کے لیے جہاں سے بھی کوئی ٹکڑا لیا ہو، اس کا حوالہ اور مصنف کا نام ضرور لکھیے ◆ تحریر کسی مخصوص فرقے، طبقے یا ملکی قانون کے خلاف نہ ہو ◆ طنزیہ اور مزاحیہ مضمون شائستہ ہو، کسی کا مذاق اُڑانے یا دل دکھانے والا نہ ہو ◆ نونہال بلاعنوان یا قسط وار کہانی نہ بھیجیں ◆ تحریر کی نقل اپنے پاس رکھیے، تاکہ چھپنے کے بعد ملا کر دیکھ سکیں کہ تحریر میں کیا کیا تبدیلی کی گئی ہے ◆ کتاب وغیرہ منگوانے کے لیے شعبۂ مطبوعات ہمدرد کو علاحدہ خط لکھیں ◆ باقی چھوٹی چھوٹی تحریریں ناقابلِ اشاعت ہونے پر ضائع کر دی جاتی ہیں ◆ تحریر، تصویر وغیرہ ارسال کرنے کا طریقہ وہی ہے جو خط بھیجنے کا ہے ◆ کوپن اور کسی بھی تحریر پر صرف ایک نام لکھیے اور ہر کوپن الگ کاغذ پر چپکائیں ◆ اچھی تحریر لکھنے کے لیے زیادہ مطالعہ اور مسلسل محنت بہت ضروری ہے۔

(ادارہ)

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہنڈ کلیا

تلے ہوئے سینڈوچ

مرسلہ : فرزین اعجاز ملتانی، کراچی

مرغی کا گوشت (اُبلا ہوا) : ایک پاؤ   مایونیز : دو چمچے

پیاز (باریک کٹی ہوئی) : ایک عدد   پنیر (کٹا ہوا) : ایک کپ

لہسن : دو جوے   انڈے : دو عدد

دودھ : دو کھانے کے چمچے   مکھن : دو کھانے کے چمچے

نمک اور سیاہ مرچ : حسبِ ضرورت

ترکیب : گوشت میں کٹی ہوئی پیاز، پنیر، مایونیز، نمک اور سیاہ مرچ ڈالیں۔ ڈبل روٹی کے سلائس کے ایک طرف مکھن لگائیں اور اس کے اوپر گوشت بھی رکھ دیں۔ اب دوسرے سلائس کو اس کے اوپر رکھ کر دبا دیں۔ انڈے اور دودھ پہلے سے پھینٹ کر رکھ لیں۔ سلائس کو ان میں ڈبو کر سنہری ہونے تک تل لیں۔

بیسن کی مٹھائی

مرسلہ : کومل فاطمہ اللہ بخش، لیاری

بیسن : دو کپ   گھی : ڈیڑھ کپ   الائچی : چار، پانچ کچل لیں

چینی : ڈھائی کپ   دودھ : ایک کپ

ترکیب : گھی گرم کریں اور الائچی ڈال کر کڑکڑا لیں۔ پھر بیسن ڈال کر اچھی طرح بھونیں۔ جب خوشبو آنے لگے اور ہلکا براؤن ہو جائے تو پہلے سے تیار شیرہ ڈال دیں۔ پانی خشک ہونے پر تھال میں گھی لگا کر مکسچر پھیلا دیں۔ تھوڑی دیر بعد ٹکڑیاں کاٹ لیں۔

شیرہ بنانے کی ترکیب : چینی میں ایک کپ پانی ڈال کر ایک اُبال آنے تک پکائیں۔

☆☆☆

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جوابات معلومات افزا - ۲۵۰

سوالات اکتوبر ۲۰۱۶ء میں شایع ہوئے تھے

اکتوبر ۲۰۱۶ء میں معلومات افزا - ۲۵۰ کے لیے جو سوالات دیے گئے تھے، ان کے درست جوابات ذیل میں لکھے جا رہے ہیں۔ ۱۶ درست جوابات دینے والے نونہالوں کی تعداد ۱۵ سے زیادہ تھی، اس لیے ان سب نونہالوں کے درمیان قرعہ اندازی کر کے ۱۵ نونہالوں کے نام نکالے گئے۔ ان نونہالوں کو ایک ایک کتاب روانہ کی جائے گی۔ باقی نونہالوں کے نام شائع کیے جا رہے ہیں۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

۱۔ حضرت نوح کی کشتی جودی نامی ایک پہاڑ پر رکی تھی، جو ترکی میں واقع ہے۔

۲۔ حضور اکرمؐ کے دندان مبارک غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۳۔ ۱۲۹۰ء سے ۱۳۲۰ء تک تخت دہلی پر خلجی خاندان نے حکومت کی۔

۴۔ پاکستان میں ناپ تول کا اعشاری نظام یکم جولائی ۱۹۷۴ء میں نافذ کیا گیا تھا۔

۵۔ قائداعظم کی طرح تحریکِ پاکستان کے رہنما چودھری خلیق الزماں بھی ۲۵ دسمبر کو پیدا ہوئے تھے۔

۶۔ مشہور ماہر تعلیم سر راس مسعود، سر سید احمد خاں کے پوتے تھے۔

۷۔ ممتاز مزاح نگار احمد شاہ بخاری پطرس پشاور میں پیدا ہوئے تھے۔

۸۔ ''نانی عشو'' کا قلمی کردار مشہور ادیب راشد الخیری نے تخلیق کیا تھا۔

۹۔ ڈاک کا سب سے پہلا ٹکٹ انگلستان سے جاری ہوا تھا۔

۱۰۔ عباسی خلیفہ ہارون رشید کی بیوی اور بیٹے محمد امین کی والدہ کا نام زبیدہ تھا۔

۱۱۔ ہندی زبان کے لفظ ''سنگھ'' کا مطلب شیر ہے۔

۱۲۔ دنیا کا تیسرا بڑا سمندر بحرِ ہند ہے۔

۱۳۔ باسکٹ بال کی ایک ٹیم میں پانچ کھلاڑی ہوتے ہیں۔

۱۴۔ ''شیر کی خالہ'' بلی کو کہا جاتا ہے۔

۱۵۔ اردو زبان کی ایک کہاوت ہے: ''گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔''

۱۶۔ مشہور شاعر یگانہ چنگیزی کے اس شعر کا دوسرا مصرع اس طرح درست ہے:

چت بھی اپنی ہے، پٹ بھی اپنی ہے　　　میں کہاں ہار ماننے والا!

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

قرعہ اندازی میں انعام پانے والے پندرہ خوش قسمت نونہال

☆ **کراچی:** وقاص رفیق، سید صفوان علی جاوید، افضال احمد خان، تحریم خان، محمد آصف انصاری، مسکان فاطمہ ☆ **لاہور:** محمد جمیل آسی ☆ **حیدرآباد:** سید محمد حسین شاہ۔

☆ **ملتان:** احمد عبداللہ ☆ **کالاگجراں:** محمد افضل ☆ **سانگھڑ:** محمد ثاقب منصوری۔

☆ **اوکاڑہ کینٹ:** جہاں زیب گل ☆ **ٹمیاری:** حارث ارسلان انصاری۔

☆ **بہاول پور:** محمد فراز اختر ☆ **میرپورخاص:** عائشہ مہک۔

۱۶ درست جوابات دینے والے قابل نونہال

☆ **کراچی:** علی عبدالرحمٰن، سید باذل علی اظہر، سید شہظل علی اظہر، سید عفان علی جاوید، سیدہ سالکہ محبوب، سیدہ مریم محبوب، علینا اختر، آیان علی، محمد معاذ مدنی، رضی اللہ خان، عمیر کھوسو، سعیدہ ردا حسین ☆ **لاہور:** امتیاز علی ناز ☆ **حیدرآباد:** عائشہ ایمن عبداللہ، مریم بنتِ کاشف ☆ **پشاور:** محمد حیان۔

۱۵ درست جوابات بھیجنے والے سمجھ دار نونہال

☆ **کراچی:** شاہ محمد ازہر عالم، کلیم اللہ خان، نور حیات، اختر حیات، بہادر، محمد وقاص، محمد اویس خان، ناعمہ تحریم، سعد بن ضیا، محمد یحییٰ ☆ **وہاڑی:** مومنہ ابو جی صاحب ☆ **بہاول پور:** صباحت گل، ایمن نور، احمد ارسلان، قرۃ العین عینی ☆ **فیصل آباد:** ارحم اظہر، فجر امجد ☆ **حیدرآباد:** سیدہ نسرین فاطمہ، سارہ شبیر احمد قریشی، اسما شبیر احمد قریشی ☆ **بےنظیرآباد:** فروا سعید خانزادہ، ایمن سعید خانزادہ ☆ **میانوالی:** نجم الصباح ازل ☆ **اسلام آباد:** سیدہ نتاشہ حسن ☆ **ٹوبہ ٹیک سنگھ:** سعدیہ کوثر مغل ☆ **گھوٹکی:** مبین خان جسکانی ☆ **میاں چنو:** محمد عبداللہ اعجاز ☆ **ڈیرہ غازی خان:** رفیق احمد ناز ☆ **نواب شاہ:** نوال شہزاد ☆ **جہلم:** ہزیرہ بانو

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

☆ **سرگودھا:** فرحان ظفر ☆ **سکرنڈ:** صاد قین ندیم خانزادہ ☆ **لاہور:** محمد فاران شاہد ☆ **ملتان:** ابیحہ ثاقب، محمد ریان طارق قریشی ☆ **کوٹلی:** محمد جواد چغتائی ☆ **ٹنڈو الہیار:** محمد آصف کھتری۔

۱۴ درست جوابات بھیجنے والے علم دوست نونہال

☆ **کراچی:** احتشام شاہ فیصل، محمد حسن وقاص، محمد معین الدین غوری، محسن محمد اشرف، محمد فہد الرحمٰن، احسن محمد اشرف، عبدالرافع جامی، عالیہ ذوالفقار، جویریہ فرقان، اُسامہ علی ☆ **حیدر آباد:** ثمینہ محمد لطیف کمبوہ ☆ **شیخوپورہ:** محمد احسان الحسن ☆ **راولپنڈی:** ملک محمد احسن ☆ **کوئٹہ:** محمد نواز ☆ **سکھر:** طوبیٰ سلمان ☆ **ننکانہ صاحب:** ملائکہ نورین قادری ☆ **ٹنڈو جام:** عائشہ خان خانزادہ ☆ **مظفر گڑھ:** عفیرہ ملک ☆ **خیر پور میرس:** محمد مرتضیٰ آرائیں ☆ **اسلام آباد:** اقصیٰ خالد ☆ **خوشاب:** فائقہ رانی۔

۱۳ درست جوابات بھیجنے والے محنتی نونہال

☆ **کراچی:** مسکان رفیق شیخ، سید فائز احمد، رضوان ملک امان اللہ، محمد عدیل حفیظ الرحمٰن، سید حیدر شاہد ☆ **حیدر آباد:** عریشہ عروج مغل ☆ **ٹیکسلا:** سید ضیاءاللہ شاہ ☆ **بیلہ:** محمد آئی کے اے پی سی مدہوش ☆ **کہروڑ پکا:** محمد ارسلان رضا ☆ **میر پور خاص:** مناہل محمد انور ملک ☆ **فیصل آباد:** زینب محمود نور ☆ **بھکر:** مصباح بتول۔

۱۲ درست جوابات بھیجنے والے پُرامید نونہال

☆ **کراچی:** بسمہ جاوید، بشریٰ عبدالواسع، اعجاز حیات خان، سندس آسیہ، مجتبیٰ احمد۔

۱۱ درست جوابات بھیجنے والے پُراعتماد نونہال

☆ **کراچی:** ایم اختر اعوان، محمد اویس رضا قادری، محمد عمر بن عبدالرشید، ثمن حسین، تسبیح محفوظ علی ☆ **لاہور:** عبدالجبار رومی انصاری ☆ **خانیوال:** ذیشان اشرف۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

www.paksociety.com

نونہال لغت
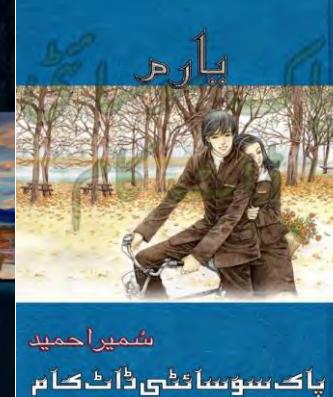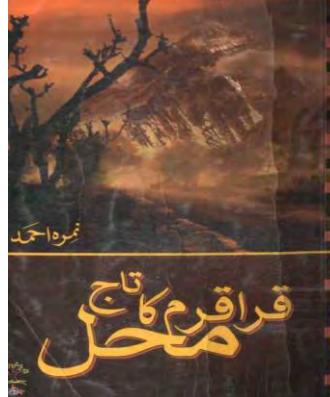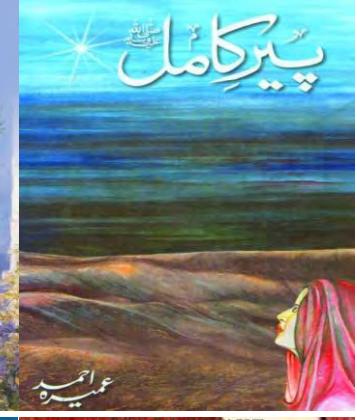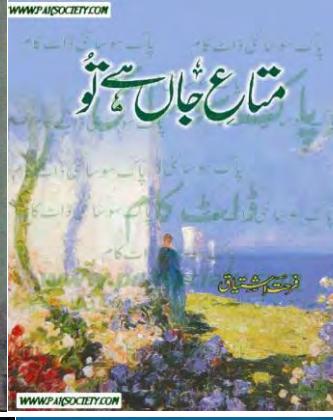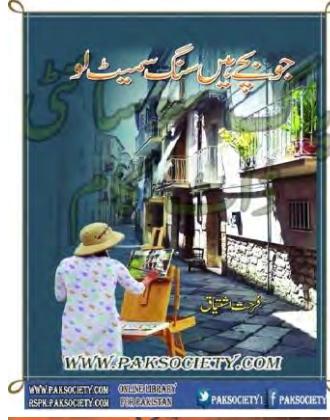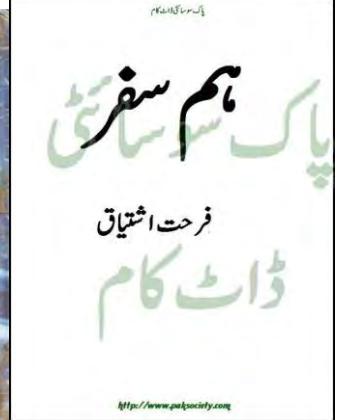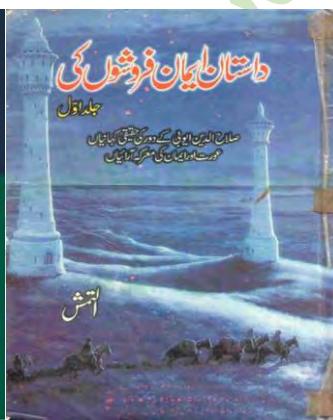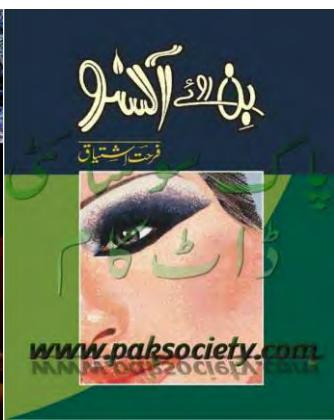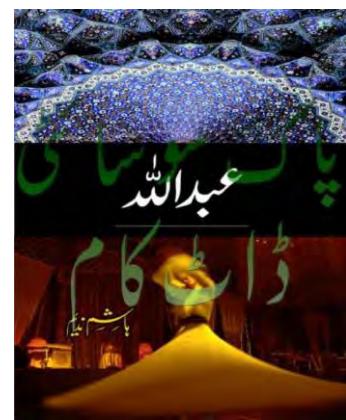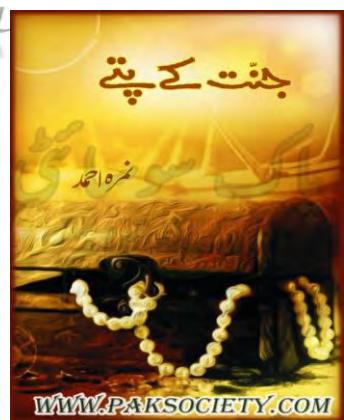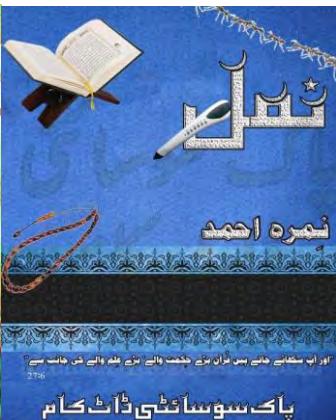
لفظ	تلفظ	معنی
مشتعل	مُ شْ تَ عِ ل	بھڑکا ہوا۔ غصے میں آیا ہوا۔ بپھرا ہوا۔
یکتا	یَ کْ تا	اکیلا۔ بے مثال۔ واحد۔
اٹکھیلی	اَ ٹْ کھے لِی	شوخی۔ ناز و انداز والا۔ چھیڑ چھاڑ کرنے والا۔
استقلال	اِ سْ تِ قْ لا ل	ثابت قدمی۔ اپنی بات پر قائم رہنا۔ استحکام۔
معدنیات	مَ عْ دِ نْ یا ت	وہ چیزیں جو کان یا پہاڑی چٹانوں سے نکلیں۔ دھاتیں۔
چوکڑی	چَو کْ ڑِ ی	ہرن کی کلانچ۔ چھلانگ۔ چار لوگوں کا ایک جگہ بیٹھنا۔
حاوی	حا وِ ی	چھا جانا۔ وزن یا تعداد میں سب سے زیادہ۔ غالب ہونا۔
تحلیل	تَ حْ لِی ل	گھلنا۔ دو یا زیادہ اجزا کا ملانا۔ گھلاوٹ۔
داد	دا د	فریاد۔ آفریں۔ واہ وا۔ تحسین۔
تشدد	تَ شَ دْ دُ د	سختی۔ زیادتی۔ مار پیٹ۔ جبر۔
تبرک	تَ بَ رْ رُ ک	برکت والی چیزیں۔ تحفہ جو کسی بزرگ یا اعلا مقام سے ملے۔
ہلچل	ہَ لْ چَ ل	کھلبلی۔ دنگا فساد۔ بے قراری۔ گھبراہٹ۔ رونق۔
دانستہ	دا نِ سْ تَہ	جان بوجھ کر۔ سوچ سمجھ کر۔ واقف ہوتے ہوئے۔
یکسر	یَ کْ سَ ر	بالکل۔ سراسر۔ سارا۔ فوراً۔ وغیرہ۔
لافانی	لا فا نِی	ہمیشہ رہنے والا۔ جس کو فنا نہ ہو۔
نکہت	نَ کْ ہَ ت	خوشبو۔ مہک۔
نیارا	نِ یا رَا	جداگانہ۔ نرالا۔ مختلف۔ منتخب۔ انوکھا۔ چھانٹا ہوا۔
سکت	سَ کَ ت	طاقت۔ قوت۔ توانائی۔ دم۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام